بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

مصباح السالکین

فی

احوالِ رکن الملت والدین

قطب الاقطاب سراج طریقت مہدی ولایت حضرت مولانا

الشاہ مفتی محمد محمود الوری نقشبندی قادری چشتی نور اللہ مرقدہٗ

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

Marfat.com

مَثَلُ نُوْرِہٖ کمشکٰوۃ فِیْھَا مِصْبَاح

مصباح السالکین

فی احوال رکن الملة و الدین

مرتب

حضرت مولانا محمد محمود الوری نقشبندی مجددی

اِسلامی کتب خانہ

اقبال روڈ، سیالکوٹ

0300-6135902

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

کتاب : مصباح السالکین فی احوال رُکن الملّة والدّین

مصنف : حضرت مولانا مولوی محمد محمود صاحب نقشبندی، مجددی

زیرِ سرپرستی : صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی

زیرِ نگرانی : صاحبزادہ عزیر محمود ازہری

ترجمہ فارسی اشعار : حضرت علامہ مفتی غلام حسن قادری

صفحات : 96

کمپوزنگ : حرمین گرافکس 0302-3799955

ناشر : ابوالحستان محمد زبیر نقشبندی

ملنے کے پتے

- ☆ اسلامی کتب خانہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ
- ☆ رُکن الاسلام، جامعہ مجددیہ، حیدرآباد
- ☆ دارالاسلام، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
- ☆ مکتبہ فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات فقیر کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی کہ عالم اسلام کی ممتاز علمی و روحانی شخصیت حجۃ الکاملین، زبدۃ العارفین، عمدۃ المحققین، قطب وقت حضرت شاہ مفتی محمد محمود الواری رحمتہ اللہ علیہ کی کسی تصنیف کی طباعت واشاعت کی ذمہ داری عائد ہو جائیگی کیونکہ یہ کام تو وہ تھا کہ جس سے قبلہ والد گرامی استاذ العلماء، عاشق مصطفیٰ، حضرت علامہ حافظ محمد اکرم مجددی رحمتہ اللہ علیہ نہایت خوش اسلوبی سے عہدہ براں ہو کر محبوبانِ بارگاہِ رب العالمین کی روحانی نسبتوں سے مالا مال ہوا کرتے تھے۔

آج جب کہ آپ اِس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے تو اب اس اہم ذمہ داری کا بھار فقیر کو اُٹھانا پڑا۔ ''وہ ہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے''

فقیر اگر چہ اس کا اہل ہر گز نہیں تھا مگر مخزن علم وحکمت، منبع رشد و ہدایت، سر چشمہ ولائت، حضرت علامہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر الازہری دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہ کرم کہ اولاً تو آپ نے اس ناہنجار کو اپنی غلامی کے شرف سے شرف یاب کیا ثانیاً محبوبان بارگاہ رب العالمین کے کارہائے نمایاں منظر عام پر لانے کا سلیقہ عطا فرمایا۔ اور پھر یہ فخر کیا کم ہے کہ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اس علمی اور روحانی شاہکار کی اشاعت نو کے سلسلہ میں فقیر کا انتخاب فرمایا:

کہ تیرے چاہنے والوں میں میرا نام آیا   براہوں کے بھلا مگر یہ کیا کم ہے

فقیر کی روح تو اسی وقت تڑپ گئی تھی کہ جب عمدۃ العلماء، زبدۃ الفضلاء، قدوۃ الصلحاء، حضرت علامہ ڈاکٹر صاحب صاحبزادہ عزیر محمود الازہری دام ظلکم العالی نے بایں الفاظ حکم صادر فرمایا کہ ''مولانا! قبلہ بڑے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''مصباح السالکین فی احوال رکن الملت والدین'' بڑی زبردست نسبتوں کی حامل ہے اسکی اشاعتِ نو کا بیڑا اٹھاؤ۔''

بخدا: حضرت صاحبزادہ والاشان کی اس صدائے دلنواز میں وہ تاثیر تھی کہ آواز کانوں میں گونجتے ہی فقیر کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ ہی نسبتِ روحانی تھی

Marfat.com

کہ جس کا ذکر ابھی حضرت صاحبزادہ والا شان نے فرمایا۔ بس پھر بغیر کسی تامل کے یہ کہتے ہوئے کہ "سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔"

بخوشی اس ذمہ داری کو نہ صرف قبول ہی کیا بلکہ ایک ماہ کے اندر اندر اسکی طباعتِ نو کا وعدہ بھی کر لیا گیا، چنانچہ دو ایک روز بعد حضرت صاحبزادہ والا شان نے اصل کتاب کا عکسِ تحریر ارسال فرمادیا۔ کتاب دیکھ کر احساس ہوا کہ آج سے قریباً اسی برس قبل ہندوستان کے انصاری پرنٹنگ پریس سے شائع ہونے والا یہ علمی وروحانی شاہکار پاکستان میں پہلی بار "اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ" کی طرف سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں آرہا ہے۔ الحمدللہ۔ "گر قبول افتد زہے عز و شرف۔"

کتاب ہذا کی طباعتِ نو کے سلسلہ میں کمپوزنگ، پرنٹنگ، بائینڈنگ اور نفاست کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا تاہم کسی قسم کی کوئی کمی رہ گئی ہو تو قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکا مداوہ کیا جاسکے۔

جن کرم فرما احباب کی بھرپور معاونت سے کتاب ھذا اپنی تمام تر رنگینیوں سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آئی ان احباب کا اگر شکریہ ادا نہ کیا جائے تو نہایت غیر مناسب ہوگا۔

ان میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاری غلام حسن قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ عزیز مکرم حضرت مولانا قاری محمد مقصود عالم کریمی صاحب۔ حضرت صاحبزادہ حافظ رضا الحسنِ قادری صاحب۔ محترمی جناب صوفی رفاقت علی مجددی صاحب اور عزت مآب جناب صوفی محمد بلال امین نقشبندی صاحب قابل ذکر ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ انکی کی یہ کاوش و کوشش اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے ہمکنار فرما کر اسکی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس

نیاز آگیں: ابوالحسان حافظ محمد زبیر مجددی۔ 0333-8770884

Marfat.com

فہرست

✿	پیش لفظ: صاحب زادہ عزیر محمود از ہری	۷
✿	آغازِ کتاب	۹
✿	بیان حالات حضرت شیخ المشائخ مولانا و مرشدنا خواجہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی چشتی قادری نور اللہ مرقدہ	۱۱
✿	پیر کی سچی طلب اور تائید ربانی	۱۵
✿	نقل اجازت نامہ اعلیٰ حضرت دھلوی رحمتہ اللہ علیہ	۱۷
✿	حضرت کا جذب قوی اور انکشاف کے حالات	۱۸
✿	تبتل اور حضرت کی عزلت نشینی	۱۹
✿	حضرت کی حج کو روانگی اور دیگر سلاسل کی اجازت کا بیان	۲۰
✿	نقل اجازت نامہ	۲۴
✿	مسند رشد و ہدایت پر حضرت کا تمام سلاسل ہی مجاز ہو کر متمکن ہونا اور مخلوق الٰہی کو فیضیاب کرنا	۲۶
✿	حضرت کی صورت اور سیرت پاک کا بیان	۲۷
✿	مخالفین سے منتقم حقیقی کا انتقام	۳۲
✿	حضرت کی توجہ کے آثار اور نسبت کی قوت	۳۳
✿	حضرت کی کرامات	۳۷
✿	نو مسلمین کا حال	۴۴

✿	حضرت کی تالیفات وتصنیفات	۴۵
✿	حضرت کے ملفوظات عالیہ	۴۷

حضرت کے عملیات اور تلقین وظائف

✿	آیاتِ شفا ہر مرض کیلئے مجرب ہیں	۷۳
✿	ضیق النفس کے لئے	۷۳
✿	سانپ کے کاٹے کیلئے یہ دعا پڑھے	۷۴
✿	بچہ روتا ہو!	۷۴
✿	بخار کے لئے	۷۴
✿	دفع جن کے لئے	۷۴
✿	برائے ہر درد	۷۴
✿	برائے محافظت زراعت	۷۴
✿	برائے ادائیگی قرض اس دعا کو پڑھے	۷۵
✿	برائے کشادگی رزق	۷۵
✿	برائے حل مشکلات	۷۵
✿	آنکھوں کی روشنی کا خاص عمل	۷۵
✿	حضرت کے خلفاء کے اسمائے گرامی	۷۷
✿	احقر کی جانشینی اور تعلیمی حالات کا مختصراً ذکر اور حضرت کی آخری علالت اور وصال کا حال	۸۰
✿	حضرت کے بعد ورثاء کا حال	۹۲
✿	مزار اقدس	۹۴
✿	فیوضات مزار شریف اور طریقہ حاضری	۹۴

Marfat.com

پیش لفظ

اس رب العالمین کیلئے تمام تعریفیں جس نے محبوب کو وجود بخشا، اور اس وجود کے صدقے کائنات کو ظہور عطا کیا، اور اس ظہور میں کچھ خاص بندوں کو عوام کی نظروں سے مجوب کردیا، اور پھر اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ کا اعلان کروا کر انہی مخفی و پوشیدہ بندوں کو اپنا محبوب قرار دے دیا۔

صاحب تصنیف لطیف حضرت قبلہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی محبوبوں میں سے ہیں جو غزارۃِ علم، کثرتِ قلم اور بے شمار سالکوں اور عارفوں کے مقتداء و پیشوا ہونے کے باوجود ساری زندگی جزاء گم نامی و پوشیدگی سے کیف وسرور حاصل کرتے رہے اور یہ دولتِ پوشیدگی و عاجزی جس کی نظر سے ملی وہ آپ کے مرشد و مربی خواجہ خواجگان غوث زمان شاہ محمد رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی تھی اُسی نظر کے اثرات اور بے شمار علمی و روحانی نکات و اشارات و کمالات کو آپ نے ''مصباح السالکین فی احوال رکن الملت والدین'' کے نام سے موسوم اس کتاب میں جمع فرما کر علماء و صلحاء و سالکین و کاملین کیلئے ایک عظیم احسان فرما دیا۔

اپنے مربی و مرشد قبلہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر حفظہ اللہ ورعاہ کی نظر توجہ کے طفیل فقیر اپنے جد امجد کے علمی خزانے کی صورت میں چھوڑے ہوئے مخطوطات و مسودات کو وقتاً فوقتاً منظر عام پر لانے کی حقیری کوشش اس امید پر کرتا رہتا ہے کہ شاید اس جزاء گم نامی کے کیف و سرور سے کچھ حصہ مجھ کو بھی مل جائے۔

زیر نظر کتاب ''مصباح السالکین فی احوال رکن الملت والدین'' بھی قبلہ جد امجد رحمۃ اللہ علیہ کی وہ نایاب کتاب جو آج سے تقریباً ستر اسی سال پہلے انڈیا سے چھپی اور

Marfat.com

فقیر کے خیال میں اس وقت سے لیکر آج تک طباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر دوبارہ منظر عام پر نہ آسکی۔ اس عاجز کے پاس بھی قلب و روح کی تسکین کیلئے وہ ہی انڈیا سے طبع شدہ انتہائی قدیم نسخہ موجود تھا، رب قدیر کے کرم نے اس روحانی و علمی تحریر کی خوبصورت انداز میں دوبارہ اشاعت کیلئے منتخب بھی فرمایا اور قبلہ جد امجد رحمۃ اللہ علیہ کے ہی فیض یافتہ انتہائی محب و مخلص علامہ حافظ محمد اکرم مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر قاری حافظ محمد زبیر مجددی سلمہٗ کو اس خوبصورت اشاعت کیلئے سبب بھی بنایا۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے ان کو دین و دنیا میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

طالب فضل ودود

صاحبزادہ عزیر محمود

Marfat.com

الحمد لله الذی جعل ذکر الا ولیاء راحة لقلوب المومنین و جعل محبتهم من محبة سید المرسلین فطوبی لمن احبهم ورکن الیهم فقد اوی الی رکن رکین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله محمدن الذی هو احب النیا من انفسنا وابصارنا واسما عناو اولا دنا والناس اجمعین و کیف لا لان حبه صلی اللہ علیہ وسلم بهزه الصفته والمثال وعلیٰ هذه الطریقه والمنوال رکن الدین فمن اقامه اقام الدین ومن هدمه هدم الدین و علیٰ اله و اصحابه واولیاء امته الراشدین المهدیین۔

اما بعد۔ ناظرین باتمکین کی خدمت میں فقیر حقیر مسکین محمد محمود ابن مولانا مرشدنا زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین صاحب نوراللہ مرقدہ عرض پرداز ہے۔ حضور خواجہ ہردوسرا سرورانبیا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی فضیلت سے بڑھ کر کسی عمل کی فضیلت نہیں جس کو ایمان کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے بھی صحبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میسر آگئی اسکے مرتبہ کو کوئی غوث کوئی قطب کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت یافتہ جماعت کو کسی عمل اور صفت سے نامزد نہیں کیا گیا۔ صرف اسی اعلیٰ فضیلت کے پیش نظر صحابہ کہا گیا تاکہ اس مایہ ناز صحبت کی فضیلت کا اظہار ہمیشہ ہوتا رہے بعد فضیلت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل اللہ کی صحبت کو فضیلت ہے۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر ازصد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: اولیاء اللہ کی ایک لمحہ کے لیے صحبت اختیار کرنا سو سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے۔

قرآن عظیم بھی کونوا مع الصادقین کے ذریعہ ہدایت فرمارہا ہے کہ سچوں

Marfat.com

کے ساتھ رہو یعنی انکی صحبت اختیار کرو اور ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں حضرات اہل اللہ اسکے ضرور سچے اور پیارے بندہ ہیں پس انکی صحبت مطلوب ہوئی تا کہ انکی صحبت میں اللہ تعالیٰ کی محبت صادقہ پیدا ہو اور عمدہ خصائل حاصل ہوں پھر ظاہری صحبت کی طرح معنوی اور باطنی صحبت بھی فوائد پر مشتمل ہونیکے باعث مطلوب ہوئی وہ ذکر سے حاصل لہذا ذکر صالحین بھی حق تعالیٰ کو محبوب ہوا۔ اسی لئے کہیں ارشاد ہے کہ **واذکر فی الکتاب ابراھیم** کہیں **واذکر فی الکتاب اسمٰعیل** ان جیسی آیات کریمہ سے صاف واضح ہے کہ بذریعہ کتاب صالحین کی یاد پیدا کرنا یہ بھی مولیٰ تبارک وتعالیٰ کو پسند ہے۔ کیونکہ یہ حضرات اسکی محبت میں اس درجہ فانی ہوتے ہیں کہ انکے ذکر اور نام سے بھی عشق مولیٰ پیدا ہوتا ہے۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آنی تو کہ از نامِ تو می بارد عشق
وز نامہ و پیغام تو می بارد عشق
عاشق گردد ہر کہ بکویت گزرد
آرے ز درو بام تو می بارد عشق

ترجمہ: تو وہی ہے کہ تیرے نام سے عشق الٰہی کی بارش برستی ہے۔ تیرے الفاظ و پیغام سے محبت ٹپکتی ہے جو تیری گلی سے گذر جائے اس کو عشق کی دولت نصیب ہو جاتی ہے ہاں ہاں تیرے در و دیوار سے عشق کی خوشبو آتی ہے۔

اسکے علاوہ انکے احوال میں کتاب کے مطالعہ سے ان پیاروں کو معرفت بھی حاصل ہوتی ہے جو موجب رحمت و مغفرت ہے یہی مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نفحات الانس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر رحمت درج فرماتے ہیں کہ روز قیامت ایک بندہ نا امید سے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ تو فلاں محلہ میں میرے فلاں بندہ دانشمند اور فلاں عارف کو جانتا تھا عرض کریگا جانتا تھا حکم ہوگا "**ترابوی بخشیدم**" میں نے بوجہ اسکے تجھ کو بخشا۔ پس صالحین کی کتابیں ضرور مطالعہ میں رکھنی چاہئیں تا کہ انکی معرفت اور محبت پیدا ہو معلوم کس کی

Marfat.com

محبت اور معرفت ذریعہ بخشش ہو جاوے۔ اسی لئے بزرگوں نے انبیاء و اولیاء کے حالات میں کتابیں لکھی ہیں فقیر بھی مطابق منشاء خداوندی اور موافق طریقہ پسندیدہ بزرگان دین و علماربانی اپنی اس کتاب کو عارف باللہ حضرت قدوۃ السالکین سراج العارفین حضرت مولانا حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی قادری چشتی مجددی نوراللہ مرقدہ کے حالات میں لکھنا شروع کرتا ہے حق تعالیٰ درجہ اتمام تک پہونچائے یہ بھی گوش گزار کردینا ضروری ہے کہ اہل اللہ کی محبت رسول خدا ﷺ کی محبت ہے جو عین ایمان ہے۔ جس نے ان سے محبت نہ رکھی عناد کیا اپنے ایمان کو برباد کیا حق تعالیٰ سے طلب کرو کہ اللہ تعالیٰ انکے انکار اور ترک حرمتہ سے بچائے اور انکی محبت عطا فرما کر ایمان کامل فرمادے آمین۔

بیان حالات حضرت شیخ المشائخ مولانا و مرشدنا خواجہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی چشتی قادری نوراللہ مرقدہ

حضرات اولیاء کاملین سے ہیں جنکے فیوضات اور برکات کو حق تعالیٰ نے اطراف واکناف عالم میں پھیلایا جن کے رب نے ان کے نام نامی کو آسمان شہرت پر بدر منیر کر کے چمکایا جن کو دین کا ستون اور رکن بنایا اور قبل پیدائش ہی رکن الدین جیسے لقب سے ملقب کرا کے ان کے مرتبہ اور فضیلت کا اظہار کیا، انکی پیدائش کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوئی تھی۔ مدراس کے ایک کامل بزرگ سلسلہ عالیہ قادریہ کے علم مسافرت میں تشریف لے آئے جب ان سے ذکر آیا تو انہوں نے چلہ کھینچا اور حکم دیا کہ وہ دوران چلہ میں کسی عورت کی ہاتھ کی روٹی ہمارے پاس نہ آئے دن رات میں ایک روٹی تناول فرماتے تھے اور وہ بھی صرف افطار کے وقت۔ دن میں روزہ رکھتے تھے۔ دادا صاحب رحمتہ اللہ علیہ خود باوضو اپنے ہاتھ سے روٹی پکاتے تھے چلہ ختم ہوا تو حجرہ کا دروازہ کھول کر مژدہ سنایا۔ کہ رب تبارک وتعالیٰ فرزند عطا فرمائیگا۔ اور انکا وجود کاملین اہل اللہ سے ہوگا انکو رکن الدین کہنا چنانچہ اسیوقت تحریر کرلیا گیا مطابق فرمانے کے حضرت کی پیدائش

Marfat.com

ہوئی تو اسی لقب سے حضرت مشہور ہو گئے اسکے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی یہ بھی فرمایا کہ تم انکے زمانہ کو نہیں دیکھو گے چنانچہ حضرت ٦ سال کے تھے جب ہی انکے والد کا انتقال ہو گیا۔ ادھر حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی رحمتہ اللہ علیہ (جو سلسلہ چشتیہ کے زبردست صاحب کرامات بزرگ تھے) آپ نے بھی حضرت کی پیدائش سے قبل بطور کرامت حضرت کے وجود مع الفضائل کا اظہار کر کے مژدہ سنایا۔ غرضکہ ان مبارک پیشین گوئیوں کے بعد حضرت کا ظہور ہوا آپ حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں وہ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہیں بعد ہجرت جن کے مکان پر مدینہ طیبہ میں حضور اکرم ﷺ خروکش ہوئے۔ پس آپ کی محبت یوں بھی کہ آپ انصاری ہیں ایمان سے ہے حضور نے فرمایا حب الانصار من الایمان حضرت کی پیدائش موضع کھیڑلہ کی تھی۔ ضلع گوڑگانوہ میں ایک مقام ہے۔ یہاں کے لوگوں نے آپکے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی قدر کی آپ طبیب بھی تھے اس مقام کو گوشہ عافیت سمجھ کر خدمت خلق میں زندگی یہاں ہی گذاری یہاں پر ہی انتقال ہوا۔ حضرت بھی چھ سال تک یہاں پر ہی مقیم رہے۔ یتیم ہو جانے کے بعد چھ سال کی عمر سے ہی ریاست الور میں اپنے ماموں شیخ فریدالدین صاحب کے پاس آ گئے پھر عمر بھر الور ہی رہے آپکے ماموں فارسی کے استاد کامل تھے غالب کے ہمعصر تھے دونوں کے درمیان خط و کتابت کے پر لطف حصہ اور فقرہ حضرت سنایا کرتے تھے بہت دلچسپ فقرہ تھے شاعر بھی تھے بڑے بڑے روسا ہندو مسلم آپکے شاگرد تھے فقیر کے نانا بھی ہوتے تھے۔ حضرت کی فارسی کی تعلیم یہاں پر ہی مکمل ہوئی۔ حضرت کو انتہائی کتابوں کے اکثر حصہ از بریاد تھے اشعار بھی عرفی، نظیری، ظہوری، سعدی، جامی، حافظ، صائب، غالب، مومن جیسے اساتذہ وقت بہت سے یاد تھے۔ حضرت کی انشاء اور تحریر بھی بہت خوب ہوتی تھی۔ ارباب ذوق کیلئے لائق درس ہوتے تھے حضرت کا ایک مکتوب گرامی بطور نمونہ نقل کرتا ہوں (نقل مکتوب یعنی نمونہ انشاء)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکرم۔ وعلیکم السلام

Marfat.com

ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

''بورود والا نامہ جبت امود مع غزل برطرح حضرت عراقی علیہ الرحمتہ
کہ برنثرش نثرہ نثار دشعرش شعری شعار ا انقد فرحتے و مسرتے
روداد کہ دربیانش از بان خامہ لال است۔''

بنو ازندگان سازغمش! نغمہ مرحبا فرستادی
سازو برگ ہزار در و طلب بدل بے نوا فرستادی

ترجمہ: اس کوغم کا ساز عطا کرنے والوں نے خوشی کا نغمہ بھیجا ہے۔ ہزاروں ساز
وپتے اس کی طلب میں ہیں بے ساز وساماں دل کے ساتھ بھیجا ہے۔

اللہ اللہ درین زمانہ قحط الرجال ایں چنیں مردے فرزانہ و با کمال اگر نظر ظاہر برفصاحت و بلاغت کلام و بندش الفاظ وترکیب عبارت کردہ آید۔ برزبان می آید کہ درین زمان اگرعرفی بودے گوشہ گمنای گزیدے ونظیری ترامعترف گردیدے واگر نظر بر معانے کشادہ شود نسبت بعض اشعار کہ خبر از مقام جمع دھد بدل گفتہ می شود کہ اگر حضرت منصور علیہ الرحمتہ وامثال آں دریں ہنگام بودے داد ایں مقام بخوبی داوے۔ پیران ما علیہ الرحمتہ والرضوان کہ جدید البصر انداواز کمالات نبوت بہرہ وافی دارند داد ہر مقام می دہند دہر یکے بہ فجوائے ولکل وجھۃ ھو مولیھا معذور می دانند وایں چنیں می فرمایند کہ عشق بیش از واسطہ نیست والحق ہمیں است واسطہ گاہے ذوواسطہ نمی شود عشق عین عاشق نیست ہم چنیں سجدہ عین ساجد نہ ایں مقام تفرقہ کہ بعد الجمع است مرتبہ فوق دارد وایں جا ہمہ مراتب ممیز مشہود اند۔ وآنجا ہمہ محجوب ومستور بہر حال ہر چہ گفتہ شد نیکو کہ بر محل خود است زیادہ والسلام مع الکرام

حضرت کے اس خط کو دیکھ کر بے اختیار داغ مرحوم کا یہ شعر یاد آ گیا:

خط ان کا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

پھر اسکے بعد فن خوشنویسی کی طرف بھی وہ توجہ فرمائی کہ اس فن کو بھی درجہ کمال تک

Marfat.com

پہنچایا فقیر کو بھی ایک قطعہ دستیاب ہو گیا ہے۔ حضرت کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے نشست گاہ میں فقیر کی نظر کے آگے لگا ہوا ہے بہت خوب ہے وہ یہ ہے

خلوت گزیدہ را بہ تماشہ حاجت است
چو کوئے دوست است بصحرا چہ حاجت است
ارباب حاجتیم وزبان سوال نیست
در حضرت کریم تمنا چہ حاجت است

ترجمہ: تنہائی پسند کو ظاہر ہونے کی کیا حاجت ہے جو یار کی گلی میں ہے اس کو جنگل میں جانے کی کیا ضرورت۔ حاجت مند دوستوں کے پاس سوال کی زبان نہیں، کریم کے دربار میں تمنا کی کیا ضرورت ہے۔

پھر فن تجوید کو حاصل فرمایا پانچ سال تک استاد کامل سے مشق کی پھر علوم عربیہ کی طرف توجہ مبذول فرمائی کیا زمانہ تھا کہ الور کیسے کیسے ارباب علم وفن اور اصحاب کمال کا مرکز تھا۔ الور دہلی کے قریب ہے غدر کا بعد تھا۔ رئیس کی قدر دانی نے ارباب کمال کو الور میں کھینچ لیا ہر علم وفن کے لوگ یہاں موجود تھے دل چاہتا ہے کہ الور کی تاریخ پیش کروں کہ کیسے کیسے ہر فن کے کامل لوگ یہاں ہوئے ہیں اگر فقط حضرت کے اساتذہ ہی کی تعریف میں قلم رواں کروں جن سے یہ علوم وفنون حاصل کئے کہ کس پایہ کے یہ حضرات تھے تو ایک مبسوط کتاب ہو جاوے لیکن فقیر کو مختصراً حضرت ہی کہ حالات پیش کرنے ہیں تا کہ مضمون طویل نہ ہو۔ بالخصوص حالات میں بھی وہ حالات جو علم بطون سے تعلق رکھتے ہیں جذب سلوک فنا بقا کرمات پر مشتمل ہوں ملفوظات بھی درج ہیں کہ جنکے دیکھنے کے لئے ناظرین مشتاق ہیں۔ غرضکہ علوم وفنون ظاہری کی تحصیل کے بعد حق تبارک وتعالیٰ حضرت کے قلب میں اپنی سچی طلب پیدا فرماتا ہے اور دل سب طرف سے ہٹکر مولیٰ کو ڈھونڈتا ہے جس نے پیدا فرمایا اور جسکی معرفت اصلی غرض آفرینش ہے اسکی راہ پیر سے ملتی ہے لہذا پیرو مرشد کامل کی طلب پیدا ہوئی۔

Marfat.com

پیر کی سچی طلب اور تائید ربانی

ہر کجا درد وے دوا انجا رود!
ہر کجا فقرے تو انجا رود
ہر کجا مشکل جواب آنجا رود
ہر کجا تشنہ ہست اب انجا رود
اب کم جو تشنگی آور بدست
تا بجو شد آیت از بالا و پست
سایہ شاہاں طلب ہر دم شتاب
تا شوی زاں سایہ بہتر ز آفتاب

ترجمہ: جہاں درد ہو وہاں دوا ہوتی ہے۔ جہاں فقر ہے تو وہاں جا جہاں مشکل ہو وہیں جواب ہوتا ہے، جہاں پیاسا ہو وہیں پانی ہوگا۔ پانی کم تلاش کر پیاس کو حاصل کر تا کہ نیچے اوپر سے انقلاب بپا ہو۔ ہر لمحہ بادشاہوں کا سایہ طلب کر تا کہ تو اس سائے کی وجہ سے سورج سے بہتر ہو جائے۔

چونکہ درد تھا اور سچی طلب اور پیاس تھی اور باطن میں تشنگی تو اس تشنہ رحمت کو سیراب کرنے کیلئے قدرت نے آب حیات کو حضرت تک پہنچایا اور اس دردمند بے قرار اور مضطرب کے لئے داروئے شفا کے ساتھ طبیب روحانی کو ظاہر فرما کر علاج کرنے کا انتظام بہم پہنچایا گھر بیٹھے مطلوب و محبوب یعنی شیخ کامل مل گئے تا کہ اس شاہ معرفت کے سایہ میں تربیت پا کر اور پیر کے نور معرفت سے قلب روشن ہو کر آفتاب سے زیادہ بہتر ہو جاوے حضرت شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہ کے بارہ میں حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ آفتاب کو دیکھنا آسان ہے۔ مگر انوار الٰہی سے شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہ کا قلب ایسا روشن ہے کہ اسکی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا مشکل ہے۔ ایسی روشنی سینہ شیخ کامل ہی سے مل سکتی ہے۔ جو نور سنت نور علم نور معرفت میں مستغرق ہو الحمد للہ ایسے ہی مرشد کامل حضرت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جنکی ذات گرامی ان تمام انوار الٰہی سے روشن تھی۔ جو علم ظاہر اور علم باطن میں بلند پایہ رکھتے تھے وہ کون سید الاصفیا برہان الاتقیا امام العارفین قدوۃ المحققین حضرت مولانا شاہ رحیم بخش صاحب الملقب محمد مسعود شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مفتی شہر دہلی و خطیب مسجد شاہی جامع فتحپوری دہلی ہیں الور میں آپکی آمد کا شاہانہ غلغلہ بلند ہوا حضرت زیارت کے لئے حاضر ہوئے انوار الٰہی سے دل متاثر ہوا۔ بیعت ہو گئے فرماتے ہیں کہ ایک مجذوب سے قبل بیعت دریافت فرمایا کہ حضرت کیسے ہیں بیعت ہو جاوں اسوقت وہ اپنی دھن میں زمین پر بیٹھا مٹی ادھر اُدھر کر رہا تھا اسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ ہو جا ہو جا الف کو مد کے ساتھ کھینچا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ ایک مجذوب نے کہا یہ وہ ہیں کہ اگر نقاب رخ سے اٹھا دیں تو بارہ بارہ کوس تک دنیا سجدہ کرے (یعنی انوار الٰہی کو) اس تشریف آوری کیلئے کچھ بھی اسباب ہوں لیکن حقیقت میں جس سبب کی طرف حق اللہ تعالیٰ نے حضرت کو رہبری فرمائی ضرور وہ قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے۔

حضرت بیان فرماتے تھے کہ ہمارے مکان کے قریب ایک ہندو ضعیفہ بیوہ عورت رہتی تھی جس کو ٹھکرانی کہتے تھے اس کے یہاں ردی کاغذات بہت جمع ہو گئے تھے ایک روز اس نے ہم سے روی کا کاغذوں کو دیکھ کر علیحدہ اور کام کے کاغذات علیحدہ کر دینے کو کہا چنانچہ جب ہم نے دیکھا۔ ان میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا قلمی رسالہ ملا جس میں لکھا تھا کہ جس کو شیخ کامل کی ضرورت ہو تو وہ فلاں صیغہ درود کے ساتھ فلاں وظیفہ فلاں فلاں شرائط کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ شیخ کامل گھر مل جائیگا ہم خوش ہوئے ہمارے کام کی چیز دستیاب ہوئی اس سے دریافت کر کے گھر لے آئے فرماتے ہیں گھر میں ایک تخت تھا

Marfat.com

اوسکو دھوکر بعد عصر نہایت ذوق وشوق سے اسپر بیٹھ کر حسب شرائط عمل شروع کیا کچھ عرصہ ہی گذرا تھا کہ حضرت انور تشریف لے آئے۔ سبحان اللہ جب وہ ہادی مطلق رہنمائی فرماوے اور سعادت اور دولت عطا فرمائے تو جہاں سے چاہے رہنمائی فرماوے۔ راہ مطلوب دکھلا دے اس سے تعلق پیدا کرو کہ وہ مسبب الاسباب ہی۔ ہر جگہ سے بہتری کے اسباب پیدا فرما سکتا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ جب ہم بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو لوگ وہاں حاضر تھے کہا آج حضرت کے ایک مرید قوی الاستعداد کا انتقال ہوا ہے حضرت کو صدمہ ہے اسلئے ملتوی رکھو یہاں شوق میں ایک لمحہ کی انتظار کی بھی تاب نہیں تھی ہمکو توقف ہوا کہ حضرت نے اندر سے آواز سن لی اور حاضر ہونیکا اشارہ ملتے ہی اندر حاضر ہو گیا حضرت نے بیعت فرمایا بعد میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ الحمد اللہ جو رنج تھا دور ہو گیا وہ تمام نسبت اور فیض یہاں منتقل ہو گیا حق اللہ تعالیٰ نے نعم البدل عطا فرمادیا زاں بعد حضرت کے پیر و مرشد پانچ سال اس عالم شہادت میں رہے آپکے بیعت ہو جانے کے پانچ سال بعد اعلیٰ حضرت نے اس سرائے فانی سے ۱۳۰۹ء میں رحلت[1] فرمائی اس عرصہ میں تو جہات عالیہ سے حضرت کی ذات کو روشن فرمادیا وصال سے ایک ماہ دہلی میں خلافت عطا فرمائی اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا مجاز کیا تحریری اجازت نامہ مع صافہ فرمایا۔

نقل اجازت نامہ اعلیٰ حضرت دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمدہ ونصلی و نسلم علیٰ سید االطائفۃ الصو فیہ الصافیہ الکرام البررہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔

امابعد: پس می گوید فقیر شیخ رحیم بخش ملقب محمد مسعود نقشبندی دھلوی وقت کہ

ا۔ حضرت کا مزار پر انوار دہلی میں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی با اللہ قدس سرہ کی درگاہ شریف کی مسجد کے شمالی پہلو میں جو حجرہ ہے اسکے متصل میں واقع ہی۔ جہاں سے اسوقت بھی بکثرت سالکان راہ طریقت فیضیاب ہو کر راہ خدای کی منزلیں طے کر رہے ہیں بڑے خوش قسمت ہیں جو لوگ جنکو اس دربار و دربار کی حاضری اکثر اوقات میسر رہتی ہے۔

Marfat.com

بجذ بہ الٰہی و داعیہ سرمدی مسمیٰ شیخ رکن الدین الوری بشوق و رغبت خود رجوع بفقیر اور اوہ داخل طریقہ انیقہ علیہ نقشبندیہ شدہ تا عرصہ پنج سال مجاہدہ و ریاضات کشید درین ضمن نسبت قلبیہ ولطائف ستہ باحسن وجہ نصیب او گردید تصرف قویہ این قدر حاصل گشتہ کہ در صحبت او ہر کہ آمد بہ ہدایت ابدی آمدہ و بساہدایت یافتند۔ ناچار او را ابنظر انتشار فیضان محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام برائے ہدایت طالبین اجازت دادہ شد کہ بسعی تمام برآں توجہ نمودہ بوصل خدائے تعالیٰ رسانند وثواب عظیم واجر فخیم حاصل کنند بمنہ وفضلہ تعالیٰ۔ وصیت کردہ مے شود بحسن سعی بطالبین خدا محبت بافقرا وانسیت وشفقت باغربا وتنفر بصحبت اغنیا واہل دنیا واتفاق ومحبت بایاران طریقت واتحاد وصحبت بااہل طریقت وحقیقت وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ وسلم۔ محمد مسعود نقشبندی مجددی امامی دھلوی۔ دستخط کے ساتھ مہر بھی ثبت فرمائی۔ فی الحقیقت حضرت نے فیضان محمدی کی شدومد کے ساتھ نشر واشاعت فرمائی کتنوں ہی کو مشرف باسلام کیا۔ بے تعداد بندوں کو وصل خدائے تعالیٰ تک پہونچایا۔ حضرت اس پچھلے زمانہ میں سلف صالحین کی بے نظیر یادگار تھے اللہ تعالیٰ درجہ عالی فرماوے اب حضرت کے جذب وغیرہ کے حالات لکھتا ہوں۔

حضرت کا جذب قوی اور انکشاف کے حالات

شروع میں حضرت کو اتنا جذب قوی ہوا اور اتنے اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھچے کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہا۔

مرد عارف چوں یافت لذت قرب
نہ باگلشن، کشش بود نہ بہ شرب

ترجمہ: عارف کامل جب قرب کی لذت کو پالیتا ہے، تو اس کو نہ باغ میں لذت مل سکتی ہے نہ کسی شراب میں۔

گاہے گریہ بکا فرماتے تھے کہ سننے کی تاب نہیں ہوتی۔ کشف کا یہ عالم دو دو تین تین میل سے حضرت گھر کے حالات بیان فرمادیتے۔ کہ فلاں یہ کام کر رہا ہے گھر آکر جب

لوگ تصدیق کرتے تو ویسا ہی ظاہر ہوتا جیسا فرمایا تھا۔ مراقبہ اس کثرت سے فرماتے تھے کہ رات رات پھر مراقبہ میں گذر جاتی شب کو نماز عشا کے بعد حضرت مراقب ہوتے تھے اسی حالت ونشست پر صبح ہو جاتی۔ مدتوں اسی حال پر رہے حضرت فرماتے تھے کہ اذان صبح کی آواز پر یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ عشا ہی کی اذان ہے۔ گھر والے جب کھانے کے لیے پریشان بہت کرتے تو حضرت اپنے ساتھ کھانا لیجاتے اور کسی راہ گیر کو عنایت فرما کر خود اسی طرح مراقب ہو جاتے۔ اس درجہ مراقبہ بغیر جذب جمال محبوب ممکن نہیں۔ اگر خلوتوں میں انکا محبوب حقیقی نہوتا تو وحشت کے سوا کیا تھا یہ استغراق یافت محبوب کو بتلا رہا ہے جسکے مشاہدہ میں ماسوٰی سے بے خبری ہے۔ اسی لیے پیر کرتے ہیں کہ ایسا وقت انہی کے طفیل میں ملتا ہی۔ جو پرتو ہے لی مع الله وقت لا يسعني فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل کا بہر حال حضرت صاحب کو جذب قوی حاصل ہوا پھر رجوع الی الخلق بھی ضروی ورنہ دعوت خلق کس طرح ہوسکتی ہے پس قدرت نے اس منزل سے اتارا کھانا پینا شروع ہوا۔ مگر مخلوق سے علیحدگی اور گوشہ نشینی کی نسبت پھر بھی غالب رہی۔

تبتل اور حضرت کی عزلت نشینی

مسجد ڈھکپوری ہمایوں کے زمانہ کی ہے ویران تھی۔ حضرت نے آباد فرمایا اور ایک یہی کیا بہت سی مسجد کو باہر بھی آباد فرمایا۔ سفر میں بھی بہت سے مقامات پر مسجد کے سنگ بنیاد رکھے۔ پس مسجد ڈھکپوری کو آباد کیا حجرہ تعمیر کرایا یہاں خلوت میں یاد مولیٰ اور ذکر الٰہی میں عزلت نشین رہتے تھے پندرہ پندرہ بیس بیس روز تک حضرت مکان پر تشریف نہیں لاتے تھے۔

جب حضرت اس مقام جذب کے منزل سے پوری طرح گذر گئے تو قدرت نے پوری طری ہدایت کا کام لیا اور خلق کی طرف متوجہ کرا کے حضرت کا فیضان اطراف واکناف عالم میں پھیلایا۔ حضرت ابھی تک سلسلہ عالیہ نقشبند یہ ہی کے مجاز تھے لیکن حق تعالیٰ کو دیگر سلاسل کے نسبتوں اور برکتوں سے بھی بہرہ ور فرمانا منظور تھا۔ اسلئے اسکی ابتدا ہوتی ہے اور سر حلقہ سلسلہ عالیہ چشتیہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں

Marfat.com

زیارت ہوئی اورا جمیر شریف حضرت کوطلب فرمایا۔

حضرت کا اجمیر شریف روانہ ہونا اور حضرت خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا اس معزز مہمان کونسبت خاص سی نوازنا اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کا اجازت نامہ مرحمت فرمانا۔

اسی زمانہ میں جبکہ حضرت صاحبؒ مسجد کے حجرہ میں خلوت گزیں رہتے تھے شب کو اچانک حضرت خواجہ اجمیریؒ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا مع طلبی۔ چنانچہ حضرت اسی وقت اٹھکر بغیر اطلاع کئے فوراً اسٹیشن چلے گئے ریل کا وقت تھا ٹکٹ لے کر اجمیر شریف روانہ ہو گئے۔ یہاں سب کو سخت پریشانی ہوئی، واپسی پر یہ حال کھلا کہ حضرت اس طرح طلبیدہ حاضر ہوئے تھے پھر حضرت خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے لطف و کرم فرمانے اور نسبت خاص سے نوازنے اور اجازت نامہ عطا فرمانے کے حالات حضرت نے بیان فرمائے اور فرماتے تھے کہ ہماری نظروں کے آگے جو اجازت نامہ آیا تھا اس کے آخر میں زریں حروف میں حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی تھا اس کی لذت آج تک قلب میں ہے۔ وہاں سے باہر آتے ہی ایک شخص طالب بیعت ہوا کہ ابھی اشارہ حضرت خواجہ کی طرف سے ہوا ہے لیکن عالم شہادت میں چونکہ ظہور نہوا تھا۔ اسلئے حضرت نے احتیاط فرمائی۔اب اسکے ظہور کا انتظام حق تعالیٰ۔اس عالم شہادت میں فرماتا ہے۔

حضرت کی حج کو روانگی اور دیگر سلاسل کی اجازت کا بیان

کچھ دنوں بعد اب حضرت کو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ زادہما اللہ تعظیماً وتشریفاً کی حاضری کا ذوق وشوق پیدا ہوا راتوں مناجاتوں میں عرض حال کرتے فراقیہ اشعار پڑھتے آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے تھے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کی یاد سے گریہ وبکا بڑھ جاتا۔ایک روز صبح مسجد سے مکان تشریف لائے آنکھیں سرخ اور متورم تھیں معلوم ہوا کہ آج کی شب فراق محبوب میں بے حد تڑپ اور گریہ وزاری کیساتھ گذری ہے۔ حالت شوق کا اظہار ان اشعاروں سے ہوتا ہی جو حضرت کی قلم مبارک سے لکھے ہوئے ایک جگہ ملے وہ اشعار ہیں۔

Marfat.com

آن بخت کو کہ طوف در مصطفےٰ کنم
نظارہ تجلی نور خدا کنم
کحل الجوا ہراست غبار در نبی
خاکم بچشم گر ہوس طوطیا کنم
شاہاز لطف بخواں سوئے خود مرا
تا از وطن برآمدہ قصد جلا کنم
بردرگہ کہ مرجع ارباب حاجت است
بنشستہ چوں گدالب امید واکنم
درد مت دوائے درددل زار منشدہ ست
دردت فزوں شود چوں فکر دوا کنم
فایز خراب و ختہ شدم در بدر بسے
اکنوں بدر گہ شہ کونین جاکنم

ترجمہ: جب حضور ﷺ کی گلی کا طواف کروں گا تو خدا کی تجلّی کا نظارا کروں گا۔ نبی علیہ السلام کے در کا گرد و غبار سب سے بہترین سُرمہ ہے۔ میری آنکھ میں خاک اگر اس کے بعد بھی کم نظری کی شکایت کروں۔ اے بادشاہ مہربانی فرما اور اپنے پاس بُلا لے تا کہ وطن سے لایا ہوا ارادہٗ روشن کو عملی جامہ پہناؤں وہ بارگاہ جو حاجت مندوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے اس پہ میں بیٹھا ہوں گداؤں کی طرح اپنا منہ کھول کر زخمی دل کی دوا تیرا درد ہے، جب اس کے علاج کے لیے فکر مند ہوتا ہوں تو درد زیادہ ہو جاتا ہے در بدر پھرنے سے مزید خستہ حال و خراب ہو گیا ہوں۔ اب تو کائنات کے بادشاہ کا در نہیں چھوڑوں گا۔

ایک ہی کیا اساتذہ وقت کے ایک سے ایک بہتر حضرت کو کلام یاد تھے۔ نہ معلوم

Marfat.com

مناسب حال کیا کیا اشعار اسوقت وردزبان ہونگے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ کبھی خود اشعار نہ فرمائے اگر اس شب نالوں میں بے اختیار جذبات کا اظہار ہوا تڑپ تڑپ کر رو رو کر پڑھتے تھے:

لو خبر جلد یا نبی دل کی
کس پہ ظاہر کروں لگی دلگی
کوئی بھی دل لگی نہیں دل کی
کس طرح سے بجھے لگی دل کی
کیا سبب ہے بلا سبب تو نہیں
آج جو بھڑکی ہے دبی دل کی
کوئی تو پوچھے کیوں گئی کملا
کل تو اچھی تھی یہ کلی دل کی
کچھ تو بہر خدا دوا کیجئے
حد سے زیادہ ہے بیکلی دلکی
جلد منظور کو بلا لیجئے
جب ہی جائیگی بے کلی دلکی

نہ اس میں تکلفات شاعرانہ ہیں نہ استعارے اور نہ کنایے محض سچے بے ساختہ جذبات قلبی اور نالہائے موزوں تھے وہ حضور کی سرکار میں مقبول ہوئے اور حاضری مکہ مکرمہ زاداللہ تعظیماً کی ہوئی پھر بعد حج بیت اللہ مدینہ شریف زاداللہ تشریفاً میں حاضری نصیب ہوئی حاضری میں قلب کی لذت کا کیا پوچھنا ہے ان اشعار ونکے مصداق ہورہے تھے:

گفت معشوقے بعاشق کاے فتا
تو بغربت دیدہ بس شہرہا
بس کدامی شہر ز آنہا خوشتر است
گفت آن شہرے کہ دروے دلبر است

Marfat.com

ترجمہ: عاشق نے معشوق کو کہا کہ تو نے سفر کے دوران بہت شہر دیکھے ہیں
تجھے کون سا شہر سب سے اچھا لگا؟ اس نے کہا وہ شہر جہاں میرا محبوب
رہتا ہے۔

دونوں حرموں کے برکات اور فیوضات سے اللہ تعالیٰ نے مستفیض فرمایا۔ خاص خاص اوقات قابل ذکر ہیں مکہ مکرمہ میں تبدیلی غلاف کیوقت ہوا سے حضرت پر غلاف کا آنا اس میں مسطور ہو کر جو حالت طاری ہوئی ہے گھنٹوں اس میں بے خبر رہنا گویا بے حجاب حضرت کے لائق تجلیات کا مکاشفہ اور اس میں استغراق ہی نہیں بلکہ اولیاء تحت قبائی کا مصداق حضرت کو دکھلا کر اپنی نظر کرم خصوصی کا اظہار حق تعالیٰ کا فرمانا گویا اس وقت یہ مصرع صادق تھا ''نقاب چہرہ ندارد نگاہ دلکش'' عجب وقت بے خودی تھا پھر مدینہ طیبہ میں وہ وقت جو شب باشی کے لئے جوار رسول اللہ ﷺ میں ملا تمام مسجد شریف خالی ہوگئی۔ اس خلوت میں حضور کی حاضری اور کرم وشفقت کی لذت رات کی تنہائی اس میں رحمۃ للعالمین ﷺ کا قرب پھر اس قرب میں اس سرور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال کا نگاہوں میں آنا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہونیکی لطف ولذت کو بھی وہ ہی خوب جان سکتا ہے کہ جس کی نگاہوں کے آگے فرط محبت میں جلوہ محبوب ہو۔

گفتمش در عین وصل ایں نالہ و فریاد چیست
گفت جلوہ معشوق مارا دریں کار داشت

ترجمہ: میں نے اس کو کہا وصل کی آنکھ میں یہ رونا اور فریاد کیسی؟ اس نے کہا
میرے معشوق کا جلوہ اس میں کام کر گیا ہے۔

اس موقعہ پر فقیر ہی کا دل بے قابو ہوئے جاتا ہے حضرت کے اوپر تو کیا کیفیت طاری ہوئی ہوگی غرضکہ حرمین وشریفین ہر مسلم کیلئے دنیا میں جنت نشاں اور صاحب درد اور نست کے لئے بالخصوص مکہ مکرمہ دل اور مدینہ طیبہ جان ہے یہاں کی ہر شے میں جذوب و کشش ہے اور حاضری فیوضات سے کامل بہرہ ور۔ حضرت کو اجازت سلاسل ملنا یہ بھی مکہ

Marfat.com

مکرمہ کی حاضری کا حضرت کیلئے فیض تھا۔ حضرت فرماتے تھے کہ ارکان حج سے فارغ ہوکر حضرت خواجہ ضیائے معصوم صاحب کابلی چہار باغ والے نور اللہ مرقدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جو بڑے کامل اکمل ولی اور دین و دنیا کی عزتوں کے مالک تھے۔ شاہ کابل جیسے جن کے غلام ہوں اور انکی غلامی کو عزت سمجھیں زبردست کابل کے بزرگ صاحب کشف و نسبت قطب وقت تھے۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد میں تھے۔ حضرت آپکی زیارت کیلئے حاضر ہوئے اول ملاقات کے یہ الفاظ تھے۔ ''از شما معرفت سابقہ ھست'' اور اپنے پاس بڑی شفقت اور محبت سے بٹھایا۔ فرماتے تھے کہ جب جاتا سب کو ہٹادیتے اور فرماتے کہ ہم کو مولوی صاحب سے تنہائی میں بات کرنا ہے۔ بہت کچھ اسرار کی باتیں ہوتیں۔ اسی اثناء میں یہ بھی فرمایا کہ فقیر کی نظروں کے آگے دیواریں حاجب نہیں۔ کمال عنایت اور مہربانی کیساتھ نسبتیں (چشتیہ قادریہ نقشبندیہ) القا فرمائیں نیز نسبت اویسیہ (جو حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار اقدس پر چلہ کشی کیوقت حاصل ہوئی تھی) وہ بھی عطا فرمائی اجازت نامہ دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر بہت دیر تک دعا فرمانے کے بعد پھر عطا فرمایا۔

نقل اجازت نامہ

بعد حمد و صلوٰۃ حقیر عباد اللہ ضیا معصوم اد اولاد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ گوید کہ فرزند عزیز الوجود حاجی الحرمین الشریفین زادہما اللہ تعظیماً و تشریفاً تنویراً شیخ محمد رکن الدین سلمہ ربہ را کہ سابق مجاز بطریقہ مبارکہ نقشبندیہ بودند و ہستند ایں حقیر عباد اللہ قابلیت و لیاقت بشمار الیہ دیدہ دیشب بحضور خانہ کعبہ شریف زاد اللہ شرفاً ایں خیال وقوع یافتہ بدل افتاد بطریقہ نقشبندیہ مجازاً و اویسیہ کہ بایں حقیر است و بطریقہ قادریہ شریف و بطریقہ چشتیہ نام بردہ اجازت کردم کہ حق تعالیٰ بفضل و کرم بے غایت خود کہ ذالك فضل الله یو تیہ من یشاء و الله ذو الفضل العظیم است فرزندم محمد رکن الدین سلمہ ربہ و تلامذہ را کہ داخل طریق شریف می شوند فیضیاب گردانیدہ بمقاصد خود ہا برسانا دو بعزۃ عذاہ

Marfat.com

البیت المکرمہ زاد اللہ شرفاً۔ (ضیائے معصوم سرہندی)

گویا حق تعالیٰ نے اپنے مہمان کو اپنے بیت مکرم سے نسبتوں کی یہ دولتیں عطا فرما کر نوازا پھر مدینہ الرسول میں حاضر ہوئے تو سرکار خلعت عطا فرمایا صبح کو اسی رنگ وروپ کا عالم شہادت میں بھی پہنچا دیا۔ حضرت نے اسکو فوراً خرید لیا۔ حضرت کو اکثر اس میں ملبوس دیکھا گیا اور اس نسبت اور تعلق سے کہ دست محبوب میں دیکھا تھا ہمیشہ بروقت استعمال محو نسبت رہتے تھے اور لطف وکرم جناب رسول اکرم ﷺ کے مزے لیتے تھے۔ مدینہ سے پھر شام ومصر کا سفر ہوا۔ اس سفر میں پانچ واسطوں سے شرف مصافحہ نبی کریم ﷺ کا حاصل ہوا اور اسکی نسبت اور اجازت غرضکہ تمام سفروں اور زیارتوں سے فارغ ہو کر بامراد حق تبارک نے واپس وطن پہونچایا جس شان کا استقبال الور میں حضرت کی تشریف آوری پر سوا الوار کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں۔ تمام سرکاری بگھی خانہ کی بگیاں اسٹیشن الور پر پہونچ گئی تھیں۔ جلوس بہت لمبا تھا۔ پیدل اور سواریوں میں آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ ہر شخص کی یہ تمنا تھی کہ مصافحہ کر کے مغفرت الٰہی میں سب سے اول شامل ہوں۔ یہاں تشریف لانے کی بعد کچھ دن گذرے تھے کہ ان ودیعت شدہ نسبتوں کا ظہور ہوا۔ کھانا چھوٹ گیا نسبتوں کی آمد برآمد میں چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ کسی سے کلام نہ فرماتے تھے باطنی احوال کے مشاہدہ میں اس درجہ مستغرق رہتے تھے کہ کسی کو نہیں پہنچانتے تھے۔ کبھی گریہ وبکا میں رہتے کبھی عالم حیرت میں اس طرح کہ آنکھ کھلی ہے تو اسی حال میں ایک نشست پر صبح سے شام اور شام سے صبح ہو جاتی روزمرہ کے حاضر ہونے والے حاضر ہوتے اسلام عرض کرتے جواب کے بعد فرماتے کون وہ نام عرض کرتا سنکر پھر کلام نہ فرماتے باطنی تصرف کی قوت کا یہ عالم ہو گیا تھا کہ جس طرف توجہ ہو فوراً ظہور ہوتا تھا کسی کو یاد کیا فوراً موجود نہ کھانے سے ضعف اور اضمحلال ترقی پاتا جارہا تھا۔ وہ سب کے لئے پریشان کن اور ہوش ربا تھا یہی عالم سال بھر تک رہا بالاخر ارحم الراحمین نے رحم کیا افاقہ عطا فرما کر مخلوق کی ہدایت کے لئے نزول اتم فرمایا اب تمام نسبتوں کے ساتھ حضرت ہدایت خلق کے لئے مسند رشد ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔

Marfat.com

مسند رشد و ہدایت پر حضرت کا تمام سلاسل ہی مجاز ہو کر متمکن ہونا اور مخلوق الٰہی کو فیضیاب کرنا

بہر حال چشتیہ نسبت کہ جس سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے نوازا تھا اسکا ظہور عالم شہادت میں اس طرح ہوا اسکے ساتھ مزید کرم حق تعالیٰ کا یہ ہوا کہ قادریہ نسبت سے بھی نوازے گئے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور اویسیہ سے بھی پہلے سے تو حضرت مجاز اسکے تھے ہی اس لئے یہی نسبت زیادہ غالب رہی اسی میں اکثر بیعت فرماتے تھے۔ لیکن دیگر سلاسل میں کوئی صاحب بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوتے تو شروع شروع میں فرماتے کہ نسبت نقشبندیہ نے گھیر رکھا ہے منتظر رہو جب دیگر نسبت کا ظہور ہوگا طلب کر لیا جائیگا۔ لیکن جب تمام نسبتیں خوب مرکوز ہوگئیں اور ملکہ راسخہ ہوگیا تو جسوقت بھی جو شخص جس سلسلہ میں داخل ہونے کی طلب رکھتا اسی نسبت سے اسکو فیضیاب فرما کر اسی طریقہ پر تربیت فرماتے۔ پھر تو مسند رشد و ہدایت پر اچھی طرح متمکن ہو کر تمام سلاسل کے ذریعہ بے تعداد بندگان خدا کو واصل بحق فرمایا پیروں کی شان اور انکی نسبت کی لذت سے واقف اور آگاہ کیا ہر ایک نسبت کو حضرت خوب پہچانتے تھے بزرگان دین کے فضائل اور مراتب خوب ظاہر فرماتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت کے مریدین میں کسی سلسلہ سے تعصب نہیں پایا جاویگا (جیسا کہ آجکل ایک سلسلہ والا دوسرے سلسلہ والے کو تنگ نظری سے دیکھتا ہے) کیونکہ حضرت تمام سلسلہ والوں کا نہایت ادب واحترام سے ذکر فرماتے تھے کہ ہمارے پیشوا ہیں غرضکہ ہوتے تو انکی نسبت تک بیان فرمادیا کرتے تھے خود آپکی وہ ہستی تھی کہ آپکو دیکھ کر نسبت طاری ہوجایا کرتی تھی۔ آپکی صحبت سے دل اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا۔ یہی دل چاہتا تھا کہ حضرت کی صورت مبارکہ کو دیکھا کرے۔ وہ حق تعالیٰ کی رحمت برستی تھی کہ جو حضرت کی محفل میں بیٹھ جاتا اسپر بھی نزول رحمت ہونے لگتی دل لگ جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا میزاب رحمت کے نیچے آگیا ہے حضرت سکوت میں رہتے یا کلام خیر سے گویا ہوتے آپ

Marfat.com

پر وہ الٰہی درخشان تاباں تھے کہ مولوی اخلاق احمد صاحب کا بیان ہے کہ حضرت اول اول جب جہالا واڑ تشریف لائے تو سواری میں ایک صاحب نے آپکو دیکھا جو عمر بھر کسی بزرگ کے معتقد نہیں ہوئے تھے حضرت کو دیکھتے ہی اس قدر انوار ربانی سے متاثر ہوئے کہ فوراً مجھ سے آکر کہا کہ میں نے آج ایسے بزرگ کو دیکھا ہے کہ اگر بیعت ہونا چاہو تو ان سے ہونا۔ صرف ایک ہی نظر میں اس قدر محویت اور بر طرف حق تعالیٰ کے کشش ہو جانا یہ کمال درجہ کی حق تعالیٰ میں فنائیت کی نشانی تھی اذا رؤ زکر اللہ ایسی ہی فانی ہستیوں کا خاص نشان و لایت ہے۔

حضرت کی صورت اور سیرت پاک کا بیان

حضرت میانہ قد تھے پیشانی یعنی مطلع انوار الٰہی کشادہ آنکھیں خوبصورت اور فراخ تھیں رنگ گندم گوں تھا۔ لباس میں نیچا کرتا ہوتا تھا دست مبارک میں رومال جمعہ اور عیدین اور وعظ یا باہر کہیں تشریف لیجانے کیلئے چغہ بھی استعمال فرماتے تھے سردیوں میں روئی کا انگھرکا بھی زیب تن فرمایا ہے۔ سر پر عمامہ سفید بھی ہوتا تھا اور برنگ ملاگیری اور کافوری بھی باندھا ہے۔ سیاہ رنگ کے عمامہ میں بھی دیکھا گیا بہت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا بالخصوص نماز کے اوقات میں غرضکہ بدن حضرت کا بیحد جامہ زیب تھا جس رنگ اور لباس میں حضرت کو دیکھا داغ مرحوم کا یہ شعر صادق آتا تھا۔

اللہ رے جامہ زیب تری جامہ زیبیاں
پہنا جو تو نے رنگ وہ ہی رنگ کھل گیا

صورت سے انوار الٰہی درخشاں تھے اور ارباب بصیرت اور اہل دل کو تو حضرت کی روشنی دور ہی سے نظر آتی تہی۔ حضرت محمد عالم صاحب صاحبزادہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جب پہلی مرتبہ الور تشریف لائے تو اچانک مسجد ڈھکپوری میں پہونچ گئے۔ حضرت اس زمانہ میں یہاں ہی تشریف رکھتے تھے۔ تعجب ہوا کہ ان پر پیچ راہوں سے بلا رہبر کس طرح تشریف لے آئے فرمایا رہبر کی حالت نہ تھی ایک نور بسیط نظر کے آگے تھا

Marfat.com

یہاں وہ نور منتہی گیا جہاں منبع نور ہے۔ جس سے ملاقی ہو رہا ہوں یعنی حضرت کی ذات گرامی جو سرچشمہ انوار الٰہی تھی۔ اسی طرح مدنی شاہ صاحبؒ جو ایک کامل بزرگ گذرے ہیں جذبی رنگ میں رہتے تھے آپ نے اول عید گاہ میں حضرت کو عید کے دن دیکھا دیکھتے ہی دور سے دوڑے ہوئے صفوں کو چیرتے ہوئے آئے اور حضرت کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ تمام عید گاہ میں صرف یہ دو آنکھیں نظر آئی ہیں غرضکہ حضرت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی تھی حضرت نسبت سے معمور رہتے تھے یا سکوت مراقبہ میں رہتے تھے یا کلام خیر سے گویا کلام میں نسبت ہوتی تھی۔

ورع اور تقویٰ میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ اتباع سنت کے سلسلہ میں اہتمام شدید فرماتے تھے توکل میں شان عظیم نمایاں تھی۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمکو دیکھو اور خدا کے وعدوں پر مضبوط بھروسہ رکھو اور یقین کی قوت پیدا کرو سچ ہے الیقین الایمان کلة حضرت کی صحبت میں پریشان کن واقعات کے اثرات دور ہو جاتے تھے اور ان واقعات سے پیدا شدہ اضطراب مبدل بسکون ہو جاتے تھے وہ بے روزگار یا اور کسی وجہ سے متفکر انسان جسکا دل سخت متوحش اور بیقرار ہوتا تھا حضرت کے کلام اور نسبت سے قرار میں آجاتا تھا۔

آپکی مجلس انوار خدا اور فیوض مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پر ہوتی تھی ذکر الٰہی کی تاخیر دلوں میں اثر کرتی چلی جاتی تھی۔ کبھی خود کے بھی آنکھوں سے ذکر الٰہی کے وقت اشک شوق جاری ہو جاتے تھے۔ کبھی خود خاتمہ کلام پر خفیف جنبش کے ساتھ پر کیف ہو کر یہ شعر پڑھتے تھے۔

مزا آتا ہے باتوں میں خدا کی
بھلی لگتی ہیں باتیں مصطفیٰ کی

حضرت کی کوئی نشست اللہ رسول کے ذکر سے خالی نہیں رہتی تھی وہ اثرات قلب پرور داد ہوتے تھے کہ حالت کی کایا پلٹ جاتی تھی:

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

Marfat.com

ترجمہ: اگر تو سخت پتھر ہے تو مرمر ہو جائے گا جب کسی دل والے کے پاس جائے گا تو موتی بن جائے گا۔

حضرت کی نشست باہر بعد نماز عشا بھی ہوتی تھی جس میں فقہی مسائل کا بیان اور اسرار شریعت اور طریقت کا اظہار ہوتا تھا بعض دفعہ کلام کی محویت میں محفل دو دو بجے شب تک رہتی تھی ورنہ بارہ بجے تک تقریباً باہر تشریف فرما رہتے پھر اندر آ کر حضرت کچھ وظیفہ مختصر سا پڑھکر استراحت فرماتے۔ لوٹا مسواک جانماز گھڑی تسبیح یہ سب چیزیں پاس پاس رکھ دی جاتیں۔ سونے سے پہلے سرمہ لگاتے تھے موافق سنت سے سلائیوں میں عدد طاق کا لحاظ فرماتے تھے۔ پچھلی شب کو تہجد ادا کر کے مراقب رہتے اسکے بعد پھر استراحت فرماتے صبح اٹھکر سنت گھر ادا فرما کر مسجد میں فرض با جماعت ادا کرنے کیلئے تشریف لے جاتے پھر اشراق تک مسجد شریف ہی میں اسی جگہ جہاں نماز ادا کی بحالت وظیفہ مراقب رہتے بعد نماز اشراق مکان پر تشریف لا کر استنجے وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو فارغ ہو کر وضو فرماتے کچھ موجود ہوتا تو تناول فرمالیتے ورنہ باہر نشست میں تشریف لے آتے اگر حاضرین میں سے کوئی صاحب محتاج توجہ ہوتے توجہ فرماتے یا ذکر الٰہی میں مصروف ہوتے ورنہ کسی کتاب کا مطالعہ فرماتے بعدہ نماز ظہر با جماعت ادا فرما کر تلاوت قرآن پاک اور ورد دلائل الخیرات شریف کا فرماتے اسکے بعد اصحاب کے خطوط کے جواب کیلئے متوجہ ہوتے یا مطالعہ کتب فرماتے بعد نماز عصر عام نشست کے ساتھ جلوہ افروز ہو کر لوگوں کے سوالات کے جواب یا خود کوئی ذکر فرما کر ایمانوں کو تازہ فرماتے۔ کبھی سکوت کے ساتھ مع حاضرین مراقبہ بھی شروع ہو جاتا۔ بعد مغرب حلقہ ہوتا تھا پھر بعد تناول طعام اندر ہی حضرت لیٹ جاتے اہل خانہ کے سامنے اللہ رسول ﷺ کی باتیں فرماتے۔ عشا کی اذان ہو جاتی جب تازہ وضو فرما کر نماز کے لئے تشریف لیجاتے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر لوگوں میں بیٹھ کر ذکر خیر فرماتے غرضکہ بہت کم استراحت فرماتے تھے آپ سحر خیز تھے اور دیدہ محبت سے اشک ریز بالخصوص آخر زمانہ اکثر اوقات شب میں جب دیکھا گیا نماز پڑھتے۔

Marfat.com

مناجات الٰہی میں روتے تھے کبھی اگر پاس حجرہ کے سونیوالوں کی آنکھ کھل جاتی تو اسوقت کی آواز خیرین کان میں آتی تھی لیکن کسی کی آہٹ محسوس ہوتی تو حضرت خاموش ہو جاتے تھے۔ حضرت نے ماسوئ سے استغنائے تمام کے ساتھ یا مولیٰ میں دنیا کی زندگی کو گزارا کبھی اہل دنیا سے ملنے کا شوق نہ فرمایا نواب صاحب ٹونک نے بارہا حضرت کو یاد کیا نہ تشریف لے گئے اور دیگر رئیسوں نے بھی چاہا امیر وزیر کے مکان پر جانے کو کبھی فخر نہ کیا بلکہ فرماتے تھے کہ درویشوں کی شان نہیں ہے کہ امراء کے دروازوں پر جائیں زبان مبارک سے بارہا فرمایا نعم الامیر علیٰ باب الفقیر بئس الفقیر علی باب الامیر۔ کہ وہ امیر اچھا ہے کہ در فقیر پر آئے اور وہ فقیر برا ہے جو در امیر پر جائے امرا کے لائق ہے کہ فقراء کے صحبت اختیار کریں کہ دنیا کی دولت اور عزت کے ساتھ آخرت کی دولت اور عزت سے بھی بہرہ ور ہوں دنیا کہ دولت فانی ہے اور یہ دولت باقی

بنشین بگدایاں در دوست کہ ہر کس
بنشست بایں طائفہ شاہی شدو برخاست

ترجمہ: گداگروں سے دوستی کر کیونکہ جو بھی ان کے پاس بیٹھتا ہے بادشاہ ہو جاتا ہے، اور اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔

ہاں حضرت کے در دولت پر امیر غریب جو بھی آتا ہے سب سے از خد شفقت محبت سے ملتے کبھی امارت کیوجہ سے کسی رئیس امیر کے لئے مزید اہتمام نہ فرمایا جو فرش ہوتا اسی پر سب امیر و غریب یکساں بیٹھتے۔ چنانچہ عید کے دوسرے روز علی محمد صاحب سپریڈنٹ پولیس حاضر ہوئے گرمی کا زمانہ تھا حضرت نے فرش کے اٹھانے اور ٹمیاں لگانے کا حکم دیدیا تھا۔ فرش اٹھایا ہی جارہا تھا کہ علی محمد صاحب کا آنا معلوم ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ فرش موجود ہے حکم ہو تو اسکو فوراً بچھا دیا جائے فرمایا اگر اسوقت غریب شخص کوئی آتا تو فقیر اس سے فرش زمین ہی پر تو ملتا۔ پس وہ بھی اس فرش زمین پر بیٹھ کر فقیر سے ملاقات کرلیں گے چنانچہ حاضر ہوئے اور اسی فرش زمین پر اللہ رسول کی باتیں سن کر محظوظ ہوئے سچ ہے۔ ان حضرات کے یہاں کی خاک نشینی بھی باعث فخر ہے۔

Marfat.com

خاک نشینی است سلیما نیم
عار بود افسر سلطانیم

ترجمہ: ہماری شاہی خاک نشینی ہے ہمارے بادشاہ کے ہاں افسری باعث عار ہے۔

اسی طرح بہرام خاں حاکم اپیل و دین محمد سیشن جج ارادت سے حاضر ہوتے اور جہاں جگہ ملتی بیٹھتے پیٹھ دیکر واپس نہیں ہوتے۔ الٹے پیروں واپس ہوتے یہ انکی نظریں نہیں اور یہ احترام تھا اور حضرات اہل اللہ کے مرتبہ کی بقدر نائبین رسول کا جس درجہ ادب ہو کم ہے۔ یہ ادب کرنیوالوں ہی کیلئے موجب فلاح دارین ہے یہ تو یہ ہدو شاہ صاحب مجذوب کامل تھے ریاست کوٹہ میں برہنا رہتے تھے لیکن جب حضرت ملے سامنے آئے چغہ پہن لیا برہنہ نہ ملے انتہائی جذب میں منہ سے کف جاری تھی لیکن ادب کا شعور رہا حضرت مدنی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مرض وفات میں بھی حضرت کو دیکھا تعظیماً اٹھنے کی کوشش کرتے آدھے کھڑے ہو جاتے حضرت فرماتے آپ اٹھنے کی کوشش نہ کیا کریں فرمایا ابھی شعور ہے جب یہ بھی باقی نہ رہیگا تو معذور رہوں گا۔ پس حضرات اہل اللہ انتہائی ادب کے مستحق ہوتے ہیں۔ پھر حضرت کی وہ شان تھی کبھا زیب تک نے حالت جذب میں بھی حضرت کا احترام نہ ترک کیا حضرت اپنا نظریہ رکھتے تھے کاملین اہل اللہ میں سے تھے مفتی الیاس حسین صاحب مجسٹریٹ کرتپوری بی اے ان کا بیان ہے کہ جب بیعت کا شوق ہوا تو سرہند شریف سجادہ نشین یعنی خلفیہ صاحب کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا اس غرض سے کہ آستانہ حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ صدہا اہل اللہ حاضر ہوتے ہیں خلیفہ صاحب وسیع النظر ہیں ان میں سے کسی شیخ کامل کا پتہ دیں تو انسے شرف بیعت حاصل کروں چنانچہ خلیفہ صاحب کا جواب موصول ہوا اور حضرت کا پتہ بتلا کر حضرت کی طرف رجوع ہونیکا حکم دیا تب حضرت سے بیعت ہوا۔ حضرت کبھی مخالفین سے درپے انتقام نہ ہوئے کسی کے اندر جذبہ انتقام محسوس بھی ہوتا تو بتاکید منع فرماتے ایک موقعہ پر حضرت نے لکھا۔

Marfat.com

اگر دشمن نسازد با تو اے دوست
ترا باید کہ بادشمن بسازی
گرت رنجے رسد مخروش مخراش
توکل کن بہ لطف بے نیازی
دگرنہ چند روزے صبر فرما
نہ اوماند نہ تونے فخر رازی

ترجمہ: اگر دشمن تیرے ساتھ موافقت نہیں کرتا تو تو ہی اس کے ساتھ موافقت کر لے۔ اگر کسی زخم خوردہ کی طرف سے تجھے زخم پہنچے تو انتقام نہ لے مہربانی کے ساتھ بھروسہ کر اور بے نیازی اختیار کر یا پھر چند دن صبر سے کام لے نہ وہ رہے گا نہ تو اور نہ فخر الدین رازی۔

کئی مرتبہ فرمایا: ''تو اصلا مباش کمال این است وبس'' لیکن غیرت الہی سے کب دشمن بغیر سزا پائے رہ سکتا ہے۔

مخالفین سے منتقم حقیقی کا انتقام

ایذا کسی کی اچھی نہیں ہوتی چہ جائیکہ اللہ کے پیاروں کی آخر منتقم حقیقی کی پکڑ سے وہ کہاں جا سکتے تھے ان پر غیبی ماریں پڑتیں تھیں ایک مخالف صاحب کا ذکر ہے کہ آخر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ جا بجا پاخانہ بدن پر لگا رہتا تھا مکھیاں بھنکتی تھیں حواس ٹھکانے نہ رہے اسی آلودگی میں انتقال ہوا۔ بعضوں کے خاندان تہس نہس ہو گئے کوئی گونا گوں مصائب میں مبتلا ہوا مصیبتوں کو ہٹاتا ہٹاتا تھک گیا مگر مصیبتیں ہیں کہ چلی آتی ہیں کوئی ذلت اور رسوائی میں آکر وضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کا مصداق ہوا۔ ترقیوں کی راہیں بند ہو گئیں ایمان تباہ ہونے لگے مختلف صورتوں میں ضرب الہی کی چوٹیں پہنچنے لگیں حدیث شریف میں ہے کہ من عادی لی ولیا فقد اذنۃ باالحرب فرمان قدسی بالکل صحیح ہے پس اس کی حرب کے ضرب سے کون ہے جو نقصان نہ اٹھائے پھر سب سے زیادہ خوفناک جو ضرب ہے

Marfat.com

ایمان پر ہے ایمان جاتا رہے کلمات کفریہ تک نوبت آ جائے کا ڈر ہے۔

علامہ شامی سیل السیوف میں فرماتے ہیں قالو ااول عقوبة المنکر علی الصالحین ان یحرم بر کتھم وقالو یخشی علیھم سوء العاقبة۔ ایک اور مقام پر ہے کان ذالك علامة حرمانه وسوء عاقبة یعنی ان حضرات کا انکار محرومی اور سوء خاتمہ کی علامت ہے پس حق تعالیٰ انکی مخالفت اور عناد سے بچائے۔

باہیچقومے راخدا رسوا نہ کرو
تادل صاحب دل نامد بدرد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی قوم سے انتقام نہیں لیتا جب تک وہ قوم کسی اللہ والے کا دل نہیں دکھاتی۔

حضرت نہایت ہی حلیم اور بردبار تھے کبھی کسی جاہل کی جہالت سے جنبش میں نہ آتے حضرت نے سخت گیری سے کبھی کام نہ لیا بیحد نرمی پسند طبیعت مبارکہ تھی عذر کو بہت جلد قبول فرمالیا کرتے تھے۔ پیروں کی محبت میں راسخ تھے اہل علم وفضل کی تعظیم فرماتے تھے اور اس میں حسب مراتب اہتمام فرماتے تھے اہل دنیا کی تعظیم کیلئے نہ اٹھتے تھے آپ صحیح معنی میں نائب رسول تھے باطنی تصرف بیحد قوی تھا توجہ میں جذب اور زور تھا پاس بیٹھنے والوں میں کلام اور نسبت سے حالات عجیبہ وغریبہ پیدا ہو جاتے تھے کسی پر گریہ و بکا کسی پر محویت کا عالم طاری ہوتا تھا کوئی بیہوش ہو جاتا تھا صحبت اقدس کی تاثیر نہایت قوی تھی سبکی توجہ اللہ تعالیٰ کیطرف لگ جاتی تھی چنانچہ چند اوقات لکھے جاتے ہیں۔

حضرت کی توجہ کے آثار اور نسبت کی قوت

جب حضرت بیعت فرماتے تھے تو توجہ کیوقت اکثر لوگ بے ہوش ہو کر گر پڑتے تھے بعض لوگ مرغ بسمل کی طرح خاک پر لوٹتے تھے جب فیضان الٰہی جوش مارتا تھا تو ایسی زور کی نسبت پہنچتی کہ حاضرین کو ماسویٰ کی اصلا خبر نہ رہتی تھی سامعین بے خبر ہو جاتے تھے۔ قاضی علی اکبر صاحب بہت بھاری بدن کے تھے ان پر ایک دفعہ محفل اقدس میں حالت

Marfat.com

طاری ہوئی سامنے پاندان نوکدان رکھا ہوا تھا اس پر گرے پاندان ٹوٹ گیا لیکن غلبہ نسبت میں مطلق ہوش نہ تھا خون میں تر بتر ہو گئے خوب تڑپتے پھرتے تھے جس زمانہ میں احقر حضرت سے تصوف کی کتابیں پڑھتا تھا اس زور کی نسبت کا غلبہ حضرت کے سامنے ہوتا تھا کہ آنکھیں بند ہوتی چلی جاتی تھیں جب بے قابو ہو جاتا بدقت آنکھ کھول کر پڑھنے پر قادر نہ رہتا تو حضرت فرماتے کہ اچھا جاؤ لیٹ جاؤ پھر احقر کو ہوش نہیں رہتا تھا بلکہ عالم بطون بھی نسبت کا ذوق ہی حضرت سے ملا ورنہ احقر کو ہوش کے مطالعہ کا انتہائی شغف کب راغب ہونے دیتا تھا یہ فیض صحبت ہی تھا کہ مجھ جیسے مشکل سیمتاثر ہونیوالے انسان کو لذت باطنی سے متاثر کیا نخوت اور غرور علمی سے پاک فرمایا **جزاهم الله عنا خير الجزاء** اب معلوم ہوا کہ لذت ہی تمام علوم کی اصل میں اس لذت کے ساتھ ہے اس کے ساتھ جس آیہ کریمہ کی طرف توجہ ہو جاتی ہے بفضلہٖ تعالیٰ اسرار غریبہ منکشف ہونے لگتے ہیں معلوم ہوا مفتاح مطالب یہ نسبت ”قویہ ہے جو بزرگوں کی خدمت اور ان کی رضا اور خوشنودی اور توجہ حاصل ہوتی ہے حضرت کی صحبت میں جمعیت باطنی حاصل ہوتی تھی نسبت کے مختلف اثرات طاری ہوتے تھے۔ شیخ محمود الحسن نو مسلم کہ جو حضرت کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے کہتے تھے کہ ایک شب کو حسب معمول حضرت کی صحبت میں بعد نماز عشاء حاضر ہوا تو حضرت کا ایسا بانسبت کلام تھا کہ مجھ پر گریہ کا غلبہ ہوا اور ایسا غلبہ ہوا کہ جب تک حضرت کی صحبت میں رہا روتا رہا اٹھ کر مکان پر آیا تو روتا رہا صبح ہوئی تو اسی حالت میں حتیٰ کہ کچہری کا وقت آ گیا سوچا اس حالت میں کچہری گئے تو آج کیا خاک کام ہوتا ہے لہذا جہاں سے یہ درد ملا ہے وہاں ہی چل کر اس کا علاج ڈھونڈو چنانچہ روتا ہوا ہی حاضر ہوا ہچکیاں بندھ رہی ہیں عرض حال کیا تبسم فرمایا اور دوسری توجہ فرمائی تو سکون اور قرار ہوا ورنہ قلب پھٹا جاتا تھا۔ متحمل نہیں ہوتا تھا یہ ان ہی کی شان ہے کہ اس درد حزن کو اٹھائے ہوئے ہیں یہ وہ حزن ہے کہ جو رسول خدا ﷺ رکھتے تھے جن کا نشان بیان حلیہ مبارکہ میں آیا ہی متواصل الاحزان اس کا ایک چشمہ تھا کہ جوانِ کے قلب میں پہونچا جس کا تحمل نہوا حضرت القائے نسبت میں شان عظیم رکھتے تھے۔

Marfat.com

ایک دفعہ حلقہ احباب میں لوگوں کا اضطراب و وجدہ دیکھکر ایک عورت نے اعتراض کردیا آپ نے فرمایا ارے تو کیا جانے اگر تجھ پر یہ بوجھ آپڑے یہ کہتے ہی اسیوقت چیخنے چلانے لگی کہ میرے کندھوں پر پہاڑ آپڑا بوجھ مری جاتی ہوں کمر پھٹی جاتی ہے خدا کے لئے طالب رحم ہوئی توبہ کی حکیم الہیٰ بخش صاحب جھالاواڑی بیان کرتے تھے کہ جب ہم حاضر ہوتے مصافحہ کرتے ہی نسبت پکڑ لیتی تھی بعض لوگ ہاتھ چھوڑتے ہی بلکہ حضرت کو دیکھتے ہی بے ہوش ہوکر گر پڑتے تھے اور زمین پر تڑپا کرتے تھے زیارت ہی سے اس قدر نسبت پہنچتی تھی غرضکہ کسی کو تڑپا دیا تو کسی کو نسبت سکینہ پہنچا کرا سکے بیقرار دل کو قرار دل عطا فرمادیا صوبیدار صاحب کوہ والے حضرت کے بیحد ارادتمندوں میں سے تھے ان کا جوان العمر لڑکا فوت ہوگیا ان کا ضعیفی کا عالم اور یہ ہی ایک لڑکا تھا چنانچہ حضرت برائے عیادت ان کے گاؤں تشریف لے گئے مرحوم کی والدہ کی سخت حالت خراب رہتی تھی راتوں جاگتے ہوئے ہوگئی فرط الم سے کپڑے پھاڑ دیئے اضطراب بیقرار کے اندر مرحوم کی یالو میں اوپر نیچے بھاگی نانوں پھرتی تھی کھانا ایک دانہ بھی نہیں چکھا اب حضرت تشریف لے گئے تو ذکر الہیٰ سنایا پھر فرمایا کہ شام کو مستورات میں حلقہ ہوگا اور اسوقت حضرت نے انکو توجہ دی اور القائے نسبت سکینہ فرما کرا قرار بخشا ان کے گھر والے کہتے تھے کہ آج روزِ انتقال سے ہفتوں کے بعد مرحوم کی والدہ سوئی ہیں۔ حضرت صاحب بڑے قوی النسبت تھے ایک نقش الم کی کیا حقیقت حضرت کے توجہ صفحات دل سے نقوش ماسوی کو مٹاتی تھی جذب پیدا ہوتا تھا حکیم الہیٰ بخش صاحب کے قلب سے ذکر اس شدت کا جاری ہوتا تھا جب حضرت نے بیعت فرمایا تو شروع میں دور دور آواز جاتی تھی۔ حاجی بشیر احمد صاحب تو توجہ عالیہ سے جذب مجسم نظر آتے تھے مولوی اخلاق صاحب کا بیان ہے کہ حضرت نے ان کو توجہ دی یہ معلوم ہوتا تھا رو و پشت یکساں ہوگیا گویا سراپا پیکر نور بنا دیا بعد میں فرمایا کہ ہم نے تم کو ھئیت وحدانی کی دی ہے کسی کو فرمایا ہم نے تم کو خلت کی نسبت پہونچائی ایک مقام سے دوسرے مقام پر بزور توجہ منتقل فرمادیا کرتے تھے بعض دفعہ فرماتے تھے کہ بعض لوگ ماتحت کی منزل کی لذت سے

Marfat.com

ایسے خوگر ہو جاتے تھے کہ منزل اعلیٰ پر پہونچاتے ہیں مگر اس لذت کے باعث پھر نیچے آ جاتے ہیں۔ مولوی اخلاق احمد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جھالا واڑ سے الور تشریف لا رہے تھے اا بجے سب سٹیشن سری چھتر پور پہونچے گاڑی آنے میں بہت وقفہ تھا ویٹنگ روم میں آرام فرمایا اور یہ ناچیز دروازہ پر بیٹھا رہا پچھلی رات کو حضرت حسب معمول نماز تہجد کو اٹھے وضو کے واسطے باہر تشریف لائے نماز ادا فرمائی پھر صوفی جی کے ذریعہ مجھ کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کیا چاہتے ہو میں نے عرض کیا جس قدر استعداد ہے پر کر دیا جائے فرمایا آؤ توجہ باطنی سے مستفیض فرمایا یہاں تک کہ توجہ شریف کا متحمل نہ ہوا حضرت نے ہاتھ چھوڑ دیا۔ قاضی عبدالمجید صاحب کسی بزرگ سے سلسلہ میں مجاز تھے جھالا واڑ میں مشہور تھے جہاں کہیں کوئی بزرگ آئے اور اپنے زور باطنی سے ان کی نسبت سلب کر لیتے تھے حضرت پر بھی حسب عادت تصرف کیا عاجز ہوئے بلکہ جب نقصان ان توجہات سے انکو برعکس پہونچا تو حضرت کے زور اور قوت باطنی سے متاثر ہو کر طالب توجہ ہوئے دوسرے روز کہتے ہوئے آئے کہ آج تو حضرت نے ڈاک گاڑی میں بٹھا دیا حضرت کی توجہ سے اس درجہ ترقی محسوس کی۔ مولوی خلیل الدین صاحب بھی کسی بزرگ سے سلسلہ مجاز تھے حضرت نے فرمایا کہ ابھی آپ کا سلوک ناتمام ہے چنانچہ حضرت سے طالب ترقیات ہوئے حلقہ میں شرکت کرتے تھے اور فیوضات جدیدہ پاتے تھے وہ اعلیٰ نسبت تھی کہ علما اور مشائخ تک باوجود دوسرے سلاسل میں مجاز ہونیکے حضرت سے مستفیض ہوتے تھے۔ مولوی اخلاق صاحب کا بیان ہے کہ جھالا واڑ میں مسماۃ مریم پر بعد بیعت اس قدر تجلیات کا ظہور ہوا کہ وہ کہتی تھی کہ مجھ پر بجلیاں گر رہی تھیں اس حال میں بعد ایک سال اس کا انتقال ہوا۔ شروع کے حلقہ میں آہ و نعرہ وجد تواجد زیادہ تھا لیکن آخر میں اس قدر نسبت میں لطافت آ گئی تھی کہ حاضرین میں کسی کو نعرہ کی آواز بھی بلند ہو جاتی تو ناگوار ہوتا تھا کامل سکوت حلقہ ہوتا تھا بہر حال حضرت کی توجہ سے حسب استعداد سب کو توجہ الی اللہ نصیب ہو جاتی تھی تصرف قوی تھا کیوں نہ ہو اعلیٰ حضرت دہلوی رحمتہ اللہ علیہ یعنی حضرت کے پیر و مرشد حضرت کے تصرف قویہ کا اظہار فرما

Marfat.com

رہیں ہیں اب تصرفات کے سلسلہ میں کرامات بھی لکھی جاتی ہیں۔

حضرت کی کرامات

صد ہا بندگان خدا کو حضرت کی ہمت اور توجہ سے نفع پہونچا ہمت اور توجہ سے بہت سے معاملات تو لوگوں کے پیش کرتے ہی حل ہو جاتے تھے۔ ہر ایک کو اذعان کامل تھا کہ حضرت کی توجہ کو حق تعالیٰ خالی نہیں جانے دیتا ہے اس کے پیارے مقبول بندے ہیں انکو قوت تصرفات اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے نفع کے لئے عطا فرمائی ہیں۔ حضرت کے فرمانے سے ٹوٹی ہوئی ہمتیں بندھ جاتی تھیں حضرت کی ہمت اور توجہ سے اضطراب دور ہو جاتے تھے۔

کرامت نمبر ۱

حضرت جب نانگل میں تشریف لائے (ایک موضع ہے الور کے قریب) تو زائرین کا اس قدر ہجوم ہو گیا کہ گاؤں کے گاؤں حضرت کے دیدار کے لئے اٹھے چلے آئے۔ موجودہ کھانا ناکافی ہوا تو مضطر ہو کر اہل قریہ نے حضرت سے عرض کیا حضرت نے فرمایا مت گھبراؤ اور اپنا رومال عطا فرمایا کہ جاؤ اسکو اوپر ڈال دو اور ایک طرف سے کھانا نکال نکال کر دیتے رہو انشاء اللہ برکت ہوگی چنانچہ کھانا تمام زائرین کو کافی ہو گیا پھر دیکھا تو اتنا کا اتنا ہی رہا۔

کرامت نمبر ۲

میر احسان علی صاحب مرحوم کی ڈاڑھ میں درد ہوا تڑپ رہے تھے حضرت مراقب ہوئے توجہ سے سلب مرض فرمایا اسی وقت درد جاتا رہا معلوم ہوا کہ کسی نے درد کو پکڑ کر کھینچ لیا اسی طرح سلب امراض کے اور بھی واقعات ہیں حضرت فرماتے تھے کہ شروع میں ہم نے اپنے باطنی تصرف کی آزمائش کی ماموں صاحب کے آنکھ کا درد سلب کیا وہ تو اچھے ہو گئے مگر ہماری آنکھ میں درد منتقل ہو گیا اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اس زمانہ میں الور تشریف فرما تھے فوراً حاضر ہو کر عرض کیا فرمایا کچے ہو نا حضرت فرماتے تھے کہ اس جملہ کی حلاوت آج

Marfat.com

تک قلب میں ہے ایسے لطف کے ساتھ فرمایا پھر اعلیٰ حضرت نے طریقہ سلب تعلیم فرمایا۔ سچ فرمایا بغیر کاملین کمال حاصل نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت نے ایک دفعہ بہت سے اسرار غامضہ بیان فرمائے تھے۔

کرامت نمبر ۳

ایک روز احقر کا وعظ بازار لعل دروازہ میں تھا تمام آسمان پر ابر غلیظ محیط تھا کالی کالی گھٹاؤں کے پہاڑ اٹے چلے آرہے تھے۔ احقر نے عرض کیا کہ حضرت اگر بارش ہوگئی تو آرائش خراب ہو جائے گی بہت کچھ لوگوں نے اہتمام کیا ہے حضرت نے اطمینان دلایا کہ انشاء اللہ بعد وعظ بارش ہوگی چنانچہ وعظ ختم ہو گیا اب سامعین اپنے اپنے مکان پہنچ گئے تو بارش ہوئی اور وہ موسلا دھار مینہ پڑا کہ ندی نالے بہہ گئے جس معاملہ میں حضرت ہمت فرمادیا کرتے تھے اطمینان ہو جایا کرتا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا وہ ویسا ہی ہوتا تھا۔

کرامت نمبر ۴

راؤ یوسف علیٰ خاں صاحب کا بیان ہے کہ ایک ضعیفہ عورت کا لڑکا قید ہو گیا حضرت کے پاس فریاد لے کر آئی اور عرض کیا کہ میری گزر اوقات کا مدار اسی پر تھا حضرت نے اس کو کچھ دے کر روانہ کرنا چاہا اور اس نے کہا کہ میں تو ہرگز چوکھٹ سے سر نہ ہٹاؤنگی لڑکا چاہتی ہوں مجبوراً حضرت نے تعویذ دیا اور فرمایا کہ لڑکے کے پاس پہونچاؤ اور کہو کہ لڑکا اس پر سے ہٹے نہیں جب تک چھوٹ نہ جاوے شام ہی کو اچانک رئیس نے جیل کا معائنہ کیا۔ سب کے لئے حکم دیا کہ چھوڑ دو جب یہ چھوٹ گیا بعد میں خیال آیا پھر تو باقیوں کو روک لیا گیا یہ چھوٹ ہی گئے مقصد پورا ہو گیا۔

کرامت نمبر ۵

خان محمد سوالے پاٹن والے کا بیان ہے کہ مجھ پر حالت طاری ہوتی تھی میں بیعت ہو گیا تھا تو گاؤں والے مذاق کرتے تھے آخر ایک شخص کے لئے بستی والوں نے کہا

Marfat.com

کہ اگر اسکی حالت ایسی ہو جائے تو بے شک ہمارا اعتقاد درست ہو جاوے گا۔ یہ بہت ہی سخت طبیعت کا انسان تھا اور بزرگوں کا غیر معتقد چنانچہ ہم دونوں الور پہونچے حضرت مسجد سے تشریف لا رہے تھے اس کو ایک نگاہ دیکھا تڑپ کر بے ہوش ہو کر زمین پر گرا بعد میں دست بوس بھی ہو گیا اور وہ ہاتھ بھی نہ ہلانے پایا قریب آتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ حمد الٰہی بجالایا کہ حضرت پر خوب معاملہ روشن ہوا خوب توجہ ڈالی پھر اوسکی یہ حالت تھی کی بیعت ہوا اور گاؤں تک مجھے لیجانا مشکل ہو گیا تڑپ تڑپ کر ہاتھوں سے نکلا جاتا تھا ہی طرح اچھلتا کودتا گوؤں پہنچا وہاں پہنچ کر اس نے خوب شور برپا کیا پھر تمام بستی معتقد ہو گئی۔

کرامت نمبر ۶

مولوی اخلاق احمد صاحب کا بیان ہے کہ جھالا واڑ سے عرس شریف پر احباب الور آئے میں بھی انہی احباب میں تھا باہمی مشورہ ہوا کہ الور سے فارغ ہو کر دہلی حاضری دینگے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر چنانچہ فارغ ہو کر سب نے ارادہ دہلی کا کیا رفقاء نے مجھ سے کہا کہ چلئے میں نے کہا کہ چلئے میں نے کہا کہ حل طلب معاملہ پیش آ گیا جب تک حضرت نے عرض کر کے ان کو حل نہ کرلوں میں تو نہیں چلوں گا؟ ابھی عرض کرنے کی نوبت نہ آئی نماز مغرب کا وقت آ گیا نماز میں حضرت نے جو قرآت فرمائی آدھا معاملہ تو ان آیات میں حل فرما دیا۔ پھر دوسرے روز بعد نماز جمعہ وعظ فرما کر رہے رہائے تمام عقیدہ حل فرما دیئے میں نے قاضی علی اکبر صاحب سے کہا کہ اب چلو عقدہ حل ہو گیا قاضی صاحب نے کہا کہ آپ ہی کے کیا عقیدہ حل ہوئے سب احباب کے معاملات بغیر عرض کئے حل فرما دیئے۔

کرامت نمبر ۷

کپتان یٰسین خانصاحب کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت کی دعوت ہے میں بھی حضرت کے ہمراہ ہوں کھانا جب رکھا گیا تو خیال ہوا کہ حضرت کے سامنے پلیٹ میں سالن اچھا ہے فوراً اخیال گزرتے ہی حضرت نے اپنے آگے کی پلیٹ

Marfat.com

میرے آگے رکھ دی اور میری پلیٹ حضرت نے اپنے سامنے رکھی آنکھ کھل گئی عصر کے بعد حسب معمول حاضر ہوتا ہوں تو دور ہی سے تبسم فرمایا قریب آیا تو فرمایا کپتان صاحب نے خواب میں بھی آپ کی بدگمانی زائل نہیں ہوتی حالانکہ خواب میں نے عرض بھی نہیں کیا گیا تھا بغیر بیان کئے فرمایا۔

کرامت نمبر ۸

ایک خادم نے گھوڑا خریدا ملاحظہ کے لئے لایا کہ حضرت کی نظر پڑ جائے وقت خوش تھا ایسی نظر ڈالی کہ نیم کا چکر کاٹنے لگا اچھلتا کودتا سر دھننے لگا فرمایا تم نظر کے لئے لائے تھے نظر ڈالدی پھر فرمایا کہ

''دیوانہ شود ہر کہ بہ بیند رُخِ ما۔''

ترجمہ: جو ہمارا چہرہ دیکھ لے وہ مستی میں دیوانہ ہو جاتا ہے۔

کرامت نمبر ۹

حضرت کو واپسی سرہند شریف پر احباب نے سہارنپور اتار لیا ایک مارہ مسمریزم کو حضرت سے محبت وعقیدت ہوگئی جب حضرت واپس ہونے لگے اور ریل کا وقت قریب آ گیا انہوں نے مزید قیام کے لئے عرض کیا کہیں گاڑی ٹوٹ رہی ہے کہیں گھوڑا چلتے چلتے رُک رہا ہے حضرت کو جب علم ہوا تو فرمایا کہ حضرت نے قبول نہ فرمایا تو انہوں نے اپنی طاقت کا کرشمہ دکھلایا۔ فقیر انشاء اللہ آج ہی جائیگا۔ اور ضرور جائیگا اب کوئی رکاوٹ اور دور سدراہ نہیں ہوسکتا۔ ہر چند لوگوں نے عرض کیا کہ ریل کا وقت نہیں رہا واپس تشریف لے چلئے لیکن حضرت نے حکم دیا کہ چلو چنانچہ وہ تیز سواری چلی کہ پھر کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوئی ریل ملی اور اُسی ریل میں سوار ہو کر روانہ ہوئے تب وہ حضرت کی قوت اور تصرف کا معتقد ہوا اور اس نے کہا کہ یہ قوت ہی کچھ اور ہے۔

کرامت نمبر ۱۰

ایک روز ایک شخص حاضر ہوئے حضرت نے دریافت کیا کہ کیا ہوا لڑکا یا لڑکی نے

اس نے کہا لڑکا تصدیقی لہجہ میں فرمایا کہ ہاں پھر حضرت مولنا مولوی عبدالمجید صاحب مدظلہ سے مخاطب ہوکر فرمایا (جو اس وقت تشریف فرماتھے) کہ تعویذ لکھتے وقت لڑکا ہی قلم سے نکلا دیکھتا تھا کہ حق تعالیٰ نے کیا ظہور فرمایا الحمدللہ لڑکا ہی عطا فرمایا۔

کرامت نمبر ۱۱

حاجی محمد یوسف صاحب نومسلم کا بیان ہے کہ ہم اسلام لانے کے بعد افشائے اسلام سے پہلے مع اپنے دیگر رفقا خفیہ نماز حضرت کے پیچھے پڑھا کرتے تھے ایک روز مخبر نے ہمارے والی کو خبر کردی جو پجاری تھے والد نے سن کر کہا تو نے بھنگ پی لی ہے یا شراب پی کر آیا ہے تیری عقل جاتی رہی ہے۔ مخبر نے کہا کہ آپ سچ بات کو جھوٹ مت سمجھ کر مجھ دیوانہ اور شرابی خیال کر رہے ہیں آج شام کو دکھائے دیتا ہوں جب تو مجھے آپ یقین ہو جاویگا۔ وہ چلا گیا بعد میں منشی گوپال کرشن نے پوچھا کہ آپ نے اس میں کیا سوچا ہے۔ اگر جھوٹ نکلے تو مخبر کو ضرور قرار واقعی سزا دی جائے یہاں تک گفتگو ہوئی تھی کہ گھنٹے نے آٹھ بجائے مخبر صاحب ہانپتے ہوئے آئے اور کہا جلد چلو مولانا صاحب کے مکان پر وہ سب موجود ہیں عنقریب نماز کے واسطے کھڑے ہوں گے۔ آپ صاحبان اچھے طرح دیکھ کر میری حق گوئی کے داد دینگے فوراً اسب روانہ ہوئے پہونچ کر غور سے ایک ایک کو سب نے دیکھا تو کسی کو بھی ایک لڑکا ہندو نظر نہ آیا البتہ مولوی فریدالدین کو سب نے پہچانا کہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور بہت سے مسلمان شریک ہیں والد نے مخبر سے عتاب آمیز لہجہ میں چپکے سے کان میں کہا وہ لڑکے کہاں ہیں کیا میں اندھا ہو گیا ہوں کیا تجکو نظر آتا ہے مخبر نے کہا جی نہیں یہ واقعہ ہے کہ اسوقت مجمع میں وہ ہی ہے مگر ان میں کوئی لڑکا مجھے بھی نظر نہیں آتا منشی گوپال کرشن نےپجاری سے کہا چلو سب باہر آئے پجاری نے کہا کیوں صاحب آپ نے ان میں سے کسی کو پہچانا جی ہاں سب قدیمی مسلمان ہیں اچھا تو مخبر صاحب کو سزا ملنی چاہیے کانپتے ہوئے میں جناب سے معافی چاہتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہاں روزانہ نماز پڑھتا ہوا دیکھتا تھا اور اب یہی آپ کے جانے سے پہلے دیکھ کر گیا ہوں مگر مجھے تعجب

Marfat.com

ہے کہ مجمع اتنا ہی ہے اور ان میں ایک بھی نظر نہ آیا پجاری جی نے کہا کمبخت تجھے ہمارے صدمہ کا احساس نہیں پھر اس کی گوشمالی کی اس قسم کے صدہا تصرفات حضرت کے دیکھے جاتے تھے اور ہمارے تمام نو مسلمین کے ایمان تازہ ہوتے تھے۔ فجر جب گھر پہنچا بیوی کو حالات کا علم ہوا بیوی نے کہا تم ایسے معاملات میں کیوں پڑتے ہو یہ مولوی صاحب زبردست جادوگر ہیں تمہار بڑا لڑکا کشوری بھی گرویدہ ہوگیا اور کہتا ہے کہ انکی شفقت ماں باپ سے زیادہ دیکھتا ہوں ان کے تو عجیب واقعات ہیں۔

کرامت نمبر ۱۲

ایک روز کسوری گیا میں نے جھروکہ سے دیکھا تو مولوی صاحب کے مکان پر بہت سے ہندو مرد و عورت کو جمع پایا ایک آسیب زدہ لڑکی سب نے رسیوں میں باندھ رکھا ہے مولوی صاحب جب باہر آئے لڑکی دیکھتے ہی ایک دم ہوش میں آ گئی۔ ماں نے کہا تم مجھے یہاں کیسے لائیں ماں نے کہا تیری ایسی خالت خراب تھی تو کہتی نہیں فلاں جن ہوں اس میں سے آواز آئی کہ یہ سچ ہے مگر مجھے خبر نہ تھی کہ یہاں لاؤ گے میں ان کی نظر سے جلا بھنا جاتا ہوں اب آئندہ کبھی نہیں آؤ گا۔ لڑکی اچھی ہوگئی۔ بس ان سے بیر مت باندھو۔

کرامت نمبر ۱۳

ایک مکان میں پتھر آتے ہیں۔ حضرت سے آنکر عرض کیا گیا فرمایا جاکر کہدو کہ تم باز نہ آئے تو ہم وہاں جا کر کہہ دینگے اور اپنی طرف اشارہ فرمایا چنانچہ بڑے بڑے پتھر آرہے تھے ایک صاحب نے جاکر کہا دوسرے روز ہی پتھر موقوف ہو گئے۔

کرامت نمبر ۱۴

ڈاکٹر عبدالحبیب صاحب مرحوم کا بیان تھا کہ لکھنو میں ہم کو مکان نہیں ملا تو ایک آسیب زدہ برسوں کا بند مکان کرایہ پر لے لیا وہاں ہم کو رہنا مشکل ہوگیا طرح طرح کی مہیب شکلیں نظر آتی تو حضرت کو اطلاع دی حضرت نے کچھ لکھ کر بیجا کہ اس کو جلاؤ اس کے

Marfat.com

روشن کرتے ہی اس قدر شور ہوا کہ تمام محلّہ نے شور سنا کہ ہم جلے بھنے اس کے بعد سے یہ مکان ان سے خالی ہوا اور ہم باطمینان رہے۔

کرامت نمبر ۱۵

مکان شریف کی تعمیر کے دوران میں باہر سڑک کی طرف عمارت پر کمیٹی کی طرف سے اعتراض تھا قاضی عبدالرحیم صاحب مرحوم نے اس قسم کی بہت مثالیں دے کر جواب دیئے اور آخر اعتراض دور کیا۔ مولوی یٰسین احمد صاحب وکیل مرحوم کا بیان تھا میں حاضر ہو کر تمام واقعہ اور قاضی صاحب مرحوم کی سرگرم گفتگو کو عرض حضرت کی طبیعت بیحد خوش ہوئی فرمایا کہ قاضی جی کے لیے دعا کرو تمام حاضرین کے ساتھ حضرت بدست بدعا ہوئے دوسرے روز ہی ترقی ہوگئی اسٹیٹ انجینئر ہو گئے جس مقام پر ایک ہندوستانی کا پہنچنا پہلے مشکل تھا۔

کرامت نمبر ۱۶

حاجی یوسف صاحب نومسلم کا بیان ہے کہ حضرت کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جذبات اسلامی نے مجبور کر دیا کہ مکہ مکرمہ حاضری ہو اسی میں متفکر رہتا ایک روز اس خیال نے اتنا طویل پکڑا کہ رات کے تین بج گئے یکا یک چونکا اور حضرت کے مکان کو روانہ ہوا راستہ سنسان تھا سوچا دروازہ کس طرح کھلوایا جاوے قربان روشن ضمیری کے کہ اتنے ہی میں دروازہ کھلا دروازہ کھولنے حضرت ہی تھے دریافت فرمایا کہ خلاف عادت اسوقت شب کو تین بجے کیسے آئے عرض کیا اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مجھ کو جانے کی اجازت دی جائے فرمایا کہاں جانے کا قصد ہے عرض کیا مکہ معظمہ فرمایا جس طرح تمہارے برادر نومسلم حبیب حسین گئے تم بھی روانہ ہو جانا کوئی نہ کوئی حج کو جاویگا ان کے ہمراہ آسانی رہے گی ان کے ہمراہ چلے جانا عرض کیا حضرت زیادہ سے زیادہ موت ہے راستہ میں آ گئی تو فہو المراد فرمایا اچھا وضو ہے تہجد پڑھ لو میں نے حضرت نے تہجد پڑھی دعا مانگ کر فرمایا اچھا

Marfat.com

کل جواب دینگے نماز فجر ہمارے ساتھ ادا کرنا دوسرے روز حاضر ہوا دیکھتے ہی فرمایا حق تعالیٰ نے تم کو مکہ مکرمہ پہونچادیا ہمارے طرف سے بھی اجازت ہے نماز فجر پڑھی پھر مراقبہ ہوا بعد مراقبہ فرمایا کس وقت تمہاری روانگی ہوگی۔عرض کیا آج شام انشاءاللہ مع اہلیہ روانہ ہو جاؤنگا۔فرمایا حق تعالیٰ نے تم کو مقاصد میں کامیاب فرمائے پھر حضرت نے اپنا عمامہ عطا فرمایا اور فرمایا اگر کوئی مشکل پیش آئے جس میں تم گھبرا جاؤ تو اسکو ہاتھ میں لے کر آسانی کے لئے دعا کرنا کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ رحم فرمادے چنانچہ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ سفر میں بہت کچھ برکتیں اس عمل کی محسوس ہوئیں جب کوئی مشکل آئی دعا کی اس کے توسل سے فوراً مشکل آسان ہوتی چلی گئیں۔حاجی موصوف نے ایک ناولانہ شکل میں لکھی ہے جس میں اپنے اور کچھ دیگر بھائیوں کے اسلام لانے کے واقعات سفر حج کے حالات اور حضرت کے تصرفات لکھے ہیں قادر مطلق نے جوان کو ایمانوں کو قوی فرمایا ہے حضرت کے وہ تصرفات ہر نومسلم کے ساتھ علیحدہ ہیں۔

نومسلمین کا حال

اس میں شک نہیں کہ حضرت کا اسلامی فیض جس کثرت سے لوگوں کو پہونچا پوشیدہ نہیں الور اور بیرون الور ان کے ظاہر ہے توجہ عالیہ سے وہ سچے جذبات اسلامی قلب میں پہونچے کہ جس کا نمونہ حاجی صاحب کی تحریر سے آپ کے مطالعہ میں کچھ آیا یہ ہی نہیں بہت سے اسلام لاکر واصل بخدا ہوئے کتنے ہی تو الور میں افشائے اسلام کے بعد بھی رہے ریاست پینشن بھی ہوئی ملازم بھی رہے کتنے ہی ہجرت کر کے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ جائیدادیں چھوڑ چھوڑ جوار الٰہی اور جوار رسول میں جا بسے بفضلہ انکی اولادیں اب تک وہاں موجود ہیں عربی میں کلام کرتے ہیں اور کتنے ہی بسلسلہ کاروبار دیگر مقامات پر چلے گئے لاہور حیدرآباد لندن تک میں کارخانہ جاری رہے یہ سب لوگ خوش حال صاحب جائیداد و دولتمند تعلیم یافتہ تھے بعض ان میں سے بی۔اے ایم اے تک کی قابلیت کے موجود تھے یہ ننگے بھوکے نہ تھے کسی پر ان کا جبر وزور نہ تھا کوئی طمع ان کو دامن گیر نہ تھی محض حضرت کے فیض روحانی تھا ایک

Marfat.com

ایک میں اسلامی روح پیدا کر دی قرن اول کے جذبات کے نمونہ آنکھوں کے آگے آگے صحیح معنی میں حضرت نائب رسول تھے۔ نیابت رسول میں ہدایت کی تاثیر کو قلوب میں دکھلایا اور فیضان محمدی پہونچا کر مردہ دلوں کو زندہ کر دیا ان میں سے ہر ایک کے متعلق حضرت کے تصرفات کرامات قلم بند ہوں تو ایک مبسوط ایمان پرور ضخیم کتاب تیار ہو حاجی صاحب لکھتے ہیں کہ چالیس کی تعداد تو مجھ پر ہی پوری ہو چکی تھی ہمیشہ نواب فیض احمد خاں صاحب مرحوم رئیس اعظم دہلی کہا کرتے تھے کہ میں آج تک ایسے اسلام لانے والے نہیں دیکھے۔ جیسا کہ حضرت مولانا صاحب کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہونے والوں کو دیکھا جو ممتاز ہیں دین و دنیا اور اعلیٰ حیثیت اور شان سے موصوف حضرت کا طریقہ یہ نہ تھا کہ کسی مذہب کو برا نہ کہیں آپ نے کوئی کلمہ ایسا نہیں فرمایا کہ کسی اہل مذہب کی دل آزاری ہو ہاں اسلام کا رخ زیبا اور اس کا اصلی نقشہ پیش کر دیا کرتے تھے اس کا حسن دل کش خود جذب قلوب کا باعث ہوتا تھا اور ممکن نہیں کہ اسلام کے اصلی خدوخال ظاہر ہوں اور دل نہ کھچے بہر حال ایک جماعت کثیرہ نے حضرت کے دست حق پرست پر قبول حق کر کے اپنی حق پسندی اور تعصب اور عناد سے برتری اور فطرت صحیحہ کی سلامتی اور حضرت کی خوبی تعلیم اور روحانی اور اسلامی فیوضات و برکات کا ایک علیحدہ اور مستقل باب ہے ہندو صاحبان ان واقعات سے متاثر ہو کر کہتے تھے کہ انکی نظر میں جادو ہے چنانچہ دور ہی سلام کر کے نکل جاتے تھے۔ نظر چار نہیں کرتے تھے سمجھدار تھے سمجھتے تھے کہ کامل ہیں اور یہ ان کی نظر میں جادو ہے تو اللہ ہی کی محبت کا تو جادو ہے مالک کی محبت تو ہر حال میں بہتر ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت ہوئی تو اسکے پیارے محبوب رسول ﷺ کی محبت سے کب سینہ خالی ہو سکتا ہے کہ محبوب کو محبوب محبوب ہوتا ہے حضرت نے توحید ورسالت کی بحث کو رسالہ توضیح العقائد میں خوب تحریر فرمایا ہے۔

حضرت کی تالیفات وتصنیفات

رسالہ رکن دین: سب سے اول حضرت نے یہ کتاب تحریر فرمائی طہارت وضو غسل وظائف دعاؤں پر مشتمل رسالہ ہے بہت مقبول رسالہ ہے سوال جواب کے طرز پر ہے بچوں

Marfat.com

عورتوں اور معمولی قابلیت والوں کو عالم بنانے والا آخر میں معتبر کتابوں کے حوالہ درج ہیں آسانی سے مسائل بغیر دقت مرد اور عورتوں کو معلوم ہو جاتے ہیں ہر گھر میں رکھنے کے قابل کتاب ہے سب سے اول ہندوستان میں اس مقبول طرز سوال و جواب میں حضرت ہی کا یہ رسالہ مشہور ہوا ہے۔

توضیح العقائد: یہ رسالہ عقاید میں ہی امنت با اللہ و ملائکۃ و کتبہ و رسلہ کی پوری شرح ہے۔

مولود محمود: یہ میلاد النبی ﷺ میں مدلل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

رسالہ طاعون: اس میں طاعون میں محفوظیت کے لئے دعا و دوا دونوں ہیں۔

اربعین: اس میں چالیس حدیثیں جمع فرمائی ہیں۔

روح الصلوۃ: یہ رسالہ نماز میں حضوری سکھلانے والا ہے۔ تاکہ نماز میں دل اِدھر اُدھر نہ بھاگے قیام رکوع سجود قعود ہر رکن میں حضوری کے علیحدہ علیحدہ طریقہ تعلیم فرمائے ہیں بیحد مفید رسالہ ہے۔

جس نے حضرت کی صحبت نہ پائی ہو وہ ضرور حضرت کی تصانیف کا مطالہ کرے اسکے علاوہ لطف کلام سے محظوظ ہونے کے لئے حضرت کے کچھ ملفوظات بھی درج کرتا ہوں جو حضرت اپنی نشست میں قواعد شریعت و طریقت و حقیقت بیان فرمایا کرتے تھے یا کسی آیہ کریمہ یا حدیث شریف کے اسرار و نکات ظاہر فرماتے تھے اور ان میں سے مشتے نمونہ از خروارے نقل کرتا ہوں احقر نے چندروز تک ایسا التزام کرلیا تھا کہ ان وریائے مضامین کو درج تحریر میں جمع کرلیا کرتا تھا وہ رکھے مل گئے تمام باتیں نہ جمع کرسکا کہاں تک جمع کرسکتا تھا۔ ہر وقت علم و عرفان کی بارش ہوتی رہتی تھی جو کچھ ہے پیش کرتا ہوں تاکہ ارباب اور ارباب ذوق مستفیض ہوں۔

Marfat.com

حضرت کے ملفوظات عالیہ

ملفوظ نمبرا:

حضرت نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی ما اصابك من حسنة فمن الله و ما اصابك من سيئة فمن نفسك یعنی اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہونچے وال اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے تیری اپنی طرف سے ہے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حسنته کو اپنی طرف نسبت دی اور فرمایا فمن الله اور برائی کو تمہاری جانب اور کہا فمن نفسك اس میں کیا نکتہ ہے پھر خود ہی فرمایا اسلئے کہ تم فانی ہو غلطیوں برائیوں کو تمہارے نفس فانی کی طرف نسبت دی تا کہ یہ بھی فانی ہو جاویں اور بھلائی کو حق تعالیٰ نے اپنی جانب اسلئے کہ وہ باقی ہے پس اس کے ذات باقی کی طرف منسوب ہونے والی چیزیں بھی باقی رہ جاویں یعنی حسنات اور بھلائیاں ورنہ قل کل من عنداللہ سب اللہ ہی کی طرف ہے اسکے علاوہ طریقہ ادب کی بھی تعلیم ہے کہ برائیوں کو اپنی جانب منسوب کر کے اپنے نفس کی شامت سے بتلاؤ اور بھلائیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت دیکر بیان کرو کہ سب خوبیاں اسی کی طرف ہیں، شیطان نے اپنے جانب نسبت نہ دی بلکہ بما اغویتی کہ کر حقیت میں دم مارنے لگا جہاں کل لسانہ ہے وہاں طال لسانہ کر کے اپنی اس بے ادبی سے راندہ درگاہ ہو گیا بھر برائی کی نسبت حق تعالیٰ کی طرف کی تو اسکی برائی قایم ہو گئی اور آدم علیہ السلام نے غلطی اور خطا کو اپنے طرف نسبت دی تو وہ محو ہو گئی حتیٰ کہ کوئی آپکو عاصی بھی کہے تو کافر۔

"احقر محمد محمود عرض کرتا ہے کہ وہ لوگ دیکھیں جو گناہ کر کے اپنے اوپر الزام نہیں آنے دیتے، کہتے ہیں کہ سب اسی کی طرف سے ہے چونکہ اسی کی طرف نسبت دیتے ہیں تو ایسے لوگ جررت گستاخی بے ادبی کے باعث گناہ پر قائم رہتے ہیں توبہ کی بہت کم توفیق ہوتی ہے۔"

Marfat.com

ملفوظ نمبر ۲

پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ آدمی ہو حضرت آدم علیہ السلام کی طرف نسبت رکھتے ہو۔ پس آدم صفت ہو کر رہو آدمؑ سے جب بہ تقاضائے بشریت لغزش اور خطا ظہور میں آئی تو روتے ہوئے نادم ہو کر بارگاہ رب العزت میں عرض کرنے لگے **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین** رحمت الٰہی کا نزول ہوا مرحوم ہو گئے شیطان نے سرکشی کی لعنت کا طوق اسکے گلے میں پڑ گیا مرجوم ہو گیا صرف ایک نقطہ کا فرق ہے آپ مرحوم ہوئے یہ لعین مرجوم پس جب کوی غلطی قصور ہو۔ نادم ہو نہ کہ سرکشی کیجاوے کہ یہ شیوہ شیطانی ہے اس سے عذر لازم ہے آدمیت یہ ہے کہ ندامت اور انفعال ہو یہ ہی تو ہے اگر آدمی میں آدمیت نہیں تو کیا آدمی ہے۔

آدمی را آدمیت لازم است
گرنہ داری بوئے صندل ھیزم است

ترجمہ: بندے کے لیے مرادنگی لازم ہے اگر تو صندل کی خوشبو نہیں رکھتا تو لکڑیوں کا گٹھا ہے۔

ملفوظ نمبر ۳

فرمایا جو بلا حق تعالیٰ کی جانب رجوعیت پیدا کرائے وہ بلا نہیں کمند حق ہے پھر فرمایا کہ یہ مواقع اسی لئے آتے ہیں کہ مقامات حاصل ہوں اگر بلائیں نہ آئیں تو صبر جیسی فضیلت کا وصف کیے حاصل ہو پھر فرمایا ہمیشہ ہم تو بلاؤں میں رہے بیگانوں کی کیا شکایت اپنوں ہی سے تکالیف پہونچی ایک وہ وقت تھا کہ ہم کو مراقبہ اور حلقہ کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی پھر حق تعالیٰ نے فضل کیا تو اب لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے مکان پر قدم ڈالیں برکت ہو گی ہم دیکھتے ہیں کہ ہم تو وہ ہی ہیں برکت جس کی حاصل کیجارہی ہے وہ فضل ربی ہے فرمایا اعلیٰ حضرت کے روبرو بسلسلہ نومسلمین ہمارے ہی پیر بھائیوں نے شکایت کی کہ حضرت یہ مسلمان کرتے ہیں حضرت نے ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ کرتے ہیں ہم کرتے ہیں

آئے کوئی ہمارے مقابلہ میں ایک دفعہ فرمایاان پر فضل خدا ہے لڑو فضل الٰہی سے فرمایا کہ ہم حضرت قبلہ کیخدمت میں۔ پنکھا جھلا کرتے اس خدمت کے صلہ میں آج تک حق تعالیٰ نے ہم کو بے پنکھا نہیں رکھا اپنی مخلوق سے خوب پنکھا جھلواتا ہے۔ احقر عرض کرتا ہے سچ ہے ''ہر کہ خدمت کرداو مخدوم شد'' یہ خدمت ان حضرات کی خالی نہیں جاتی ''خدمت ترا بہ کنگرہ یا کشد۔''

ملفوظ نمبر ۴

حضرت کے سامنے ایک کتاب حدیث شریف کی پڑھی جارہی تھی اس میں یہ حدیث آئی افضل العبادۃ انتظار الفرج کہ تنگیوں میں انتظار کشایش عبادت ہے پھر حضرت نے یہ آیۃ پاک تلاوت کی فان ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا بیان شروع کیا معانسبت طاری ہوئی وہ لذت کیف اس انتظار میں مدرک ہو کہ تادم تحریر احقر قلب سے وہ کیف سرور دور نہ ہوا قرآن حدیث کا لطف اوراسکے بیان میں کیف اور نسبت کا حصول انہی حضرات کی صحبت میں ہے قال کے ساتھ حال میں عطا فرماتے ہیں بیان کا حاصل یہ تھا کہ خود ہی بندہ پر تکالیف ڈالتے ہیں اور انتظار راحت اور کشائش کو عبادۃ قرار دیتے ہیں تا کہ اس لذت عبادت میں مصروف ہو کر تکلیف انتظار بھی آسان ہو جاوے، تکلیف نہ رہے۔ پھر کشایش کا وقت آئے تو لطف یہ کہ ایک تکلیف دی تھی تو اسکے بعدوہ کشائش اور راحتیں انکی طرف بھیجی جاتی ہیں جسکی طرف یسرا میں اعادہ نکرہ سے اشارہ فرمایا ہے۔

زندہ کنی عطائے تو و ز بکشی فدائے تو

ترجمہ: اپنی عطا کا جلوہ دکھااور اگر تو مجھے قتل کردے گا تو تجھ پہ فدا ہو جاؤں گا۔

غرضکہ رحمتہ للعالمین کے صدقہ میں ہر حال میں ذوق اور کیف ہے بس اے مسلمانو ہر معاملہ میں منتظر رحمت رہو کیا مقامات کیا معاملات جب تک انتظار ہے۔ عبادۃ ہے اور جب ملی گا تو مزید کرم وکرم ہوگا۔

Marfat.com

ملفوظ نمبر ۵

رشحات میں ہے کہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض عارفوں کو وہ قوت حق تعالیٰ نے دی ہے کہ جو چاہیں پیدا کر دیں پھر اسکے بعد مخلوق حق اور مخلوق عارف میں فرق دکھلاتے ہوئے کہا کہ عارف جب تک صورت مثال کیطرف متوجہ ہے خارج میں موجود ہے ورنہ معدوم ۔ حضرت نے فرمایا یہ ہی ضمن حیات سے نکال دینے کے معنے ہیں جو اہل اللہ کی کرامات میں ہے فرمایا غائبانہ توجہ یہی صورت مثال ہی کو دی جاتی ہے اگر مرید کو وقت بتلا دیا جاوے وہ بھی متوجہ کو کر بیٹھے تو بہت فائدہ ہو چنانچہ حضرت ایسا کیا کرتے اور لوگوں پر اثر ہوتا تھا۔

ملفوظ نمبر ۶

آپ نے فرمایا کہ دیگر سلاسل والے نفی اثبات کی بہت سی محنتوں کے بعد ماسوائے اور انکی محبت سے قلب کو پاک کرتے ہیں بذریعہ ذکر اور ہم نور مذکور پہونچانے سے پھر فرمایا تصور اغیار منافی فنائے خلق نہیں محبت مٹ جائے جبھی تعلق نہ رہے۔ گردیدگی ماسوا سے جاتی رہنے کا نام ہی فنا ہے۔

ملفوظ نمبر ۷

خواجہ محمد پارساؒ فرماتے ہیں کہ بندہ اور حق کے درمیان حجاب نقوش ذھنی ہیں جو پراگندہ صحبتوں سیروں رنگ رنگ کی چیزوں اور مختلف شکلوں کے دیکھنے سے دل میں ہوتے ہیں کلمات پراگندہ اور مطالعہ کتب سے یہ نقوش زیادہ ہوتے ہیں احقر نے خصوصیت کے ساتھ مطالعہ کتب کے لئے دریافت کیا کہ نسبت میں خارج ہے۔ فرمایا ولایت کی نسبت میں خارج ہے کمالات نبوت کی نسبت میں کوئی چیز خارج نہیں۔

ملفوظ ۹

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آیا کہ مجدد بان سلوک

Marfat.com

تمام ناکردہ کتنا ہی جذبہ قوی کیوں نہ رکھتے ہوں مگر بغیر سلوک وتزکیہ نفس مقلب قلب تک نہیں پہنچ سکتے محبت انکی عرفی ہے نہ اصلی فرمایا چہ ''نفس باروح دریں مقام ممتزج است'' یعنی نفس و روح باہم ملے ہوئے ہیں اس امتزاج اختلاط پر ایک واقعہ احقر کو یاد آیا حضرت سے عرض کیا کہ لدھیانہ کے رہنے والے ایک صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ ایک معاملہ ہے کہ تقریباً ہندوستان کے تمام علماء ومشائخ کی خدمت میں لے گیا کہیں تشفی نہیں ہوئی آخری مرحلہ سمجھ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے علماء اور مشائخ کے شان میں احترامی الفاظ فرماتے ہوئے فرمایا کہیے فقیر کی جو کچھ سمجھ میں آویگا۔ تو فقیر بھی عرض کردیگا۔ انہوں نے اپنا معاملہ عرض کیا کہ خواب میں جب کسی بزرگ کی زیارت ہوتی ہے تو نہانے کی حاجت ہوجاتی ہے جتنے ہی زیادہ کامل اتنے ہی یہ زیادہ کیفیت ہوتی ہے سخت پریشان اور بیحد نادم ہوں تو حضرت نے اسکے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ایسا حظ نفس سے ہوتا ہے گو بزرگان دین کی زیارت سے روح کو کیف اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ لیکن روح اور نفس میں باہم ایسا امتزاج ہے کہ روح کے ساتھ نفس بھی نفس متلذذ ہوجاتا ہے۔ اسی کے باعث یہ صورت ظہور میں آتی ہے۔ سن کر وہ صاحب پھڑک اٹھے عرض کیا میرے مرض کی تو تشخیص ہوگئی خواہ اس میں اور کتنے ہی اسرار ہوں اب روح ونفس کا تخلص کیونکر ہو حضرت نے اس سلسلہ میں کچھ ارشاد فرمایا وہ یاد نہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ وہ بہت خوش گئے حضرت نے فرمایا ہم کو یہ واقعہ یاد نہیں رہا۔ عرض کیا بیشک یاد نہ رہا ہوگا ایک عرصہ کا واقعہ ہے پھر معززین میں سے ایک صاحب نے اس احقر سے سن کر کہا کہ میرا بھی خدشہ آج دور ہوا مجھے بھی ایسا ہوا ہے میں نے انسے مزاحاً کہا کہ ایسے محلات کا استعمال کیجئے کہ نفس روح کے باہمی اختلاط امتزاج کی تحلیل ہو۔ حضرت نے سن کر فرمایا تمہارے محلل کہنے سے ایک بات اور قلب میں آئی کہ وہ تحلیل اس نسبت میں ہے جو واصلین ذات حق کے واسطے سے آئے اس میں یہ خاصیت ہوگی کیونکہ ذاتی نسبت کا خاصہ تخلیل اور اضمحلال ہی کا ہے۔

Marfat.com

ملفوظ نمبر ۱۰

مکتوبات میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں تا سیر الی اللہ منقطع نہ نماید و بسیر فی اللہ متحقق نشود از حقیقت اخلاص دور است۔

احقر نے دریافت کی اکہ سیر فی اللہ کی کیا علامت ہے فرمایا تخلق باخلاق اللہ اسم میں سیر ہے یہاں رنگین ہوتا ہے اور اسم تک سیر الی اللہ ہے۔ یہاں جذبات ہیں تا کہ کچ کر اسم تکپہنچے پھر فرمایا سیر عن اللہ میں پھر توجہ مخلوق کی طرف ہو جاتی ہے گو ظاہرا گرفتاری معلوم ہو تی ہے مگر باطن پاک ہوتا ہے۔ غیروں کے تصوررات وخطرات انکے نفع کے لیے آتے ہیں تا کہ انکی طرف توجہ ہو اور نفع پہونچے۔

ملفوظ نمبر ۱۱

بوقت درس مکتوبات امام ربانی رحمتہ اللہ تعالی علیہ ایک صاحب حاضر ہوئے جے پور رخصت ہونے کے لئے ظاہر کیا کہ ایک صورت روزگار کی جے پور نکل آئی ہے۔ اپنے کام کے آلات و اوزار لیکر دوپہر کی گاڑی سے جے پور جا رہا ہوں حضرت نے دعائے برکت دی اور رخصت فرمایا بعد چلے جانے کے افسوس کے ساتھ فرمایا کہ روزی کی وجہ سے انسان سے وطن مسکن دوست احباب کس طرح چھوٹ جاتے ہیں پھر یہ شعر پڑھ کر مکتوبات شریف کے بیان مضمون کی طرف توجہ فرمائی احقر کو اس شعر میں بہت لطف آیا وہ شعر یہ ہے:

بوقت لقمہ خوردن اے مسرت گفت لبہا یم
کہ روز یمیکند از ہم جدا یاراں ہمدم را

ترجمہ: لقمہ کھاتے وقت اے مسرت میرے لبوں نے یوں کہا کہ رزق اپنوں سے جدا کر دیتا ہے۔

ملفوظ نمبر ۱۲

مخالفین کا ذکر تھا فرمایا فرعون نمرود دعوی الوہیت کرتے رہے۔ نہیں پکڑے گئے

Marfat.com

مگر جب حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیمؑ کے مقابلہ میں آئے پکڑ لئے گئے اسی طرح جب اہل اللہ کے مقابلہ میں کوی آئیگا پکڑ ہوگی پھر فرمایا کاملین سے دشمنی کا بدلہ ذرا دیر میں ملتا ہے ۔کیونکہ مقام اعلیٰ میں ہیں اترتے اترتے اثر پہنچتا ہے۔ بمقابلہ نیچے کے درجہ والوں کے کہ خیال آیا نہیں اور سیف قاطع کا کام کیا نہیں فرمایا یہ تمام واقعات گذر چکے ہیں پھر فرمایا یا عزیز''۴۱ مرتبہ یابدوح ۲۱ مرتبہ'' ہم کو ایک بزرگ کامل نے بتلایا ہے پڑھا کرو۔

ملفوظ نمبر ۱۳

اسباب کا ذکر تھا فرمایا اگر بطون ہی میں جذب رہے تو نقصان ظاہر بھی اسی کا ہے، ربنا ماخلقت هذا باطلا ارشاد باری تعالیٰ ہے پس اسباب سے معطل کر لینا مقتضائے حکمت کے خلاف ہے ظہور اور بطون دونوں کو ملائے رکھو ظاہر میں اسباب کا لحاظ کرلے اور بطون میں سپرد بخدا کر کے مسبب الاسباب کی طرف متوجہ رہے۔ پھر احقر نے یہ آیت کریمہ پڑھی والذین اجتنبو الطاغوت اور عرض کی اکہ اسباب پر اعتماد ہو جاویگا تو یہ طاغوت ہو جاوینگے چنانچہ کثرت اسباب کے باعث سلاطین کے دل طاغی اور باغی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو ہی گئے اسی لئے ظہور کے ساتھ بطون میں رجوعیت الی اللہ بھی ضروری ہوئی چنانچہ آگے فرمایا وانا بو الی اللہ پھر اس رجوعیت میں کامیابی فائز المرامی کی بشارت ہے چنانچہ ارشاد ہے لھم البشری احقر نے عرض کیا کہ اس آیۃ کریمہ کے بارہ میں حضرت کا ہی فیض تھا کہ اسی قسم کا ہی وعظ رات کو احقر نے بیان کیا فرمایا الحمد اللہ ہمارے خواب کا ظہور ہو اللہ تعالیٰ ترقی فرمادے پھر محفل برخواست ہوئی۔

ملفوظ نمبر ۱۴

مکتوبات امام ربانی رضی اللہ تعالی عنہ دفتر دوم حصہ ہفتم میں ہے کہ از بیت نیز در انسان نشانہ ایست کہ میانہ است واز یمین وشمال بیگانہ است و بحسن سبقت یگانہ است اس سلسلہ بیان میں احقر عرض کہ رہا تھا کہ کعبہ شریف ناف زمین یعنی وسط پر ہے اسی وجہ

Marfat.com

سے یمین وشمال سے بیگانہ فرمایا پھر احقر نے عرض کیا کہ امت کو وسط فرمانیکی حکمت بھی خیال میں آئی کہ امت کو ایسا ہونا چاہیے کہ یمین شمال کی طرف مائل نہ ہو مازاغ البصر وما طغیٰ کا مصداق بنکر مشاہدہ محبوب میں بے جہتیوں کے اندر مستغرق ہو جاوے پھر حضرت نے فرمایا۔ اسی لیے نظر کعبہ پر ڈالنا عبادۃ ہے کہ دیکھتے دیکھتے ظاہری عمارت نظر سے مخفی ہو جاوے اور ایک نور ہی نور سامنے رہ جائے پھر فرمایا یہ بھی یمین وشمال کے التفات کے قبیلہ سے ہے اسکو بھی گم کرتا ہے چلے مقصود اس سے بھی وراء الوراء ہے جو مسجود عالم ہے احقر نے مزید وضاحت کے لئے استفہاماً عرض کی مرتی کے قیدوں کو اطلاق میں گم کردے ہاں فرما کر فرمایا دیکھو جی صحابہ کے مرتبہ کو کہ حضور ﷺ کو دیکھتے دیکھتے قید سے نکل کر عالم اطلاق کے مشاہدہ میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ احقر ان مضامین میں بھی غلطاں پیچاں تھا احقر نے عرض کی اسبحان اللہ کچھ عرصہ سے احقر اس قسم کے مضمون کو یہاں بھی قلم بند کرنے میں لگ رہا ہے اور آج حضرت اور ان ہی مضامین کو ظاہر فرمارہے ہے جو احقر کے لئے زیادتی ایمان اور ایقان اور مزید اطمینان کا باعث ہو رہے ہیں پس شیخ کامل کی صحبت میں بھی انکے انوار باطنیہ میں گم ہو کر رہے تو انشا اللہ صحبت بیحد مفید ہوگی افسوس ہم نے حضرت قبلہ کے ظاہر کو دیکھا اور انکے بطون کے انوار میں جیسا چاہیئے استغراق نہ رکھا۔

ملفوظ نمبر ۱۵

اولئك هم الصدیقون کے تحت میں تفسیر کبیر میں ہے کہ صدیق وہ ہی جس سے صدق کثیر ظاہر ہو حضرت نے فرمایا یہاں تک کہ جملہ احوال اور لطائف میں بھی صدق ہی صدق ہو خلاف واقع امر ظہور میں نہ آئے مثلاً لطیفہ قلب ہمہ وقت افعال عبادتیں اللہ تعالیٰ سبحانہ کے فعل واحد کو دکھلائے علیٰ ہذا القیاس تمام لطائف میں۔

ملفوظ ۱۶

فرمایا حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو ہم سے بہت محبت ہے صاجبزادگان

Marfat.com

کے علاقہ کے باعث اسی سلسلہ میں صاحبزادہ محمد عالم صاحب کا ذکر فرمایا کہ بہت محبت رکھتے تھے آخری وقت میں سنا ہے کہ ہمارا ذکر انکی زبان پر تھا اچھے بانسبت بزرگ تھے ایک روز کہنے لگے کہ آپ کا سلسلہ نسب کس بزرگ سے ملتا ہے میں نے کہا کہ حضرت عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں آپ میں ایک قسم کی بے نیازی سی پاتا ہوں فرمایا کہ ہمارے اجداد میں باقی صاحب یا کوئی اور نام لیا انکو آپکے مزار پرانوار پر حاضری میں تاخیر ہو گئی دوسرے روز حاضر ہوئے تو فرمایا کہ تمہارے جدامجد کا علاقہ نہ ہوتا تو تمہاری نسبت سلب کرلی جاتی کل تم حاضر ہوتے تو تم کو قطبیت ملتی لیکن فوراً نہیں ہمارے مزار کی توہین ہوئی جاؤ تمہارے مزار کی بھی بے قدری ہوگی کہتے تھے کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم جلال آباد میں انتقال کرینگے کہ یہاں کے لوگ سخت ہیں چنانچہ وہاں ہی انتقال ہوا سب جگہاں کا عرس ہوتا ہے اور وہاں کوئی فاتحہ بھی نہیں پڑھتا۔ اسکے بعد حضرت نے فرمایا کہ ایک روز حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا فیضان رحمت دکھلایا گیا ایک سمندر مواج جوش زن کی صورت میں آپ نے ایک لب بھر کر مجھ پر ڈالا ڈالتے ہی سینہ پھٹنے لگا اور بے اختیار زبان سے نکلا کہ الٰہی امت محمد ﷺ کی مغفرت فرما اسکے سوا کچھ زبان سے نہیں نکلا۔ احقر محمد محمود عرض کرتا ہے کہ حضرات اہل اللہ نے اپنے خاص وقتوں اور حالتوں میں امت کے لئے ضرور دعا فرمائی ہے۔

ملفوظ نمبر ۱۷

سرہند شریف کا واقعہ ہے کہ ایک روز ہم حضرت رفیع الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر تھے وہاں سے آنے پر علی حسین صاحب برادر خلیفہ رحمتہ اللہ علیہ صاحب یعنی سجادہ نشین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ملے اور ظاہر کیا کہ میرا ایک معاملہ ہے حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ کی وہاں سے فرمایا کہ ان سے کہو کہ انکی دعا پر کامیابی ہوگی انکا کام تو دوسرے روز ہی ہو گیا مگر یہاں ایک حالت طاری ہو گئی تڑپتا لوٹتا پھرتا تھا اور یہ شعر زبان فقیر پر جاری تھا:

چوخود کردند سر خویشتن فاش
عراقی راچرا بدنام کردند

ترجمہ: جب تو نے خود اپنا راز فاش کر دیا ہے تو لوگ عراقی کو کیوں بدنام کرتے ہیں۔

ملفوظ ۱۸

فرمایا کہ گنبد مزار اقدس حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کے وقت قاضی عبدالرحیم مرحوم کی تجویز تھی کہ حضرت خواجہ محمد یحیی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف گنبد سے باہر کر دیا جاوے۔ کیونکہ اندر لینے میں تعمیری دقتیں تھیں ایک بزرگ حضرت مجدد صاحب کے روضہ شریف سے نکل کر باہر آئے اور فقیر کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ انکا مزار شریف اندرون گنبد ہی رکھنا۔ پھر یہ ایک مقام پر اٹک رہے تھے کہا کہ اسکے لئے حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ ان سے حل ہوگا۔ چنانچہ وہ اپنے حجرہ میں لے گئے کچھ استفسارات کئے الحمد اللہ حضرت کا فیض خاص ایسا پہونچا کہ اونکا معاملہ حل ہوگیا۔ روضہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سنگ بنیاد حضرت ہی کے ہاتھوں سے رکھا گیا خلیفہ صاحب نے الور سے حضرت کو طلب کیا تھا۔

ملفوظ ۱۹

احقر سے فرمایا کہ مکتوبات امام ربانی کے درس میں تم کو وہ خاص نسبت پہنچ رہی ہے جو نسبت اویسیت ہم کو حضرت ضیاء معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچتی ہے فرمایا کبھی انشاء اللہ خصوصیت کے ساتھ توجہ دینگے نسبت اویست کے سلسلہ میں حضرت معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا کہ آپ کچھ عرصہ تک مزار حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اس طرح رہے کہ کسی نے نہیں پہنچانا کہ یہ صاحبزادہ ہیں آپ کا مقولہ فرماتے تھے کہ طویل فاقہ تھا۔ کبوتر کی آواز پر ہم سمجھے کہ کوئی کھانا لایا ہے بعد میں رویا کہ اب تک کھانیکی خواہش ہے اسی حال میں آواز آئی کہ ہم نے تمکو کابل کا قطب کیا حضرت سے یہ بھی فرمایا کہ ہماری نظروں

سے آگے دیواریں حاجب نہیں۔

ملفوظ ۲۰

فرمایا کہ ایک شب ہم مزار پرانوار حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر حاضر تھے آواز آئی دادیم دادیم تیسری مرتبہ آواز بلند کے ساتھ فرمایا ی کو کھینچ کر دادیسیم فرمایا وہ عجب وقت تھا تمام ارواح طیبہ سے مزار اقدس پر تنہا حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھی ہم اپنی طلب لئے حاضر تھے اور وہاں ارشاد ہو رہا تھا کہ دادیم دادیم۔

ملفوظ

حضرت نے فرمایا کہ مولوی سیف سے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ ہم سے جو کلاہ انکو دی تھی جب وہ سرہند شریف روضہ اطہر پر حاضر ہوئے تو اسوقت وہ انکے سر پر صافہ کے نیچے تھی کہ آواز آئی کہ ''از کلاہ تو بوئے دوست می آید''

ملفوظ ۲۱

حضرت نے فرمایا کہ آج ہم نے خواب میں دیکھا ہے کہ ترپولیہ میں (یہ الور کے بازار میں ایک مسقف مقام ہے جہاں چار راستہ چار بازاروں کو نکلے ہیں)
یہاں ہم وعظ کہہ رہے۔ اور تم باہر سے بازار میں وعظ کہہ رہے ہو ہم نے کہا کون ہے جو ہمارا کلام سنے یہ کہتے ہی حاضرین پر رقت طاری ہو گئی اور ہم پر رقت طاری تھی کثرت سے مخلوق الٰہی بھری ہوئی تھی سب پر جذبات تھے انشااللہ جذبات کھچنگے یہ منجانب اللہ القاء ہوا گویا معلوم ہوا کہ یہ اوسی کا کلام احقر محمد محمود عرض کرتا ہے سچ ہے۔ ''چوں نے گویم مرادلدار میگوید'' پھر فرمایا کہ تم کو ظاہر میں دکھایا انشااللہ ظاہر میں ترقی ہو گی اور ہم کو اندر اس میں اشارہ ہے کہ یہ ظہور اسی بطون کا ہے جو کچھ تم سے ظاہر ہوگا۔ وہ اسی بطون کا فیض ہوگا اور کلام الٰہی کے جذبات کیساتھ احقر سنکر شکر الٰہی بجالایا حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو تعبیر خوابات کے لئے عجب علم اور فہم رسا حق تعالیٰ سے عطا کیا تھا بعض دفعہ دیکھا گیا کہ حضرت کا

Marfat.com

فیض خاص اگر پہنچ جاتا ہے۔ تو اب بھی حیرت انگیز خوابوں کے اسرار سمجھ میں آنے لگتے ہیں ورنہ کچھ نہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت کے مزار اقدس پر خانقاشریف میں مدد جاری تھی کام شد و مد سے ہو رہا تھا احقر ایک مقام پر تنہا کھڑا ہوا معائنہ کر رہا تھا ایک صاحب آئے ظاہر کیا کہ تخلیہ ڈھونڈتا تھا آج موقعہ مل گیا ایک خواب تنہائی میں عرض کرنا ہے۔ اسکی تعبیر لینی ہے پھر ظاہر کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے لڑکے کو دفن کر رہا ہوں حیرت یہ ہے کہ اس کا آلہ تناسل بہت دراز ہے دفن کر چکا ہوں البتہ اوس کا رخ میری طرف رہ گیا ہے سخت متفکر ہوں کہ لڑکے کو دفن کرنے وغیرہ وغیرہ امور سے کیا مطلب ہے احقر کو جواب دیتے لحاظ دامنگیر ہوا لیکن انکے اصرار نے مجبور کیا تو احقر نے بیان کیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ زنا جیسے فعل قبیح میں مبتلا تھے کچھ توبہ کی ہے مگر رجحان باقی ہی۔ تشریح یوں ہے کہ عمل بھی انسان سے پیدا ہوتا ہے اور اولاد بھی لہٰذا ولد کی شکل میں عمل نظر آیا درازی آلہ میں محل حلال وحرام سے بے تمیزی اور ہر جگہ دست درازی ظاہر کی گئی دفن کرنے میں آپکی ہمت کی داد ہے کہ اتنا دل مضبوط کر لیا ہے کہ باوجود اولاد کی شکل میں نظر آنے کے اس عمل کو آپ دفن کر رہے ہیں مگر افسوس اس بات کا ہے، کہ ہنوز آپکی طرف رخ ہے آپ سے یہ عمل اس درجہ مانوس ہے کہ چہرہ آپ ہی کی طرف کئے ہوئے ہے کہ شاید فریفتہ ہو کر پھر آپ نکال لیں شیطان مزین اعمال بموجب آیت کریمہ وزین لھم الشیطان اعمالھم پیچھے لگا ہوا ہے اس لئے ابھی خطرہ ہے کیونکہ زیادہ تر محل زینت رخ ہی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ رخ بھی انشا اللہ اس وقت جاتا رہیگا کہ توبہ کے صحیح معنی میں جو ایک چیز مستقبل میں ترک گناہ پر عزم بالجزم ہے وہ حاصل ہو جاوے تو انشا اللہ یہ رخ اور میلان بھی دفن ہو جاویگا یہ سنکر کچھ دیر کے لیے خاموش رہ گئے پھر کہا کہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا یہ تو ایک ادنیٰ سا فیض مزار اقدس کا تھا کیونکہ وہاں حاضر تھا حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے فیوضات اس سے زیادہ ہیں حضرت ایک دریا تھے علم وعرفان کے حضرت کے قلب پر جو اسرار مخفیہ وارد ہوتے تھے اس کا کیا ٹھکانہ ہے وہ کس سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ حق تعالیٰ اس بطون سے مستفیض

فرماتا رہے تو عجب نہیں کہ کچھ ظہور ہوتا رہے۔

ملفوظ ۲۲

حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان رحیمی ہے ایک صحابی پر رحم ہوا وہ بھاگے بھاگتے ہوئے بھی پتھر مارے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ہوتا چھوڑ دیتا یہ اسوقت واقعہ فرمایا جبکہ کیمیائے سعادت میں یہ پڑھا گیا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک نے کئی مرتبہ شراب پی ان پر حد جاری کی گئی تو ایک صاحب نے کہا کہ اوس کا فساد آخر کب تک رہیگا پھر لعنت کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو منع کیا اور فرمایا کہ اس کا دشمن شیطان ہے بس ہے تم اسکے شیطان کے مدد گار کیوں ہوتے ہو پھر حضرت نے فرمایا اللہ اکبر کیا رحم وکرم شفقت ہے پھر یہ شعر پڑہا:

یا رب تو رحیمی و رسول تو رحیم
صد شکر کہ ہستیم میان دور حیم

ترجمہ: اے اللہ تو بھی رحم کرنے والا ہے اور تیرا محبوب بھی رحیم ہے سو بار شکر ادا کرتا ہوں کہ میں دو رحم کرنے والوں کے درمیان ہوں۔

ملفوظ ۲۳

ایک صاحب سے کہا کہ عجب فتنہ وفساد کا وقت ہے کہیں چلا جانا چاہیئے فرمایا کہ ”با خدا باش ہر جا کہ خواہی باش“

ملفوظ ۲۴

فرمایا کہ حضرت خواجہ باقی با اللہ رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب تصرف ہیں ہم راتوں کو وہاں رہے اس زمانہ میں یہ آبادی بالکل نہ تھی ویرانہ تھا ایک دفعہ رات کا سناٹا اور موسلا دھار مینہ عین اس حالت میں ایک صاحب چھتری لگائے کھانا لئے چلے آرہے ہیں لاکر پیش کیا کھانا کھایا حضرت کے کرم کا شکریہ ادا کیا حضرت فرماتے تھے کہ فقیر ب آب د

طعام تھا یہ حضرت کی طرف سے مہمان نوازی تھی اور آپ کا زبردست تصرف تھا۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ رات کے سناٹے اور اندھیرے میں حضرت کی پائیں کی جانب سے ایک مرد ایک عورت نہایت ہی پر ہیبت ظاہر ہوئے۔ جالیوں کے قریب کھڑے ہو کر کچھ عربی کے اشعار بعدہ فارسی کے پڑھے پھر واپس ایک قبر میں غائب ہو گئے رات کے سناٹے میں مرد کے شعر خوانی اور عورت کے پازیب کی آواز ہیبت ناک تھی جسوقت وہ سامنے آئے انکی ہیبت ہم پر بھی پڑی اسوقت یہاں ہمارے سوا کوئی اور نہ تھا فرمایا ایک مرتبہ یہاں ہمکو شدید ہیضہ ہوا عرض کیا کہ اگر وقت آ گیا ہے تو یہاں سے بہتر جگہ نہیں ورنہ صحت میں دیر نہ ہونی چاہی فوراً قے و دست بند ہو گئے فرمایا آپکی نسبت نہایت لطف ہے خالص نقشبندی نسبت ہے صحابہ کے مزارات پر انکی نسبتوں کا اندازہ ہوا اونسے حضرت خواجہ کی نسبت بہت مشابہ ہے شکل سے ادراک ہوتا ہی۔ کیونکہ خالص نقشبندی نہایت الطف نسبت ہے اور حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں تمام نسبتیں مخلوط ہیں لہذا ادراک ہو جاتا ہے۔

ملفوظ ۲۵

حضرت نے فرمایا اول اہل دنیا کی نظر اسباب پر جاتی ہے اور اہل اللہ کی اول مسبب 11
الاسباب پر پھر اسباب پر آتی ہے کہہ دیکھئے کہ بذریعہ کس سبب اس کا فضل ظاہر ہوتا ہے۔

ملفوظ ۲۶

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام اقدس کی تعظیم عوام میں پہلے زمانہ میں کس درجہ ملحوظ رکھتے تھے ایک واقعہ ہے کہ ایک صاحب نے ایک پرند چڑیا اس سے بھی کوئی چھوٹا جانور لیکر اسکے نام پر مانگنا شروع کیا لوگوں نے کہا کہ اللہ کے نام پر کیوں مانگتا کہا کہ شرم آتی ہے کہ خدائے کریم کے نام عظیم پر دنیائے قلیل وحقیر کا سوال کروں اس حقیر صغیر چیز کے لئے اس حقیر جانور ہی کا واسطہ موزوں ہے پس اول تو سوال ہی بلا ضرورت نہ کرے وہ بھی اللہ کے نام پر اور اگر کرے تو پھر پورا کر دیا جاوے۔

Marfat.com

ملفوظ ۲۷

جذبہ کے لئے ذکر اثبات بیحد مفید ہے اس میں رعایت عدد طاق مزید انجذاب کا باعث ہے کیونکہ عدد طاق وتر ہے اللہ بھی وتر ہے۔ یہ ہی مزید وجہ انجذاب ہے۔ ترکیب ذکر دریافت کرنے پر فرمایا کہ تالو سے زبان لگا کر منہ بند کر کے ہر سانس میں عدد طاق رکھتے ہوئے خیال کے ساتھ اللہ اللہ نکالے دل سے۔

ملفوظ ۲۸

ایک دفعہ بر سبیل تذکرہ فرمایا ایک شخص کہ متعلق کے عرس شریف پر ایک سال روغن زرد بھیجا تو انعام ملا پھر دوسرے سال بھیجا تو حاکم دیوانی اللہ تعالیٰ نے کیا امسال نہیں، بھیجا تو کچھ بھی ترقی نہیں ہوئی اپنی تجارت جاری نہیں رکھی احقر نے عرض کیا۔ اس شخص کے علم میں آنا چاہئے فرمایا کیا ضرورت ہے اس کا بار بھی تو ہم ہی پر پڑے گا۔

ملفوظ ۲۹

احقر نے عرض کیا کہ معرفت الٰہی کے قصد سے اوقات مقررہ پر مراقبہ کیلئے کوئی بیٹھ جایا کرے تو انشاء اللہ اسکی طرف سے خلق معرفت بھی ہو جاویگا اسپر حضرت نے فرمایا ضرور مگر توفیق اللہ اور بندہ کے ارادوں کی موافقت کا نام ہی **وما تشائون الا ان یشاء اللہ** نص قطعی ہے تو جب تک بندہ کے ارادہ کے ساتھ ارادہ الٰہی بھی موافق نہ ہو صرف ہمارا قصد کیا کارگر ہوسکتا ہے احقر نے ذوق لیتے ہوئے عرض کیا کہ تمام کامرانیاں اسکے اتصال اور معیت ہی سے ہیں حق تعالیٰ توفیق عطا فرما دے

ملفوظ ۳۰

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب دو سو چون میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "نوشتہ بودند کہ بعضے اکابر فرمودہ اند کہ آدمی ہر چہ کند بفرمان صاحب زمان کند تا نتیجہ بدہد

Marfat.com

گرچہ کارہائے مشروع باشد اگر این سخن صحیح است امیدوار فرمان است درکل مشروعات مخدو ماسخن اکابر صحیح است وشمار اذن حاصل کردہ ماذون ساخت امابدانند کہ مراداز نتیجہ نتیجہ معتد بہارست نہ مطلقا'' اسکے بعد احقر نے اور حضرت والدہ مکرمہ نے اور ہمشیرہ نے حضرت سے کل مشروعات میں اجازت لی حضرت نے مرحمت فرمائی فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

ملفوظ ۳۱

نماز غوثیہ کا ذکر تھا فرمایا اسی طرح حضور روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی طرف قدم شوق اٹھا کر چلے تو اور بھی زیادہ باعث لطف ولذت ہوگا بعدہ فرمایا اول دو رکعت اس طرح پڑھے بعد الحمد تین مرتبہ لقد جاء کم تاعرش العظیم بعدہ بارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف بعد سلام بارہ قدم جانب مدینہ الرسول ﷺ چلے پھر صلوٰۃ وسلام حضور کی جناب میں عرض کرتے الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد ابن عبد اللہ پھر آپکے وسیلہ سے حاجت طلب آئے احقر محمد محمود عرض کرتا ہے کہ بہتر ہو کہ اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الیٰ ربی فی حاجتی ھذہ لتقضیٰ لی اللھم فشفعہ فی پڑھ کر حاجت مانگے پھر فرمایا بارہ کے عدد کی رعایت اس لئے ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ مکرمہ سے بارہ منزل ہیںہر قدم پر ایک ایک منزل قریب ہونیکا خیال جماتا جاوے احقر عرض کرتا ہے سبحان اللہ عجب ذوق پرور بات ہے اعمال میں اختراع کا دروازہ کشادہ ہے پس یہ عمل نہایت انسبب کیف آفریں ہے اس شب حضرت نے فرمایا اب جاکر اسی طرح عمل کرو چنانچہ کیا اور احقر الحمد للہ لذت یاب ہوا۔

ملفوظ ۳۲

فرمایا کہ مجاہدہ کرتا جاوے کبھی بچھڑیگا اور کبھی بچھاڑیگا اول صورت میں شہید اور ثانی میں غازی ہے۔

ملفوظ ۳۳

فرمایا مدینہ طیبہ میں ایک واقعہ پیش آیا ایک تجلی منکشف ہوئی عجیب وغریب پر کیف تجلی تھی جس کے تصور سے اب بھی لطف وکیف حاصل ہوتا ہے معلوم ہوا کہ بس مطلوب پالیا اور یہ ہی مقصود ہے انتہائی استغراق میں تھا کہ موافق وستور موذن نے قل ھواللہ احد تکبیر سے قبل بآواز بلند پڑھا اسکی آواز جہاں تھی وہاں پہنچی جس کے پہنچتے ہی ایک بجلی سی کوندی ایک چیز علیحدہ ظاہر ہوئی تشبیہ میں سے تیز یہی جلوہ نظر آیا معلوم ہوا کہ مطلوب یہ ہی لیکن یاس اور ناامیدی نے پھر گھیر لیا کہ مطلوبکہاں اور وہ وارء الوراء کہاں احقر محمد محمود عرض کرتا ہے کہ سچ ہے:

ہر نقاب روئے جانان رانقابے دیگر است
ہر حجابے راکہ طے کردی حجابے دیگر است

ترجمہ: ہر پردہ محبوب کے چہرے پہ دوسرا پردہ ہے جس رکاوٹ کو تو نے طے کرلیا ہے وہ دوسری رکاوٹ تھی۔

پھر فرمایا کہ حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آخر میں یاس ہی یاس رہ جاتا ہے۔ اگر میں اسکو ظاہر کروں جو بسلسلہ نایافت مطلوب سے تو مبتدی داخل ہوتا طریقہ میں چھوڑ دیں فرمایا اول تجلی شان محبوبی لئے ہوئی تھی موافق استعداد قابلیت اولی حضور اکرم ﷺ منکشف ہوئی پھر فرمایا ہم کہاں اور آنحضرت ﷺ کی شان کہاں۔

ملفوظ ۳۴

حضرت خواجہ حسن عطار علیہ الرحمتہ طریقہ مراقبہ تعلیم فرماتے ہیں جسکا حاصل یہ ہے کہ اول پیر صاحب نسبت کی صورت کو دل میں لائیں تا کہ نسبت بے خودی ہی پیدا ہو اس میں بے خود ہو جاوے جس قدر یہ نسبت قوت پکڑے گی عالم سے عدم شعور بڑھتا جاوے گا۔

وصل اعدام اگر توانی کرد
کار مرداں مردتانی کرد

Marfat.com

ترجمہ: اگر تو فنا کا وصل حاصل کر سکتا ہے تو یہ مردوں والا کام ہے جو تو کر رہا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ تانی توانی کا مخفف ہے پھر فرمایا کہ اس نیستی کی راہ میں یہاں تک ترقی کرتا جائے کہ اپنی اصل عدم میں جا پہنچے یہاں وجودی فیض حاصل ہوگا کیونکہ عدم مقابلہ میں وجود کے ہے اس مقام پر پوری فنائیت حاصل ہوگی کہ ہستی کا بھی نام نشان نہ رہے گا یہ عدم اور نیستی کی راہ عبدیت کی راہ ہی واصل ہونے کے لئے اقرب طرق ہو۔ پھر فرمایا اعدام بکسر ہمزہ بھی ہو سکتا ہے یعنی معدوم کرنیکی راہ سے جو وصل حاصل ہو اور با لفتح بھی یعنی تواتر ورود فیض کے باعث عدم پر عدم حاصل ہوتا چلا جاوے ماسوا میں سے ایک ایک کا عدم شعور خیال کرتے ہوئے جمع اعدام کہا گیا احقر عرض کرتا ہے کہ یہ بے شعوری عالم اور اپنی ہستی سے نور مراقبہ میں استغراق سے ہوگی اس نور میں ہستی وغیرہ سب فنا ہو جاویں نور ہی نور قائم اور باقی رہ جائے کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام اب ذات الہیٰ کو خود اپنی ذات کی طرف جو توجہ ہی اس کا ظل اور پرتو اس مقام پر ہوگا زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ ناقصوں کی تکمیل حوالہ کی جاتی ہے یعنی مقام اجازت ہے دارالمعارف میں شرائط اجازت میں اس حضوری کیساتھ یہ بھی ہے ''شخصے قابل اجازت بعد تصفیہ قلب از خواطر واز رو ہاد پس از تزکیہ نفس اخلاق ذمیمہ مے شود پس'' یہاں سے معلوم ہونا چاہیے کہ بعض کو بہت جلد اجازت حاصل ہونیکی تمنا اور آرزو پیدا ہو جاتی ہے قلب اس آرزو سے بھی خالی رکھنا چاہیئے کہ بعض نور مراقبہ میں ترقی کرنی چاہیے جس میں آرزو وغیرہ فنا ہو جاویں اور دائمی حضوری حاصل ہو تزکیہ نفس بھی شرط ہے یعنی نفس بھی شرط ہے یعنی نفس قبیح کو اسکی قباحتوں سے پاک کرے مثلاً بخل حسد میلان الی الامر وغیرہ وغیرہ صفات کو بھی دیکھے کہ کس قدر نفس سے زائل ہو گئیں بخل انسان کی جبلت میں ہے بالخصوص وہ بھی راہ نیک کے لیے دنیا کی شان وقار کے لیے خرچ کر دیں مگر فریضہ زکوۃ ادا کرنا مشکل اور ہر نیک کام میں ہاتھ تنگ نظر تنگ قلب حالانکہ قلب کی فراخی کی ضرورت تاکہ فیض الٰہی زیادہ کھل کر فراخی کیساتھ پہنچے حسد کا یہ عالم کسی میں اپنے سے زائد کوئی خوبی دیکھی اس ہی زوال کی فکر آرزو نفس میں پیدا ہو جاویں تواضع میں بچھ جاویں باتوں کا موقع

آوے تو ہاتھ جوڑ کر نہائت درجہ لجاحت کیساتھ باتیں کریں اگر اپنے یہاں بلالیا یا ان کے یہاں بلانے سے کسی تقریب میں شامل ہو گئے تو خوشی سے مخبوط الحواس ہو جانا جس کا وقتی طور پر ارباب فہم کو ہر جنبش وحرکت سے پتہ چل جاتا ہے ان فر مائم کا نفس سے دور کرنا لازمی حکام اور امرا کو بندگان خدا سمجھ کر امر معروف کرو باتیں اللہ تعالی کی سناؤ تا کہ ان کا قلب بھی نور اللہ سے مستفیذ ہو اگر کوئی اہلیت رکھنے والا ارباب فہم سے ہو اور آپ میں علم و معرفت ہے اور اللہ کی محبت تو وہ خود آپ کے پیچھے ہیں نہ کہ آپ پیچھے در معاف میں شرائط اجازت میں یہ بھی ہے کہ بازاری نہ ہو مقامات عشرہ صبر شکر توکل وغیرہ بھی حاصل ہوں امرا اور مخالفان طریقہ سے بھی نہ ملتا ہو مقامات مظہری میں ہی کہ اتباع سنت پر بھی استقامت ہو مقامات عشرہ کی تحصیل اور سلوک کے لیے کیمیائے سعادت احیاء العلوم کا مطالعہ کرے جب یہ شرائط موجود ہو جائیں گی تو انشاء اللہ ضرور حق تعالی کا انعام ہو گا۔

ملفوظ نمبر ۳۵

مولانا علاؤالدین کے پیر فرماتے ہیں جو کوئی خدا کے ساتھ رہے نقد وقت بہشت ہے جو خدا سے غافل نقد وقت دوزخ کے اندر ہے۔ حضرت نے فرمایا اس لئے کہ اسکے ساتھ چھوٹ جانے میں پریشانی ہے لہذا دوزخ ہے۔ پھر فرمایا کہ سلسلہ میں داخل ہوتے ہی کچھ حضوری حاصل ہو جاتی ہے لیکن لوگ مراقبہ کو چھوڑ دیتے ہیں پریشان ہوتے ہیں۔

ملفوظ نمبر ۳۶

فرمایا اولیاء اللہ فضل الٰہی ہیں۔

ملفوظ نمبر ۳۷

احقر سے فرمایا کہ تم اپنے کو نہ دیکھنا تم پر خدا کا فضل اور پیروں کی توجہ ہے۔

ملفوظ نمبر ۳۸

احقر سے فرمایا وعظ میں خلق پر نظر نہ رکھو اگر خلقت کم آئے تو متاثر ہو کر غمگین نہ ہو

Marfat.com

زیادہ آئے تو خوش نہ ہو اس سے نظر ہٹاؤ فنائے خلق حاصل ہو اسی کے لیے ہو۔

ملفوظ نمبر ۳۹

حضرت نے فرمایا کہ حضرت ضیاء معصوم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ ہمیشہ مظلوم ہو کر رہنا ایک شخص نے ہم سے مصافحہ کرتے وقت ہمارے ہاتھ پر زور دیدیا ہم مظلوم ہوئے اسکی نسبت سلب ہو گئی پھر فرمایا کہ الور کے مخالفین اسی لئے بگڑے انکی حالتیں اور استعدادیں سلب ہو گئیں کہ فقیر مظلوم ہے ناحق عداوتیں کر کے اپنے نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔

ملفوظ نمبر ۴۰

رشحات میں ہے کہ حضرت مولانا علاؤالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تک طالب سنت کا مثل فرض ضروری نہ قرار دیئے اسکا دین ناقص ہے پھر حضرت نے فرمایا نماز تہجد پر پابندی کیا کرو طریقہ میں ضروری چیز ہے پھر فرمایا نماز شب سے ذوق اٹھانا چاہے آدھی رات کا وقت رات کے سانس لینے کا وقت ہے واللیل اذا یغشیٰ کا کامل ظہور فنائیت اشیاء کو دیکھے ولایت میں اسوقت لطف ہے اور کمالات نبوت سے حصہ پانے والے کو ثلث لیل میں ذوق حاصل ہوگا۔

ملفوظ نمبر ۴۱

رشحات میں مولانا ہی کے ارشادات میں آیا فرماتے ہیں کہ مبتدی کی کوئی تعریف کرے وہ اسکے نفس کو خوش آئے تو یہ ذی رحم محرم کے ساتھ زنا کرنے سے کم نہیں حضرت سے عرض کیا گیا کہ اس خوشی کی مذمت ایسی کیوں کی اور اسکا مطلب واضح فرمائے فرمایا کہ اپنے تعریف پر خوش ہونا بتلاتا ہے کہ ہستی موجود ہے اور اُس لائق تعریف اللہ تعالی کے مقابلہ میں ہستی قائم کرنا شرک ہے تشبیہ زنا سے دیئے جانے کے لئے فرمایا شاید اسلئے ہو کہ تعریف کو ناپاک اور گندے محل یعنی نفس پر رکھا بحالت موجودہ یہ ذی رحم کی طرح ابداً حرام بتلایا۔

Marfat.com

ملفوظ نمبر ۴۲

فرمایا مومن کو ضرور مدد الٰہی حاصل ہوگی حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کان حقا علینا نصر المومنین پس نصرت الٰہی اسکے اسماء اور صفات سے حاصل کرو وہ قدیر ہے اسکی قدرت سے مدد مانگو تو دشمن پر فتح ہوگی وغیرہ وغیرہ اسماء کو پیش نظر رکھو پھر فرمایا کہ ایمان بھی شرط ہے اور ایمانی کمال اس راہ میں حاصل ہوتا ہی پس مومن کامل ہونیکی سعی کرو۔

ملفوظ نمبر ۴۳

فرمایا کہ انا کو بھی اسکے انا میں مٹاؤ اسی کا علم اسیکا کلام ہو تو اور بھی قوی التاثیر ہو اور یہ بھی سمجھو کہ اس کا فیضان منقطع ہونے والا بھی نہیں ہے یہ اسوقت فرمایا تھا جبکہ احقر نے عرض کیا تھا کہ سبحانك لا علملنا الا ما علمتنا کے معنی پر غور کرنے سے عجز انکساری پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بعض مقام پر قوت کی ضرورت ہے تا کہ دوسرے پر اثر ہو اسلئے چند دنو سے یہ معنے قلب پر مورث قوت قلبی میں کہ ہمارے پاس نہیں ہے مگر وہ ہی علم جو خاص اللہ تعالیٰ نے سکھلایا لہذا اسکی قوت کے مقابلے میں کون ہے جو ہمارے سامنے آئے فرمایا انا کو بھی مٹاؤ اسکے انا میں ورنہ علم میں انانیت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے اور یہ مضر ہے سبحان اللہ کس طرح اصلاح فرماتے ہیں بات بات میں۔

ملفوظ نمبر ۴۴

حاضرین میں سے ایک مخلوق اللمیہ وکیل صاحب نے بسلسلہ گفتگو عرض کیا کہ میں بڑا گنہگار ہوں لیکن یہ خیال کرتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کے عظیم عفو کے آگے یہ کوئی چیز نہیں جو قابل حساب بھی ہو پھر درمیان میں میری شفاعت کرانے والے بھی بہت ہیں پس خدا کی عظیم عفو کے آگے میرے گناہ کی کیا حقیقت اس قلیل اور ادنی شے کا کیا حساب ہوگا بلا حساب جنت میں جاؤنگا فرمایا شان عفو ورحمت میں پناہ لینے کا وقت وہ ہے کہ اعمال کی قوت نہ رہے آخر وقت ہو اور جب تک تندرست ہو ایسے خیال سے نفس کو ابھارنا ہے اور گناہوں پر

Marfat.com

دلیر کرنا ہی اسلئے یہ مناسب تھا کہ کہتے مجھ سے حساب نہیں ہوگا۔ دلیل میں یوں کہتے اسلئے کہ بڑا گنہگار اور کثیر المعصیت ہوں کوئی ایک دو گناہ ہوں تو حساب دوں بے شمار ہیں جہنم کا مستحق نظر آتا ہوں لیکن کیا عجب ہے جب تھک جاؤں اور حساب سے عاجز آکر گھبرا جاؤں اور حساب نہ پیش کر سکوں تو رحمت الٰہی کی دستگیری ہو اور بلا حساب جنت میں بھیج دیا جاؤں یہ طریقہ عبدیت ہے جو باعث نزول رحمت ہے اپنے عجز و انکسار کو پیش نظر رکھو غرضکہ حضرت ہر وقت اصلاح نفس کا خیال رکھتے تھے اور تعلیم فرمایا کرتے تھے۔

ملفوظ ۴۵

قبل عصر وکیل صاحب کے انتقال کی خبر آئی۔ مغرب کے بعد مراقبہ سے فارغ ہو کر حضرت نے فرمایا آج وکیل ہی کی جانب توجہ رہی ابتدا میں اس آیۃ کریمہ کی تلاوت رہی ان تعذبهم الاية پھر یہ بشارت ملی انه فی الاخرة لمن الصالحين پھر فرمایا کہ بہت بڑا وسیع میدان رحمت دکھلایا گیا اس سے باہر دیکھا لیکن الحمد للہ بزور اس میں داخل کر دیا گیا ہمارا اطمینان ہو گیا احقر نے عرض کیا۔ الحمد للہ انہوں نے اپنے عقیدہ اور خدمت کا نفع پایا یہ وہی وکیل صاحب تھے جن کا قبل ذکر آیا فرمایا انکی نظر رحمت پر بہت تھی وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار ہوں ایسے شخص کی نظر رحمت پر ہی ہوتی ہے۔ اوہر حضرت اہل اللہ کی محبت نے کام پورا کر دیا۔

ملفوظ ۴۶

ایک روز طبیعت ناساز تھی بہت سے لایق اور قابل احباب کے اٹھ جانے کا ذکر فرمایا پھر فرمایا الحمد للہ پچھلے وقت میں اللہ تعالی نے تمکو عطا فرمادیا پھر دعا دی ان الفاظ میں اللہ تعالی تمہاری عمر میں برکت دے اور تمہاری ہر سعی میں امداد خاص فرماوے سبحان اللہ آخری فقرہ بہت جامع فرمایا اللہ تعالی احقر کی ہر سعی کو کامیاب فرما کر مقبول فرماوے۔ آمین

ملفوظ ۴۷

بعد نماز مغرب حسب معمول کپتان یٰسین خاں صاحب حاضر ہوئے عرض کیا کہ

مکان تبدیل کر رہا ہوں درزی کے محلہ میں ہے حضور کا مکان شریف وہاں سے دور ہو گیا حضرت نے جواب میں یہ شعر پڑھا احقر کو بہت لطف آیا وہ شعر یہ ہے:

خانہ یار کا کیا تجھ کو بتاؤں میں پتہ
جیسا مشتاق ہو نزدیک بھی ہے دور بھی

غرضیکہ حضرت کی تو ایک ایک بات میں لطف ہوتا تھا اللہ تعالیٰ ان پر بے انتہا رحمت نازل فرماوے۔

ملفوظ نمبر ۳۸

احقر نے عرض کیا کہ درود شریف کے وقت حضور اکرم ﷺ کی طرف توجہ ہوتی ہی ذات بحت کی طرف توجہ نہیں رہتی بزور اس طرف خیال لاتا ہوں دو دو توجہ میں بے حد کشمکش رہتی ہے فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ میں فانی ہو کر حضور کی توجہ سے متوجہ بخدا ہو فوراً کشمکش دوئی سے نکل گیا یکسائی حاصل ہوگئی درود شریف کے باعث حضور ﷺ سے ایسا ہی علاقہ ہونا چاہی کہ فنائیت ہو جاوے۔

ملفوظ نمبر ۳۹

گھڑی پر سردھی بعد نماز اشراق فرمایا کہ عاصی کیلئے فنا ہی فنا ہے معصیت کو مغفرت بھی مٹاتی ہوئی آتی ہے اور اطاعت میں بقا ہے اس کا کمالات نبوت سے تعلق ہے اور اس خیال میں ڈوبے تو ولایت کی نسبت کا ظہور ہے۔

ملفوظ نمبر ۴۰

حضرت خواجہ احرار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کو توجہ دائمی حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف حاصل ہو جاوے حضرت نے فرمایا یہ کتابوں سے نہیں حاصل ہوتی سینۂ اہل اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

ملفوظ نمبر ۴۱

مولوی مظفر صاحب نے عرض کیا کہ لوگ دریافت کرتے ہیں کہ بطوں میں کیا حاصل ہوا فرمایا ایسے ویسوں کو جواب دیدو بطونی معاملہ بطون ہی کو چاہتا ہے۔ ورنہ جواب دیدو کہ نسبت سے مدرکہ غیر خدا سے پاک ہوتا ہے سائل سے کہو اس لذت کو تو کیا جانے جب تک نہ چکھے "لذت ایں مے نشاسی بخدا تا نچشی۔"

ملفوظ نمبر ۴۲

شہر کے جدید حادثات و واقعات کے جاذب توجہ خبروں کے متعلق فرمایا کہ انکو ہٹائے اور خیال کی یکسوئی میں فرق نہ آنے دے اپنے خیال خاص کو قایم رکھے احقر نے عرض کیا اس موقعہ کی یہ ہی نفی اثبات ہے فرمایا ہاں۔

ملفوظ نمبر ۴۳

بموقعہ عرس شریف صبح کے کھانے کے وقت حضرت کا دندان مبارک ہاتھ میں آگیا فرمایا ایک ایک چیز ساتھ چھوڑ رہی ہے رفاقت پائیدار رفیق اعلیٰ ہی کی ہے۔

ملفوظ نمبر ۴۴

فرمایا علم الیقین دھواں دیکھ کر آگ کے وجود کا تعین کرنا ہے عین الیقین خود آگ کو دیکھ کر یقین کا کرنا ہوتا ہے۔ حق الیقین خود اوسکے اندر پہنچ کر یقین حاصل ہو پھر فرمایا علم وعین ہی حجاب ہیں احقر عرض کرتا ہے سچ ہے غیرت "از چشم برم کہ روئے تو دیدن ندہم۔"

ملفوظ نمبر ۴۵

رشحات میں بسلسلہ ذکر شیخ عبدالرزاق علیہ الرحمتہ آیا کہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ ایک محفل میں تھے انہوں نے آپ پر تصرف کرنا شروع کیا آپ نے اپنی

نسبت کو مستحکم کیا انہوں نے بھی پہلے سے زیادہ زور خرچ کرنا شروع کیا اور چاہا کہ بار آپ پر ڈالیں لیکن حضرت نے اپنے بائیں کندھے پر دست مبارک رکھکر فرمایا کہ ہم نے اس شانہ پر جو بوجھ تھا وہ ان پر ڈالا خوار یار میں آگئے پیشانی پر پسینہ آگیا خجل اور منفعل ہوئے اس حکایت کے بعد حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سلسلہ کے بزرگ نے فقیر پر بھی تصرف کیا تھا انہوں نے کہا یہ قوال اچھا پڑھتا ہے۔ بغیر مزامیر اگر ارشاد ہو تو کچھ سنائے ہم نے منظور کر لیا پہلا ہی شعر ایسا پڑھا کہ ہم متکیف ہوے اور سب پُر کیف ہوئے ہماری کیفیت کو وہ سمجھے کہ ہمارا اثر ہے مزید متاثر کرنے کے لئے ہماری گردن پر انہوں نے ہاتھ رکھا خیال آتے ہی ہم نے اپنی نسبت جو ان پر ڈالی تو وہ فوراً بے ہوش ہو گئے اور اس قوال کی دوسرے ہی شعر میں آواز بھی خراب ہوگئی پھر فرمایا ابتداء میں ہم نے بھی تصرفات کئے مگر لوگوں کو نقصان ہوا لہذا چھوڑ دیا شروع کا حال ایک روز فرمایا کہ ایک چینونٹی ہاتھ کے نیچے دب کر مر گئی ہمکو ترس آیا اور اس پر تصرف اور ہمت کی آزمائش کی بعونہ تعالیٰ چلنے لگی اور اول اول سلب مرض کی آزمائش اپنے ماموں شیخ فرید الدین صاحب کی شدید بے تاب کن آنکھ کے درد کے سلسلہ میں کی کہ درد سلب کیا ان کا تو فوراً درد جاتا رہا مگر ہماری آنکھ میں درد ہو گیا اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ الور ہی تشریف فرما تھے عرض کیا گیا فرمایا کچے ہو نا حضرت فرماتے کہ آپ کے اس فرمانے کی لذت آج تک قلب میں ہے اس مزے سے فرمایا اسکے بعد طریقہ سلب تعلیم فرمایا بلاشک حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو صاحب تصرف تو یہ حق تعالیٰ نے بنایا تھا جیسا کہ بزرگان دین نے فرمایا الشیخ یحیی ویمیت بالکل اسکے مصداق تھے بے تعداد بندگان خدا کے دلوں کو زندہ فرمادیا۔

ملفوظ نمبر ۴۶

حضرت کی خدمت میں ایک عامل کا مقولہ پیش ہوا کہ اورام کا تو علاج ہی کیا جاوے اتنی بہادری امراض سلب اور توجہ کے قابو کے بھی کیا ہیں اسپر حضرت نے فرمایا نہیں احمد جان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تو گولی ایک کے جسم سے تین دن کے اندر توجہ سے نکالی

Marfat.com

پھر سلب امراض کے سلسلہ میں دیر تک اسرار اور نکات کا اظہار فرماتے رہے اور نیز اس کے طریقوں کا ذکر فرمایا۔

ملفوظ نمبر ٦٧

عملیات کا ذکر تھا کہ اس کا تعلق ستاروں سے بھی ہے وقت وغیرہ وغیرہ شرائط کیساتھ اگر تعویذ وغیرہ ہوں تو عجیب سریع الاثر ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا بلا شک وقت کی بھی قید ہے۔ لیکن ہم نے ان رعایتوں کو کبھی ملحوظ خاطر نہیں رکھا نیز عملیات کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی ہمارے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی عام اجازت ہم کو ہے کہ جو چاہے لکھ دیا کرو قلم پکڑتے وقت دو خیال پیش نظر ہوتے ہیں اول تو یہ قلم اسکے ہاتھ میں ہے دوسرے اسکی قدرت زبردست ہے کہ وقت تحریر کو موافق وقت کر دیئے پہلا خیال حضرت خواجہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کے مقولہ کے مطالعہ کے بعد سے ہوا آپ نے فرمایا کہ جب ہم قلم لیتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اس کے ہاتھ میں ہے دوسرا خیال اس حکایت کے مطالعہ کے بعد سے قایم ہوا کہ ایک حکیم کے بیٹے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لکڑی کو ہرا کر دینے کے معجزہ کو ظاہر کیا سنکر کہا کہ ایسا میں بھی کر سکتا ہوں عرصہ بعد کچھ ستاروں کی تاثیر کا ایسا وقت آیا کہ لکڑی طلب کی فوراً اسر سبز ہوگئی بیٹے نے کہا اسکے انتظار میں رہنے والا اور وہ ان سب قیدوں سے بالاتر بلا شک حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ قادر مطلق کی قدرت پر زبردست بھروسہ رکھنے والے تھے حضرت اگر توجہ فرماتے تو عمل بیحد سریع الاثر ہو جاتا تھا جیسا کہ کپتان یٰسین خاں صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک واقعہ کرامات میں درج ہو چکا ہے کہ دو پہر کو تعویذ مرحمت فرمایا اور شام کو جیل خانہ سے چھوڑ دیا گیا

حضرت کے عملیات

اور

تلقین وظائف

حضرت کی بیاض سے کچھ عملیات درج کرتا ہوں تا کہ بندگان خدا کو فائدہ پہنچے عملیات میں سب سے زیادہ حضرت کی ہمت قوت باطنی دست مبارک اور زبان اقدس کی تاثیر اصل عظیم تھی لیکن تاہم کچھ لکھتا ہوں آپ حضرت کو فاتحہ پہنچا کر عمل میں لائیں تو کیا عجب ہے کہ آپکی زبان میں بھی حق تعالیٰ وہ تاثیر عطا فرمادے اگرچہ حضرت کے سے ریاضات روحانی قوت اور عبادات ہم میں کہاں وہ تو شے ہی آخر ہے لیکن فاتحہ کے بعد عمل انشاءاللہ مفید ہوگا اعمال کو باوضو لکھا جاوے۔

آیاتِ شفا ہر مرض کیلئے مجزب ہیں

ویشف صدور قوم مومنین۔ وشفاء لما فی الصدور ویخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس۔ وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنین واذامرضت فهو یشفین قل هو للذین امنواهدی و شفاء

جس مرض کیلئے ان آیات کو لکھ کر پلایا جاویگا انشاءاللہ صحت اور شفاء ہوگی کاغذ پر لکھے یا چینی کی طشتری پر۔

ضیق النفس کے لئے

الم نشرح سینہ پر دم کرے یا لکھ کر پلادے۔

Marfat.com

سانپ کے کاٹے کیلئے یہ دعا پڑھے

سلام علیٰ نوح فی العالیمن وعلی محمد فی المرسلین نوح نوح نوح قال لکم نوح من ذکرنی فلا تلدغوہ بچھوکیلئے صرف سلام علیٰ نوح فی العالمین صبح شام تین تین بار پڑھے انشاءاللہ بچھو نہیں کاٹے گا۔

بچہ روتا ہو!

تو اصحاب کہف کے یہ نام لکھ کر اسکے سرہانے رکھ دیں۔ یملیخنا مکسلمینا کشفوطط تبیونس کشا فط یونس اذرخط یونس یو انس بوس و اسم کلبھم قطمیر ان ناموں میں اختلاف ہے مگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمتہ اللہ یہی تحریر فرماتے تھے۔

بخار کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ و بااللہ و محمد رسول اللہ یا نار کونی بردًا و سلامُ علیٰ ابراھیم لکھ کر پلا بھی دیں اور دم بھی کر دیں۔

دفع جن کے لئے

اصحاب کہف کے مذکورہ بالا نام دیواروں پر لکھ دیں انشاء اللہ وہ گھر محفوظ ہو جائے گا۔ جن دفع ہو جائیں گے۔

برائے ہر درد

درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اس آیہ شریفہ کو پڑھے۔ وبالحق انزلناہ و بالحق نزل۔

برائے محافظت زراعت

اگر کھیت وغیرہ کو موذی جانوروں سے نقصان پہنچتا ہو تو کاغذ پر لکھ کر مٹی کے

Marfat.com

کورے پیالے میں بند کر کے زمین میں دفن کردے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم یا رزاق العباد یاخلاق الخلائق یا فاطر السموٰت ویا منبت الزرع فی الارض و النبات و یا مجیب الدعوات ادفع من ھذا الزرع شر الھوام والوحوش و شر الفارہ والخنازیر المفسدہ وارزقنا رزقا حسنا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحا بہ اجمعین۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

برائے ادائیگی قرض اس دعا کو پڑھے

اللم انی اعوذبك من الھم والحزن و العجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبة الرجال۔

برائے کشادگی رزق

درمیان سنت اور فرض فجر پچاس مرتبہ اذا جا۔ پڑھے اول آخر تین تین بار درود شریف۔

برائے حل مشکلات

یا دلیل المتحرین یا غیاث المستغیثین یا مجیب دعوۃ المضطرین یا کاشف کرب المکروبین چوبیس ہزار تین سواڑسٹھ بار پڑھے ایک دن ممکن نہ ہوتو چند روز میں بوقت معین پڑھے انشاء اللہ سریع الاثر ہے۔

آنکھوں کی روشنی کا خاص عمل

بعد ہر نماز آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے جب ولا یؤدہ حفظھما پر پہنچے تو اپنے

Marfat.com

ہاتھوں کی انگلیاں آنکھوں پر رکھے اور گیارہ مرتبہ اسی کلمہ کو پڑھتا رہے پھر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لے۔

اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اسکے تمام کام رُکے ہوئے فتح ہونگے اور تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

وظائف میں کیا کیا پڑھتے تھے اس کا پتہ نہیں کیونکہ سراً پڑھتے تھے البتہ قرآن پاک اور دلائل الخیرات بعد نماز ظہر حضرت کے معمولات میں ایسا تھا کہ سب کے علم میں آنے والا باقی تسبیح پر اشراق کے وقت تک یا شب کو سوتے وقت یا تہجد کے بعد جو پڑھتے تھے وہ معلوم نہیں مخفی ہوتا تھا ہاں کبھی کبھی کلام سے اخذ ہوتا تھا کہ موافق وقت وحال اور مقام کیا چیز زیادہ کیف کے ساتھ درد میں ایک دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ذکر فرمایا آج کل تنزیہ میں زیادہ لطف آتا ہے کیوں کہ نہ ہو جیسا مطلوب دید و دانش میں آیا اس سے پاک سمجھنا تنزیہ کرتے ہوئے وراء الوراء۔ محبوب کو سمجھنے میں لطف کے ساتھ ترقی ہی ترقی ہے اب احقر یہ نہیں عرض کرسکتا کہ صرف اسیقدر کلمات پڑھتے تھے۔ یا سبحان اللہ و بحمدہ سبحان العظیم و بحمدہ استغرہ اللہ پوار پڑھتے تھے ایک دفعہ احقر سورہ فاتحہ کی تفسیر دیکھ کر حاضر ہوا بہت محظوظ تھا اس کے اسرار و نکات کے بیحد تعریف کر رہا تھا سنکر فرمایا تو اسکو ۹۹ مرتبہ بعد از نماز مغرب پڑھا کرو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بھی پڑھتے ہونگے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ تین سو تیرہ مرتبہ قل ہو اللہ شریف بعد نماز فجر پڑھ کر اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس کا ثواب پہونچا دیا کرو معلوم ہوا کہ حضرت بھی ورد میں رکھتے ہونگے۔ ایک دفعہ اللھم خرلی واخترلی ولا تکلنی الیٰ اختیاری کے وظیفہ کے لئے بتاکید فرمایا کہ اس کو پڑھا کرتے ہو یا نہیں ضرور یہ چیز حضرت کے وظیفہ میں بھی ہوگی اسی طرح تمام وظائف جو احقر کو تعلیم فرمائے اور بفضلہ وہ سب احقر کے ورد میں ہیں غالباً حضرت کے ورد میں بھی وہ سب ہوں گے۔

عام طور پر تمام مریدین کو حضرت صاحب درود شریف ایک ہزار ایک ہزار پانچ

Marfat.com

سومرتبہ استغفار کی تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف اس لئے رکھا گیا ہے کہ رحمۃ للعالمین کا واسطہ بیچ میں رہے فرماتے تھے کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو کچھ بھی ہم نے پایا بدولت درود اور توجہ ذات بحت سے پایا۔ مغرب کے بعد مراقبہ فرماتے تھے اور اسکی ہدایت فرماتے تھے ایک روز فرمایا کہ ذاتی نسبت سب سے دل ہٹا دیتی ہے اسوقت نہ پڑھنے کو دل چاہے نہ کسی اور کام کو ایسے وقت نسبت کی طرف ضرور متوجہ ہو جایا کرو وقت مقرر پر بھی تھوڑی بہت دیر ضرور مراقبہ کرلیا کرو صبح وشام عام فیضان کا وقت ہوتا ہے اس میں ضرور مانگنے کیلئے آجانا چاہی یہ شعر بھی بار ہا پڑھا ہے۔

پس ازسی سال این معنی محقق شد بخاقانی!
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی!

ترجمہ: خاقانی کو تیس سال کے بعد یہ معنیٰ معلوم ہوا کہ ایک لحہ رب کے ساتھ گذارنا سلیمان علیہ السلام کی حکومت سے بہتر ہے۔

کوئی نہایت درجہ غبی ہوتا تھا تو اسکو ذکر بھی تلقین فرماتے تھے ورنہ توجہ ہی کے ذریعہ دل غیر اللہ سے پاک ہو جاتا تھا اور نور حق سے معمور جو تمام محنتوں ریاضتوں اور وضائف کا لب لباب اور حاصل ہے۔

حضرت کے خلفاء کے اسمائے گرامی

مولانا ارشاد علی صاحب الوری رحمتہ اللہ علیہ سب سے اول اجازت حضرت نے آپ ہی کو دی ہے۔ آپ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھے اجازت حضرت نے عطا فرمائی یہ آپ ہی کا شعر ہے۔

دے مجھے سوز ومحبت تامٹے میری خودی رکن دیں پیر برحق پارسا کے واسطے

حضرت کی حیات ہی میں بعمر ۴۳ سال بمقام کوٹہ عالم مسافرت میں انتقال ہوا رہنے والے آپ ریاست الور کے تھے۔

Marfat.com

مصاحب خاں صاحب

حضرت ہی سے بیعت تھے حضرت ہی سے اجازت بطور سفارت حاصل تھی انکے والد اعلیٰ حضرت سے بیعت تھے حرارت قلبی کے باعث سینہ کے مقابل جو کپڑا آتا مثل دھواں رسیدہ زرہ ہو جاتا تھا۔ قاضی شجاع الدین صاحب حاجی بشیر صاحب بھی سفارتاً خلیفہ تھے اور مولوی الہیٰ بخش بھی لیکن الہٰی بخش سے ایک خلاف شرع فعل پر حضرت ناراض ہو گئے وہ اس پر قائم رہا نسبت سلب فرمائی مردود طریقت ہو گیا ان سب کا حضرت کے سامنے ہی انتقال ہوا۔

قاضی علی اکبر صاحب جھالاواڑی

آپ حضرت ہی سے بیعت تھے اور حضرت سے ہی اجازت یافتہ طبیب ریاست تھے مقبول خاص و عام تھے بعمر ۶۳ سال بعارضہ فالج حضرت کے حیات ہی میں انتقال ہوا جسوقت جنازہ روانہ ہوا ہے بارش ہو رہی تھی اور اسپر ہاتھ لگایا تو جنازہ خشک تھا بوقت شب جنازہ کی ہمراہ صدہا آدمی تھے آسمان سے زمین تک نور ہی نور معلوم ہوتا تھا حضرت کے عاشق زار تھے۔

منشی اخلاق احمد صاحب رامپوری

حضرت کے خلیفہ میں شرف بیعت و اجازت حضرت سے حاصل تھی فانی فی الشیخ ہیں تادم تحریر ہذٰا الفضلہ بقید حیات ہیں۔ جھالاواڑ میں مقیم ہیں حضرت کی نشانی ہیں قابل زیارت ہیں آپ سے اشاعت سلسلہ جاری ہے۔

حاجی عبدالعزیز صاحب

آپ بھی حضرت کے خلیفہ ہیں بھٹنڈہ میں عزلت نشین ہیں۔ کم گو سادہ مزاج مصروف طاعت و عبادت ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا مولوی مفتی محمد مظہر اللہ صاحب مدظلہ

امام مسجد فتح پوری دھلے

نبیرہ اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ

آپ کو اگرچہ بیعت سلطان العارفین برھان الواصلین صاحب الشرف الجلی قطب عالم حضرت[1] سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ سے حاصل ہی لیکن چونکہ بیعت کے ایک سال ہی کے بعد حضرت وصال فرما گئے تھے اسلئے آپکی آخر میں تکمیل حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں ہوئی اور حضرت صاحب ہی سے آپ کو تینوں سلاسل کا مجاز فرما کر رونق آستانہ شیخ بنایا اور تحریری اجازت نامہ مع صافہ عطا فرما کر مسند رشد و ہدایت پر متمکن فرمایا فیضان الہیٰ سے لوگ مستفیض ہو رہے ہیں اسکے علاوہ افتائے آبائی بھی آپ سے آباد رہے اور آپ ہی کو تفویض فرمایا چنانچہ اسوقت حضرت کی جگہ خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری بھی آپ ہی ہیں حق تعالی ان ہی فیوضات ظاہری اور باطنی کیساتھ آپ کو سلامت با کرامت رکھے۔

احقر العباد محمد محمود

بطور تحدیث نعمت ظاہر کیا جاتا ہے کہ الحمدللہ اس عاجز کو بھی شرف بیعت اور

---

(۱) ''حضرت سید صاحب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے پیرو مرشد غیث الانام غوث الاسلام قیوم عالم حضرت سید امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلف اکبر اور آپ کے سجادہ نشین تھے آپ کا پایہ علوم ظاہری اور باطنی دونوں میں اسقدر بلند تھا جہاں علما عرفا کے زمانہ کی نگاہوں کا پہنچنا متعذر تھا صاحب نسبت تو یہ ایسے کہ جس پر نظر ڈالدی اوسکو پروانہ ذات احدیت بنا دیا گیا آپ کے بعض فضائل و مناقب کا مذکرہ رسالہ ذکر مبارک میں ملیگا جو عنقریب طبع ہو کر شائع ہونیوالا ہے اس کا پہلا حصہ جسمیں آپ کے اوراد کا ذکر ہے طبع ہو چکا ہے''

اجازت دونوں حضرت ہی سے حاصل ہیں آخر وقت میں حضرت نے اپنا جانشین فرمایا اس سلسلہ میں احقر کچھ مختصراً اپنے حالات تعلیمی جانشینی اور حضرت کی علالت کے درج کرتا ہے۔

احقر کی جانشینی اور تعلیمی حالات کا مختصراً ذکر اور حضرت کی آخری علالت اور وصال کا حال: احقر نے ابتدائی عربی تعلیم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی پھر تحصیل علم کیلئے باہر چلا گیا آخر بھوپال، دہلی اجمیر بسلسلہ تعلیم رہا اور ارباب علم وفن اور اصحاب کمال کی صحبت حاصل کی انکے علوم وفنون کی زلہ رہائی کر کے اجمیر سے سند حاصل کی جب اس سے فارغ ہوا تو طب کو شوق پیدا ہوا دہلی میں پڑھ کر اسکی بھی سند لی پھر کسی طبیب حاذق کے ہاتھ کے نیچے کام کرنیکا شوق ہوا چنانچہ حکیم اجمل خاں صاحب کی جگہ پر انکے بھتیجے حکیم محمد ظفر خاں صاحب قابل طبیب ہیں یہاں پونے دو سال مطب میں رہا یہاں سے بھی سند لیکر الوآ گیا تو حضرت کی صحبت کلیتاً نصیب ہوئی جذبات حق پیدا ہوئے علم بطون کی تحصیل کی طرف طبیعت راغب ہوئی پس حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تصوف کی کتابیں شروع کیں سبقاً سبقاً پڑھا ختم ہو گئیں کچھ زمانہ گذر گیا اسی زمانہ میں خوب مراقبہ ہوتے تھے خوب ذکر فکر ناگہانی حضرت کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ شعبان کی تاریخیں تھیں۔ چشم مبارک کے نیچے کچھ تبج سا محسوس ہوا دیکھا تو ورم جگر ورم معدہ معلوم ہوا اگر چہ سوزش کی شکایت تو حضرت کو پہلے بھی ہو جایا کرتی تھی غرضکہ اورام نے یہاں تک ترقی کی کہ بوجہ تنفس تین شبانہ روز تک حضرت لیٹ کر استراحت نہ فرما سکے تکیہ لگا دیئے گئے بحالت سجود ان پر وقت گذارا لیکن الحمدللہ علاج سے عوارضات میں فرق ہوا تین دن بعد حضرت نے استراحت فرمایا حضرت بہت خوش ہوئے اب اصل مرض کا علاج شروع ہوا ایک روز بوقت سہ پہر آگے چھت پر لیپ لگائے حضرت لیٹے ہوئے تھے احقر نے حضرت کے طویل علالت تبج ورم جگر ورم پا سے پریشان خاطری اور سوا ماہ سے چھوٹی بہن کی سخت خطرناک علالت کے سلسلہ میں بے حد تشویش دکھلاتے ہوئے عرض کیا کہ اسوقت کوئی دوسرا طبیب ہوتا تو اس پر تجاویز کا بار ڈال کر ہم کچھ راحت حاصل کرتے حضرت قبلہ مولانا حکیم عبدالمجید

Marfat.com

صاحب مدظلہ کو عریضہ ارسال کیا اجمیر سے وہ بھی اسوقت تک تشریف لائے بر بنائے تعلق دل ودماغ پر علالتوں سے سخت اثر ہے فرمایا حضرت کو کچھ وجوہات پیش آگئی ہونگی پھر برائے تسلی فرمایا کہ غیر پر نظر رکھنا شرک طریقت ہے اسکی ذات پر اعتماد رکھو تم کو نظر اللہ کی ذات پر جیسی ہونی چاہئے کسی اور پر اسی زور اور قوت اور بھروسہ کیساتھ نہیں ہونی چاہیے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ کر تحمل مصائب کے لئے اوسی سے حول وقوت طلب کرو اور یاحییٰ یا قیوم برحمتك استغیث پڑھ کر اللہ تعالی سے استغاثہ کر لیا کرو فرمایا الحمد للہ تمہاری تدبیر بہت راست آئیں تین شب کسی پہلو چارپائی پر ایک لمحہ کو لیٹا نہیں گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری تدابیر سے کسی قدر فرق ہے اللہ تعالی تم کو قبولیت عامہ عطا فرماوے۔ اور قرب خاص سے بہرہ ور فرمائے یہ افکار مصائب اسی لئے آتے ہیں کہ صبر استقامت کو حاصل کیا جائے نسخہ لکھ دیا پھر اوس پر بھروسہ رکھا اسی کی طرف متوجہ رہے توجہ الی اللہ میں فرق نہ آوے حکیم احمد حسین صاحب (برادر ماموں زاد) انکو بھی مختلف مواقع پر بہت دعائیں دیں اور انکی خدمت مقبول فرمائیں اسوقت تک حکیم احمد حسین صاحب اور احقر کی متفقہ تجاویز سے علاج رہا اب حضرت قبلہ مولانا حکیم عبدالمجید صاحب مدظلہ طبیب حاذق صاحبزادہ اعلحضرت میہوی رحمتہ اللہ علیہ بھی اجمیر شریف سے تشریف لے آئے حضرت کو روحانی مسرت حاصل ہوئی اور ہم لوگوں کو تو بیحد قوت حاصل ہوگئی پھر حکیم محمد احمد خانصاحب اور حکیم محمد ظفر خانصاحب کے مشورہ بھی دہلی سے بشریک کئے جانے لگے رمضان شریف آگیا پانچ چھ روز تک قرآن پاک تراویح میں بہت تھوڑی مقدار میں پڑھا گیا۔ حضرت کے انتظار میں لیکن ہمت نہ ہوئی حضرت کو بہت ہی افسوس اور رنج تھا بلکہ رقت بھی طاری ہوتی۔ قرآن پاک کے عدم سماعت پر آخر حضرت کو دوسرے روز کرسی پر بیٹھا کر مسجد میں لیجایا گیا بیٹھ کر تراویح ادا فرمائی اسقدر طویل نشست اور نقل وحرکت سے طبیعت زیادہ مضمحل ہوگئی ادھر واپسی پر گھر میں یہہ نقشہ ملا کہ ہمشیرہ کے سخت حالت خراب ہوگئی۔ وصیتیں کرچکی تھیں تمام اہل خانہ مغموم جمع تھے۔ سورہ یٰسین شریف سنائی جارہی تھی حضرت بھی آکر پاس بیٹھ

Marfat.com

گئے اور مراقب ہو گئے گوالحمدللہ تھوڑی دیر بعد حضرت کی توجہ سے حالت بدل گئی لیکن اس غم نے یکا یک حضرت کو اور مضمحل کر دیا زیادہ طبیعت ناساز ہو چلی گئی اس کے بعد پھر مسجد میں نہ تشریف لی جا سکے۔۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

ادھر باوجود اطبار کے منع کرنے کے حضرت نے کچھ روزے بھی رکھے اضمحلال ترقی کر گیا حالت نازک ہوتی چلی گئی شوال میں تو مرض نے انتہائی منازل کو طے کر لیا لیکن جمعہ کیلئے حضرت مسجد ہی میں تشریف لیجاتے رہے اپنی عمر کے پچھلے جمعہ کو حضرت نے بتلا دیا اور اعلان فرما دیا کہ بس فقیر کا یہ آخری جمعہ ہے تمام دوست فقیر سے آخری مصافحہ کر لیں یہ فرما کر وداعی مصافحہ کیلئے دونوں دست مبارک پھیلا دیئے اس ارشاد کے بعد بیک وقت سیکڑوں الوراور مضافات شہر الوراا اور دیگر شہر کے جو برائے عیادت حاضر تھے دست مبارک پر ٹوٹ پڑے حاضرین پر عجب رقت کا عالم طاری تھا آہ وبکا نالہ فغاں سے اسوقت کوئی انسان خالی ہوگا۔ سب دست بوس ہو کر رخصت ہو رہے تھے مسجد المناک بنی ہوئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ مسجد کی در و دیوار محراب و ممبر سب رخصت ہو رہے ہیں۔ پھر مسجد سے مکان پر تشریف لائے۔ تمام حاضرین ہمراہ تھے چونکہ اضمحلال زیادہ ہو گیا تھا باہر نشست میں تشریف فرما نہ رہے اندر تشریف لے آئے جب باہر حضرت کو نہ دیکھا تو بیقراری آہ وزاری احباب میں زیادہ ہوگئی گریہ وبکا کی آوازیں آنے لگیں معلوم ہوا کہ حضرت کے فراق میں احباب سخت مضطرب ہیں پھر طلب فرمایا اور باریاب کر کے مصافحہ کے بعد سب کو رخصت کیا اس کے بعد احقر کے لئے اجازت نامہ تحریر فرمانے کیلئے قلم و دوات کاغذ طلب فرمایا کچھ سطریں تحریر فرمائیں لیکن انتہائی ضعف تھا نا تمام رہ گیا۔

کرسی پر بیٹھا کر حضرت کو نیچے منزل میں لے آیا گیا نماز عصر جماعۃ سے نشست گاہ میں ادا فرمائی پنجگانہ نماز با جماعت ادا فرماتے تھے سردی کا موسم تھا شب کو یہاں پر رہتے تھے دن میں دھوپ کی وجہ سے حضرت بالائی منزل میں تشریف لے آتے تھے عصر کیوقت پھر نیچے کی منزل میں اتر آتے تھے علالت کی کیوجہ سے ہر وقت آدمی حضرت کے

Marfat.com

قرب میں موجود رہتے تھے کیارات اور کیا دن کہ حضرت کوئی چیز طلب فرمائیں تو پیش
کردیجاوے بالخصوص پانی کہ خشکی بیحد تھی پانی طلب فرماتے تھے پانی یا اطبا کی مجوزہ چیز جو
مناسب ہوتی تھی پیش کردیجاتی تھی۔ پھر حضرت لیٹ جاتے تھے لحاف اوپر ڈال دیا جاتا تھا
استغراق بیحد قوی ہوگیا تھا صورت مبارکہ سے انقطاع کلی ماسوائے ظاہر ہوتا تھا حالانکہ سب
علاقہ والے پاس موجود تھے لیکن رفیق اعلیٰ کی طرف شوق پوری قوت کیساتھ بڑھ چکا تھا
اسقدر اس عالم کی طرف حضرت جذب ہو چکے تھے کہ کسی سے کوئی علاقہ نہیں معلوم ہوتا تھا
ایک روز شب کو تقریباً دس بجے استغراق میں فرمایا کہ بہت اچھا کل لکھدوں گا جب افاقہ ہوا
پانی طلب فرمایا تو ماموں صاحب نے دریافت کی کہ حضرت نے یہ کیا فرمایا تھا کہ اچھا کل
لکھدوں گا۔ ارشاد ہوا کہ یہ جگہ حضرات اہل اللہ سے پر ہے سب کا ارشاد ہے کہ اجازت
نامہ کو اب جلد مکمل کردو اسکے جواب میں یہ کلمے تھے۔ چنانچہ ۱۸ شوال ۱۳۵۵ء کو مکمل فرمایا
کہ موافق مخالف سب کو جمع کرلیا جائے چنانچہ بیس تاریخ کی صبح کو سب جمع ہوگئے اس جلسہ
میں اول حضرت نے تبرکات کی زیارت کیلئے حکم دیا تمام حاضرین کھڑے ہوگئے حضرت خود
بھی زیارت کرتے جاتے تھے اور حاضرین بھی سب کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے
حضرت کی حیات میں یہ آخری جلسہ تھا لیکن عجیب پر نسبت اور پا کیف جلسہ اسکے بعد حضرت
انتہائی ضعف کے عالم میں ایک مختصر سی تقریر کے بعد فرمایا کہ اسی طرح ہوتا چلا آرہا ہے کہ
سلف اٹھتے جاتے ہیں اور پچھلے انکی جگہ قایم ہوتے ہیں۔ پھر احقر کے متعلق فرمایا کہ اپنی جگہ
ہم نے انکو جانشین کیا اور فرمایا کہ ہم کو جو ہمارے پیروں سے ملا ہم نے مولوی محمود کو دیا صافہ
بدست صاحبزادہ عالیجاہ اعلیٰ حضرت قبلہ دھلوی رحمتہ اللہ علیہ احقر کے سر پر بندھوایا اور خرقہ
بھی عطا فرمایا یہ صافہ اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ کا تھا جو حضرت کو خلافت کیوقت عطا کیا گیا تھا
حضرت نے جو اجازت نامہ اسوقت احقر کو دیا اسکی نقل یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمين حمدًا يوافی نعمه و يكا فی مزيد
كرمه و الصلوة و السلام على حبيبه محمد و اله و اصحابه
و بارك وسلم اما بعد!

فقیر حقیر مسکین شیخ محمد رکن الدین انصاری مجددی الوری میگو ید ہر گاہ بداعیہ سرمدی دجاذبہ ابدی فرزندی حکیم مولوی محمد محمود سلمہ الودود بشوق و رغبت خود رجوع بفقیر اورا داخل خاندان عالیشان نقشبندیہ شدو تا عرصہ دہ سال مجاہدات و ریاضات کشید ۔ الحمد للہ والمنتہ کہ درین ضمن نسبت قلبیہ و لطائف ستہ باحسن وجوہ نصیب اوگشت حتی کی بجذبہ ایں طریقہ بمقام صحو وسکر رسیدہ بہ فنا و بقا واصل گشتند واز مرتبہ ظل تا باصل رسیدند دریں اثنا از نسبت شریفہ قادریہ چشتیہ ہم فیضیاب گردیدند عزیز گرامی وجود را بنظر افشار فیضان محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام برائے ہدایت طالبین اجازت داوہ شد ایں فقیر راایں ہر سہ نسبت علیحدہ علیحدہ بایں طریق رسید سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بوساطت قطب الاقطاب شیخ المشائخ جامع علوم ظاہری و باطنی کاشف اسرار جلی وخفی ۔ حضرب مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب الملقب بمولینا مسعود شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ حاصل شد حق تعالیٰ نسبت طریقہ عالیہ قادریہ شریفہ بواسطہ حضرت خواجہ کامل اکمل شیخ محمد ضیائے معصوم در مقام مکہ معظّمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیمًا از کمال فضل و کرم خود ہر دو نسبت مشرف ساخت پس فقیر این ہر سہ نسبت یکسو خود بمولوی و حکیم محمد محمود سلہ الودود رسانیدم و بر جائے خود نشانیدم اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم و بہ برکت پیران کبار علیہم الرضوان از دو بیک مسعود نہ برخودار موصوف این جانشینی رامبارک وآباد فرماید و برخوردار بسعی تمام تصرف طالبان کردہ بوصل الہٰی سارنند وازیں ہمت وتصرف برطبان کردہ بوصل الہٰی سارنند وازیں ہمت وتصرف ثواب عظیم حاصل کنند بمنتہ وفضلہ بتاریخ ہیزدہ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۵ ہجری فقیر حقیر محمد رکن الدین نقشبندی مجددی الوری ۔

Marfat.com

انتہائی ضعف کے عالم میں یہ تحریر آخری حضرت کے دست مبارک سے ظہور میں آئی ضعف حروف اور اسکے دائرؤں سے ظاہر ہو رہا ہے انگشتان مبارکہ سے قلم نہیں پکڑا جاتا تھا عرض بھی کیا گیا کہ دوسرا شخص لکھ لیگا لیکن آپنے خود ہی قلم مبارک سے تحریر کرنا پسند فرمایا۔

کچھ روز پہلے بھی مسودہ سا تیار کیا تھا اسوقت بدن میں کچھ قوت بھی تھی اس روز فرمایا تھا کہ تم پر اللہ کا فضل اور احسان ہے اس روز بھی یہ فرمایا تھا کہ اجازت کے سلسلہ میں رات بھر بزرگان دین نظر آئے پھر فرمایا کہ تم خود عالم ہو اس لئے نصیحت لکھنے کی تم کو ضرورت نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت اپنے ساتھ رکھنا۔ فرمایا کہ ہم کو دیکھو کہ ہمارا کون تھا پھر سب کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

تعویذوں کی بیاض کی بھی اجازت ہے اور جہاں کہیں سے جو تم کو ملے لینا اور اپنے پیروں کی طرف سے سمجھنا حضرت صاحب کا خرقہ شریف ہمارے پاس ہے وہ یوں ہی نہ سمجھا جائے اور کی قدر کرنا غرضکہ بیس تاریخ کو حضرت نے اجازت نامہ وغیرہ عطا فرمایا اسی روز شام کے وقت کچھ لوگوں کو حضرت نے طلب فرمایا جن کی طرف سے ناراضگی تھی فرمایا فقیر نہیں چاہتا کہ فقیر کی وجہ سے کوئی قابل مواخذہ رہے لہٰذا فقیر نے تم کو معاف کیا صبح کے جلسے میں یہ بھی فرمایا تھا کہ فقیر کے ذمہ کسی کا کوئی مطالبہ یا کسی کو کوئی حق ہو تو وہ بھی پیش کر کے فقیر سے اپنا حق طلب کر لے حاضرین پر رقت طاری تھی اور عجیب کیفیت رخصتانہ قایم تھی سب کو کچھ لوگ احمد آباد کے واپس جاتے تھے رخصت کے لئے حاضر ہوئے اور ایک صاحب عثمان نامی کو حضرت کے آگے بیعت کیلئے عبدالحفیظ صاحب سب انسپکٹر ٹیلیگراف نے پیش کیا

اس وقت احقر بھی موجود تھا۔ احقر کی طرف رجوع ہونے کا حکم دیا پھر احقر سے مخاطب ہو کر فرمایا آج بسم اللہ ان ہی سے بیعت شروع کرو چنانچہ فقیر نے بتعمیل حکم میں بیعت کیا۔ سبحان اللہ اس کارِ اہم کی بسم اللہ بھی اپنے سامنے ہی شروع کرادی دوسرے روز ۲۱ء شوال المکرم تھی بیحد استغراق رہا صرف اوقات نماز میں افاقہ ہوتا تھا نماز ادا فرمائی جاتی تھی

Marfat.com

وہ بھی کمال استغراق میں پانی بھی بہت کم طلب فرمایا یہاں سب کو یہ خیال تھا کہ آج طبیعت پر سکون ہے لیکن اچانک بعد مغرب حضرت نے اعلان کے بعد جمع ہو گئے احقر وضو کر رہا تھا جلد تمام کر کے حاضر ہوا سب موجود تھے حاضر ہوا تو احقر سے فرمایا کہ یہ فقر کی آخری شب ہے، فاتحہ میں یاد رکھنا ہماری قبر میں مزار اقدس حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مٹی ڈالدینا اور اپنا علاقہ ذات محبت سے رکھنا پھر فرمایا کہ کیا نماز مغرب ہم نے ادا کرلی عرض کیا کہ جماعت سے ادا فرمائی ہے۔ لیکن بوجہ ہم نے استغراق پورے ارکان ادا نہ ہوئے فرمایا کوئی نماز سے رہ گیا ہو تو اسکو دیکھ لو تا کہ جماعت سے نماز ہو جائے لیکن کوئی نہ ملا تو حضرت نے تیمّم کر کے خود ادا فرمائی اسکے بعد اہل خانہ میں سے ایک ایک کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائے خیر کے ساتھ رخصت فرمایا بعض دو دو مرتبہ قدم بوس ہونا چاہتے تھے فرمایا کہ فقیر کے پاس وقت بہت کم ہے۔ حضرت چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ چہار زانوں بحالت استغراق آنکھیں بند فرما رکھی تھیں ایک ایک کو احقر پیش کر کے بتلایا جاتا تھا۔ اسی کے لائق شفقت کیساتھ دعائے خیر سے رخصت فرماتے تھے جب سب رخصت ہو گئے تو احقر نے زمین پر گھٹنے رکھ کر اپنا سر حضرت کے قدموں میں رکھدیا اور عرض کیا کہ یہ احقر بھی حاضر ہے چنانچہ حضرت نے سر احقر کو اپنے ہاتھ کے حلقہ میں لے لیا اور آغوش سے لگا کر فرمایا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری تکمیل نہیں ہوئی ہے نہیں نہیں بفضلہٖ تکمیل ہو گئی ہاں قادریہ اور چشتیہ کی جن نسبتوں کا وعدہ ہم نے تم سے اوقات خلوت و فرصت میں پہونچانے کا کیا تھا وقت نہ ملنے کے باعث وہ اب پہنچاتا ہوں اب پہنچاتا ہوں اب پہونچاتا ہوں تین دفعہ فرما کر توجہ دی ماموں صاحب جو چارپائی پر لگائے تکیوں کے پاس حضرت کو سہارا دیئے ہوئے تھے۔ بیان کرتے تھے کہ روز نسبت سے مجھے پہلو میں معلوم ہو رہا تھا کہ چکی چل رہی ہے تقریباً پندرہ بیس منٹ تک اس انتہائی ضعف میں توجہ سے مستفیض فرما کر فرمایا پہنچادی تین مرتبہ۔

احقر نے معافی طلب کی عرض کیا کہ حضرت کی معرفت جیسی چاہئے ہم لوگوں کو نہیں حاصل ہوئی اور جیسا چاہئے آداب ہم نے بجالائے نہ جاسکے نہایت ادب سے معافی

کا خواستگار ہوں۔ غلطیوں اور لغزشوں سے درگذر فرمادیں حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ اس سے قبل فرمایا تھا کہ تم نے ایسی جگہ پر ہوتے ہوئے جیسا فقیر کا ادب کیا بہت مشکل ہے پھر فرمایا کوئی غلطی ہوئی تو فقیر نے معاف اور فقیر کے اللہ نے معاف کیا فقیر تم سے خوش ہے اسکے بعد ماموں صاحب اور حکیم صاحب کو کلمات رقت انگیز کے ساتھ رخصت فرما کر حکم دیا کہ اب مستورات سب اندر ہو جاویں اور باہر کیطرف کے دروازہ کھو لدو چونکہ باہر معلوم ہو چکا تھا اسلئے لوگوں کا اجتماع تھا دروازہ کھلتے ہی حاضرین سے جگہ پر ہو گئی مولوی مشرف احمد صاحب قدم بوس ہو کر رقت میں آئے حضرت نے تسلی تشفی کرتے ہوئے فرمایا کہ ماشااللہ آپکے والد صاحب موجود ہیں احقر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ انکو بھی اخی المعظم سمجھنا مولوی مظفر احمد صاحب جو اسوقت حاضر نہ تھے دہلی چلے گئے تھے ان کے لیے فرمایا وہ روزانہ اعلیٰ حضرت کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر مراقب ہوتے رہیں پھر مفتی صاحب حضرت مولانا مولوی محمد مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتح پوری اور صاحبزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حکیم محمد عبدالمجید صاحب مدظلہم کیطرف مخالف ہوئے۔ ان حضرات سے بہت ہی زیادہ تعلق خاطر تھا فرمایا فقیر کی آخری شب ہے فقیر رخصت آج ہو رہا ہے ہمارا اور آپ کا جس طرح دنیا میں ساتھ رہا حق تعالیٰ جنت میں بھی ساتھ رکھے اسکے بعد ان حضرات نے کچھ دعا کیلئے فرمایا حضرت نے دعا فرما کر اب کچھ قرآن پاک سے کلام الٰہی پڑھیے سورۃ یٰسین شریف ہی سے ابتدا فرمائیے۔ فرمایا کہ اچھی طرح تکیہ لگادو تا کہ ہم قبلہ رخ متوجہ ہو کر قرآن پاک کی سماعت بخوبی کر سکیں پھر حضرت مفتی صاحب نے تلاوت شروع کی لیکن بوجہ رقت قرات تمام نہ فرما سکے تو آپ نے صاحبزادہ مولانا قاری مشرف احمد صاحب کو حکم دیا انہوں نے کھڑے ہو کر تلاوت فرمائی حضرت مراقب تھے اور تمام حاضرین بھی مراقب ہو گئے اسوقت عجب حالت تھی حاضرین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل اُس عالم بالا کی طرف متوجہ تھے جہاں ہم سے جدا ہو کر جا رہے ہیں اسوقت کلام اللہ میں

Marfat.com

عجیب کشش تھی اور کلام میں لذت اور وہ اثر شوق ایک ایک قلب میں تھا کہ کاش حضرت کے ساتھ ہی شوق کے عالم میں اپنی جان نکل جاوے پھر حضرت قریب وصال اشد شوق میں ہوتے ہیں نفحات الانس میں ایک بزرگ کے حال میں ہے کہ وقت آخر یہ کلمات انکی زبان پر جاری تھے۔ الھم اشتد شوقی فعجل قدومی علیك حالانکہ چند لمحات باقی تھے مگر شوق میں وہ بھی بھاری تھے غرضکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج قرآن پاک دلوں میں اتر رہا ہے اسکے بعد سورۃ نور، سورۃ رعد، سورہ زلزال کیلئے حکم دیا ان سب کی سماعت تک برابر حضرت ایک نشست مراقب بیٹھے رہے حاضرین پر سناٹا طاری تھا اسکے بعد عشا کی نماز باجماعت ادا فرما کر سب کو رخصت فرما دیا دروازہ بند کر دیا گیا صرف دو تین خادم رہ گئے حضرت یاد الٰہی میں مصروف رہے پھر حضرت کچھ دیر استراحت کے لئے لیٹ گئے کیونکہ بہت اضمحلال ہو گیا تھا اور تہجد بھی بعد نوم حضرت ادا فرماتے تھے۔ اب ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر حضرت اٹھے استنجا کیلئے فرمایا چھوٹے استنجے سی فارغ ہو کر پھر تیمم فرما کر تہجد ادا کرنے کیلئے سمت قبلہ راست کر کے قبلہ رو ہو گئے کہ تنفس تیز ہو گیا جہراً ذکر اسم ذات جاری ہو گیا ہمیشہ ذکر خفی کی لیکن اسوقت اسقدر بلند آواز کے ساتھ ذکر جاری ہوا کہ باہر سڑک تک آواز مبارک جاری تھی آخری مرتبہ سی پہلے لفظ اللہ دھیمی آواز سے فرمایا پھر نہایت ہی آہستہ نام پاک لیا اور اسی پر روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وا انا الیہ راجعون۔ اسوقت روح اقدس گویا یہ کہتی ہو عالم شوق میں اپنے رب سے جا ملی

من شوم عریان زتن او ازخیال

تاخرا مم در نہایت الوصال

ترجمہ: میں تو جسم سے پاک ہو گیا ہوں اُس کے خیال میں گم ہو کر تا کہ وصل کی وادیوں نیں خرام ناز کروں۔

وصال دوست نصیب ہو گیا جو حضرت کو تو حیات جاوید حاصل ہو گئی بل احیاء کے

Marfat.com

دائمی مصداق ہو گئے البتہ ہم لوگوں کو غم حضرت نے بے جان کر دیا اور زندگی کا لطف نہ رہا۔

زندگی نتوان گفت جائے کہ مرا است
زندہ آں است کہ بادوست وصالے دارد

ترجمہ: زندگی کسی جگہ کے ساتھ منسلک نہیں ہے زندہ تو وہ ہے جو اپنے یار کا وصل حاصل کر لے۔

لیکن ہم لوگ فراق حضرت میں مردہ ہو گئے تمام شہر میں ایک کہرام پڑ گیا بجلی کی طرح اسیوقت خبر پھیل گئی کہ حضرت وصال فرما گئے ۔ ہر شخص حضرت کی جدائی میں بچشم گریاں بادل بریاں مکان کی طرف بیقرار دوڑا چلا آ رہا تھا ایک ہجوم ہو گیا دروازہ کھول دیا گیا قرآن خوانی شروع ہو گئی صف ماتم بچھ گئی جو شخص آتا تھا دل کو تھامے ہوئے زبان سے کلمہ استرجاع انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھکر فرش ماتم پر بیٹھ جاتا تھا تمام محفل پُر ہے مگر حضرت نظر نہیں آتے یہ صبح ہی دیگر شہر سے طلب خیریت کے تار وصول ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہاں کے بزرگوں کو خواب میں دیکھا گیا کہ سیاہ لباس غمناک ۔ دریافت پر فرمایا کہ تم کو نہیں معلوم پھر حضرت کے وصال کی اطلاع دی بعض نے دیکھا کہ آسمان کی طرف گلدستہ اڑا چلا جارہا ہے۔ بعض کو خود حضرت نے خبر دی غرضکہ عجب واقعات نظر آئے تو الور سے حقیقت حال کی جستجو ہوئی۔ یہاں یہ واقعہ ہو چکا تھا۔ صبح ہونے تک تو آدمیوں کا ایک ٹھٹھ لگ گیا۔ صبح تلاش جگہ کی گئی نصف ایکڑ زمین مل گئی اسکے بعد غسل وکفن کا انتظام شروع ہو گیا بفضلہٖ حفاظ اور علماء اس غسل میں شریک تھے بعد تکفین لوگوں کی خواہش پر عامہ زیارت ہوئی پھر جنازہ روانہ ہوا تو کیا پوچھنا ہے۔ جسوقت جنازہ کندھوں پر آیا ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جنازہ اوپر ہی اوپر دریائے رحمت پر تیرتا ہوا چلا جارہا ہے۔ ایک انسانی سمندر تھا کہ اسکی لہروں میں یہ اللہ کا محبوب سوئے مدفن جارہا تھا اس آخری منظر کی زیارت کے لئے صدہا مرد وزن راہ پر چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے مدفن اقدس پر پہنچ کر نماز جنازہ حضرت مفتی صاحب یعنی حضرت مولانا شاہ محمد مظہر اللہ خطیب وامام مسجد فتحپوری دہلی نے پڑھائی بے شمار بندگان خدائے نماز ادا کی

پھراس خزینہ علم وعرفان کوایک کہرام کے درمیان اپنے ہاتھوں سے سپرد خاک کردیا آخری دیدار قبر شریف میں جس نورانی صورت اور حسن و جمال کیساتھ ہوا ہے اور پھر اسکے بعد ہردہ میں ہمیشہ کے لئے مستور ہوجانے سے عشاق کے دلوں پر جو قیامت برپا کی ہے اس کا کیا بیان ہوسکتا ہے۔ حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم تھا اسوقت حضرت خاتون جنتؓ کے یہ مبارک کلمات قابل ذکر تھے کہ کن ہاتھوں سے تم مٹی ڈالی غائب اضطراب میں آپکی زبان پر یہ شعر تھا۔

یا اتباہ اجاب باو دعاہ

یا اتباہ من جنت الفردوس ماواہ

ترجمہ: اے میرے باپ آپ نے اللہ کی آواز پہ لبیک کہا۔ اے میرے باپ جنت الفردوس جس کا ٹھکانہ بنا۔

فقیر بھی غایت اضطراب انتہائی رنج والم میں اسی شعر کو زبان سے ادا کرلیتا ہے حق تعالیٰ حضرت کو جنۃ الفردوس عطا فرمائے گو بظاہر دینوی حیات ختم ہوگئی۔ لیکن آستانہ عالیہ سرہند شریف سے سجادہ نشین صاحب نے خوب تحریر فرمایا تھا کہ وہ اپنی تصانیف اور کارہائے ملی کے باعث حیات جاوید حاصل کرچکے ہیں۔

قارئین حضرت کے وصال کے حالات جو آپ نے معلوم کئے اس میں ایک ایک کرامت ہے ایسا واقعہ ہے کہ دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا چنانچہ عالم باعمل عارف باللہ حضرت محمد حسن صاحب مدظلہ جو سندھ کے زبردست مشائخ سے ہیں اولا د حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں جن کے دامن سے لاکھوں متوسلین وابستہ ہیں فرماتے ہیں کہ مرو بود مردانہ وار رفت این چنیں ثبات وقلم قدم درچنیں حالتے کہ مزلہ الاقدام است بغیر ازحالات سلف صالح دیدہ بلکہ شنیدہ فشدہ آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ افسوس شمع محفل نقشبندیاں ازمیان برخواست ومقتدائے اہل سنت والجماعت ناگہاں براخواست

ہمہ تن خون شوم ازدیدہ چہ کنم

گربدانم کہ گریہ را اثراست!

Marfat.com

ترجمہ: سارا جسم ہی خون ہو گیا ہے صرف آنکھوں کی کیا بات کروں اگرچہ میں جانتا ہوں کہ رونے میں اثر ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون: حضرت کے تعزیت کے سلسلہ میں خطوط اور تار اور احباب کی آمد اور بزرگان دیں کی تشریف آوری اور ہر ایک کا فقیر کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمانا اس درجہ تھا فقیر شکریہ سے قاصر ہو گیا اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔ کہ حق تعالیٰ فقیر کی طرف سے ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے حتیٰ کہ حضرت شیر آغا صاحب مدظلہ العالی جب کابل سے ہندوستان تشریف لائے تو سرہند شریف ہوتے ہوئے الور شریف لائے اور فقیر کے غمگین اور حزین دل کو نور مسرت سے معمور فرمایا۔

(بسلسلہ تعزیت حضرت شیر آغا صاحب افغانستان مدظلہ العالی کا الور تشریف لائے اور تقریر کر کے فقیر کو خرقہ عطا فرمانا)

حضرت جب افغانستان سے ہندوستان تشریف لائے تو سرہند شریف ہوتے ہوئے الور برائے تعزیت تشریف لائے اسٹیشن الور پر دھوم کا استقبال ہوا کہ جیسا آپکے شایان شان تھا حضرت کابل کے زبردست مشائخ سے ہیں موجودہ شاہ کابل کو آپ ہی نے تخت شاہی پر متمکن کیا آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد سے ہیں اور نسبت مجددی سے معمور ہیں۔ غرض کہ خود بزرگ کے اولاد پھر کیوں نہ دینی اور دینوی عزت و وجاہت کے مالک ہوں۔ آپ نے حضرت صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر انوار پر فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک تقریر بزبان فارسی فرمائی جس کا حاصل یہ تھا کہ اولاد دو قسم کی ہوتی ہے صُلبی اور معنوی بلاشک حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کہا جاتا ہی کہ آپ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد معنوی میں سے تھے بہت کچھ تعریف اور توصیف کے بعد فرمایا کہ ہم پر محبت اور تعلق کا حق ہے یہ فرما کر پھر احقر کے سر پرست مبارک سے اسی اجتماع کثیر کے روبرو دستار باندھی اور خرقہ پہنایا اور دعا کے لیے قبلہ رو کھڑے ہوئے۔ تمام حاضرین حضرت کی معیت میں ایستادہ دست بدعا تھے حضرت نے

Marfat.com

ہاتھ اٹھا کر طویل مدت تک دعا فرمائی جلسہ برخواست فرمانے کے بعد موٹر میں سوار ہو کر مکان تشریف لے آئے حق تعالیٰ ان بزرگوں کی دعاؤں کو بارآور فرمادے۔ عالم ربانی صاحبزادہ حضرت محمد حسین صاحب سندھی نے یہی دعا تحریر فرمارہے ہیں فقیر بدرگاہ او تعالیٰ امید قوی وارد کہ جناب ایشاں رامزین، سند بزرگاں زاہد فرمود طریقہ انیقہ شریعت وطریقت بہماں نوعیت کہ بود باقی خواہد ماند

حضرت کے بعد ورثاء کا حال

حضرت نے فقیر کی والدہ محترمہ کو چھوڑا اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہیں پھر حضرت سے برسوں معرفت الٰہی کی باتیں سنتے سنتے انکے حق میں اگر عارفہ کہوں تو اصلاتامل نہ ہوگا۔ حضرت کے بعد ایک دفعہ جذب شدید ہو۔ عمر بھر میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہتی تھیں کہ اللہ کے پاس جارہی ہوں تم سب کو اللہ کے سپرد کیا سب جمع ہو گئے زبان پر اشد شوقاہ کے نعرے تھے زمین پر ماہی بے اب کی طرح تڑپ رہی تھیں کہا جان کھچی جارہی ہے یہ زبان پر تھا کہ اللہ کو دکھلا دو۔ یہ مصرعہ پڑھتی ہوئی۔

بے حجابانہ درا از کاشانہ مار!

احقر سے کہا کہ والضحیٰ کی تفسیر سناؤ، روز کے اندر افاقہ ہوا ہوش آیا تو ندامت ہوئی حضرت مفتی صاحب نے سکر نے اختیار مناسب حال یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی فلما افاق قال سبحانك تبت اليك، بعد میں احقر سے فرمایا کہ تم جب آئے تھے ہم مراقبہ میں تھے اس وقت تمہارے سر سے آسمان تک مثل کہکشاں ایک چیز معلوم ہوئی بعد میں فرملیا کہ اس مفہوم کو ظل اللہ کے لفظ سے ادا کیا جانا بجا ہے دل چاہتا تھا کے وہ نظروں کے آگے رہے لیکن تم چلے وہ تجلی نظروں سے ہٹی تڑپ پیدا ہوئی اور شوق میں یہ حالت بے قراری بے اختیار پیدا ہوگئی ایک روز فرماتی تھیں کہ ایک نے کہا کہ نقشبندیوں میں درد نہیں ایک موقعہ پر ایک نقشبندی کسی مجلس سماع میں پہنچ گئے ضبط کیا تو کاسہ سر اڑ گیا ایک روز فرمایا کہ زیرز میں کس

Marfat.com

قدر رحمت کا مقام ہے کہ انبیاء اور خود حضور رحمتہ للعامین صلی اللہ علیہ وسلم سب اسی زمین میں آگئے پس بعد مردن زیرز میں جانے کا کیا فکر مقام رحمت میں مدفون ہونا ہے ایک روز فرمایا کہ حضرت فرماتے تھے کہ سوتے وقت فاتحہ پیران عظام پر پڑھ کر سوؤ تا کہ انکی نسبت پہنچے تو یہ نیند مراقبہ کی محویت اور استغراق کی صورت میں تبدیل ہو جاوے ایک دن احقر نے کہا کہ قلب پر خوب کیفیات وارد ہورہی ہیں فرمایا ورود کی جگہ یہاں کوئی بھی ہوتا نزول رحمت ہوتا والدہ محترمہ کی دیگر وظائف کے علاوہ قرآن پاک اور دلائل الخیرات کی پابندی بے نظیر ہے۔ حضرت نے دوصاجزادیوں کو چھوڑا بفضلہٖ پابند تلاوت اور صالحہ ہیں بروقت آخر والدہ محترمہ سے حضرت نے فرمایا تھا کہ بفضلہٖ تمہاری سب اولاد صالح ہے! لاکھوں میں یہ احقر ہے حضرت کی اولاد میں تین لڑکے اور چار لڑکیاں صغرسنی میں فوت ہوئے سب سے پہلے فوت ہونے والوں میں محمد احمد ہیں بعمر ۱۴ سال حضرت کی حیات میں انتقال ہوا ذکاوت ذہانت حق اللہ تعالیٰ نے عجب وغریب عطا فرمائی تھی خصوصیات سے اس لئے ذکر کیا گیا تا کہ کوئی فاتحہ میں یادر کھے تو والدہ محترمہ کی خوشی کا باعث ہو ایک روز انہوں نے ذکر بھی کیا تھا کیونکہ والدہ محترمہ کو انکے فراق نے بہت ہی بے چین کیا انکے انتقال کے وقت خود حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا تھا کہ آنحضرت ﷺ سے عزیز مذکور کو اپنے دامن میں چھپالیا ہے اسی واقعہ کی طرف ایک مخلص نے تاریخ میں اشارہ کیا ہے۔

محمد احمد از دینا رخ خود خفا کرد بداماں محمد سعد جدا شد حی از پہر سال وصلش۔

بجنت رفعت مہماں محمد۔

بہ بجنت رفت محمد سے تاریخ نکلتی ہے اس میں سے حی کے عدد جدا کر لئے جاوینگے۔

اب حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

Marfat.com

مزار اقدس

اسٹیشن الور کے قریب ہے اسٹیشن الور اس لائن پر ہے جو لائن دہلی سے احمد آباد کو جاتی ہے۔ جس میں جے پور اجمیر بھی آتے ہیں دہلی سے تقریباً ۹۸۔۹۹ میل پر ہے وہاں سے آٹھ یا ۹ بجے گاڑی چلی ہوئی بارہ ایک بجے ہی تقریباً اسٹیشن الور پر پہنچی ہے اس اسٹیشن الور سے دو فرلانگ کے قریب دہلی کی طرف مزار اقدس واقع ہے۔ یہاں عالیشان مسجد بھی تعمیر ہوگئی ہے بالکل متصل لائن ہے یہاں یہی آخری سگنل بھی ہے۔ لائن کی جانب مشرق یہ مزار شریف ہے حضرت کا نام لکھا ہوا ہے تا کہ زائرین کو فاتحہ خوانی میں دقت نہ ہو چنانچہ زائرین ریل میں سے ہی فاتحہ پڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں بالخصوص زمانہ عرس اجمیر شریف میں جب ہی لائن پر سے لاکھوں مسافر گزرتے ہیں اور مزار اقدس سامنے نظر آتا ہے تو فاتحہ اور دعا کے لئے ریل میں سے ہاتھ اُٹھ جاتے ہیں ادھر حاضر ہونے والے زائریں کو بھی آسانی رہتی ہے کہ اسٹیشن پر اُتر کر قریب ہی میں مزار اقدس پر حاضر ہو جاتے ہیں عرس شریف حضرت کا ہر سال بیس اکیس شوال المکرم کو ہوتا ہے زائرین مخلصین کثرت سے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی مرادوں کیساتھ واپس ہوتے ہیں

فیوضات مزار شریف اور طریقہ حاضری

حضرت کے وصال کے بعد سے مزار اقدس کے فیوضیات بندگاں خدا کو جو پہنچ رہے ہیں وہ بہت سے واقعات ہیں جنکو طوالت کتاب کے خوف سے نظر انداز کرتا ہوں مزار شریف پر حاضر ہونے والے جس مراد کے لیے حاضر ہوتے ہیں حق تعالےٰ پورا فرماتا ہے۔ بعض لوگ تو ایک گاڑی سے آتے ہیں حضرت کے دربار میں معاملہ پیش کر کے دوسری ہی گاڑی سے چلے جاتے ہیں حق تعالیٰ اس توسل کے ذریعہ انکو بامراد فرماتا ہے کوئی بدقسمت ہوگا جو کہتا ہوگا کہ میں محروم رہا کتنے ہی بچہ مرد عورت لا علاج صحت یاب ہوئے

Marfat.com

کتنے ہی ارباب حاجات اپنے اپنے حاجات میں کامیاب ہوکر واپس ہوئے اور ہورہے ہیں اور کتنے ہی ارباب نسبت مراقب ہوکر فیض باطنی سے مستفیض ہوتے ہیں بعض لوگ حضرت کی عظمت شان کے باعث مزار اقدس کو بے اختیار سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہ جائز اور روا، انہیں اس کے خلاف شرع فعل سے حضرت کو سخت تکلیف ہوتی ہے طریقہ حاضری یہ ہے کہ پائیں کی طرف سے حاضر ہوکر سلام پیش کرے اور آداب سے چار ہاتھ کے فاصلہ پر چہرہ اقدس کے سامنے کھڑا ہوکر فاتحہ پڑھے جس میں الحمد شریف الم تا مفلحون اية الكرسی امن الرسول تا اخرسورۃ سورہ یٰسین سورہ تبارك الذی الھکم التکاثر ایک ایک بار گیارہ مرتبہ قل ہواللہ شریف یا جو کچھ بھی یاد ہو ور نہ صرف الحمد اور قل ہواللہ شریف ہی پڑھ کر ثواب پیش کردے اور انکے توسل سے دعا مانگ کر مراقب ہو جاوے۔ انشا اللہ جو طلب کرے گا ملے گا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں وارباب ومطالب حل مشکلات خود ازان ہاے طلبند وے یابند کیوں نہ ہو حضرات اہل اللہ کی عطا اور تصرف قبور میں بھی ثابت حضرت امام عبدالوہاب شعرانی لواقح الانوار میں فرماتے ہیں حضرت شمس الدین محمد حنفی رحمتہ اللہ علیہ کے احوال میں کہ جنکو جو حاجت پیش آئے میری قبر پر آکر طلب کرے انشاء اللہ میں اسکو پورا کردونگا اسی میں لکھا ہے حضرت محمد بن ھرغلؒ کے حال میں انا من المتصر فین فی قبورھم یعنی میں ان میں ہوں جو اپنے قبروں میں متصرف ہیں۔ پس حضرت صاحبؒ بھی ان ہی اللہ تعالیٰ کے پیارے اور مقبول بندوں میں ہیں۔ جس طرح آپ کے توسل سے بندوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں یہاں اہلدل کے قلوب بھی مستغرق نسبت ہوجاتے ہیں زائریں مزار اقدس کو تہ خانہ شریف میں داخل ہوتے ہیں وہ دل لگی ہوتی ہے کہ باہر آنے کو دل نہیں چاہتا۔ یہ انس حق تعالیٰ ہے جسکی نسبت سب کو پکڑ لیتی ہے۔ سب غرق نور ہو جاتے ہیں۔ فقیر اب اس رسالہ کو ختم کرتا ہے حق تعالیٰ اللہ کے طریقے پر چلائے اور انکی اور حضرت کی محبت سے قلب

کو معمور فرمادے کہ یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جو اہل اللہ عین ایمان ہے اسی پر خاتمہ ہو اور مولیٰ تبارک وتعالیٰ زائرین مزار مقدس کو بامراد رکھے اور حاضرین کو غرق نور نسبت فرمادے۔

شمع مزار او ہمہ نور غفور باد
دلہائے زائران درش غرق نور باد

ترجمہ: اس کے مزار کی شمع اللہ کا نور ہو جائے اس کے در کے زائرین نور میں غرق رہیں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى۔

☆☆☆

Marfat.com

مؤلف کی دیگر مطبوعات

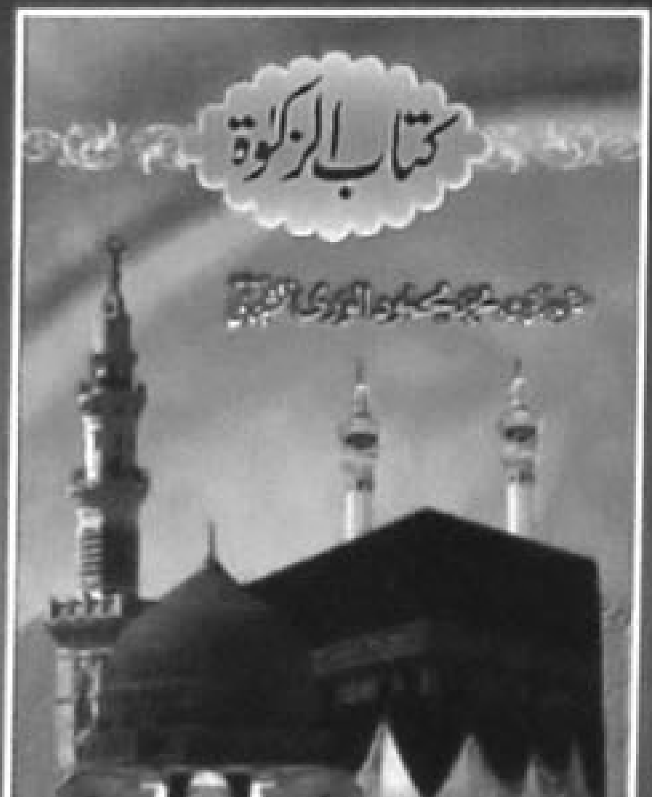

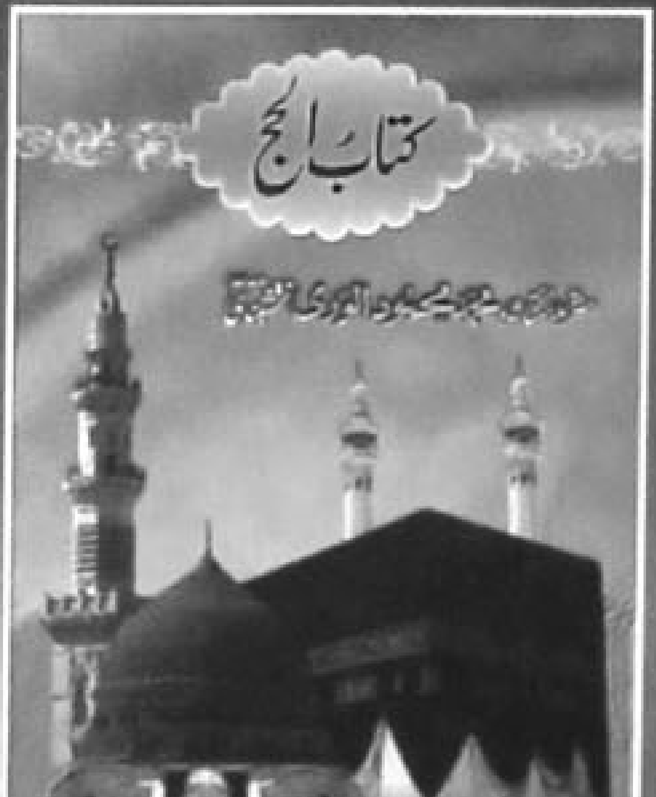

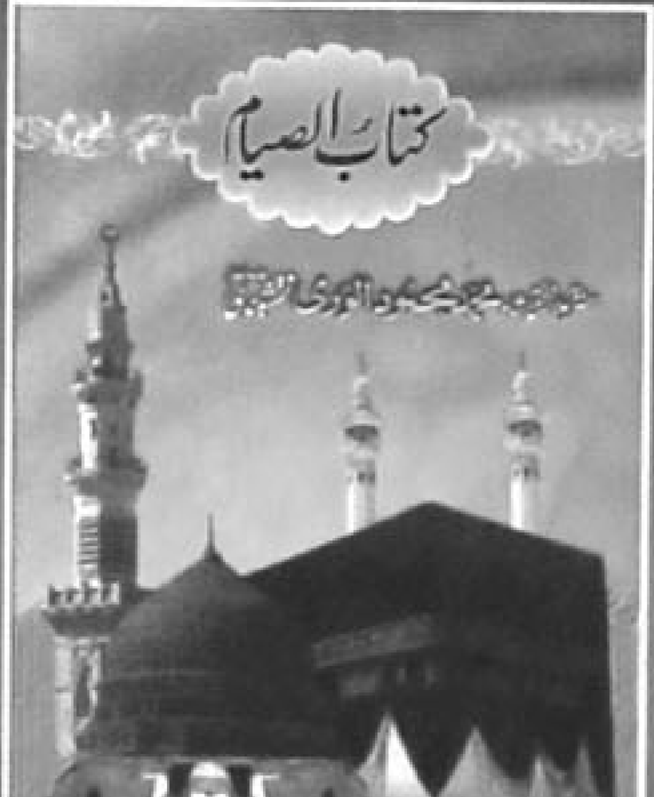

جامعہ زبیر بن محمود ۔ نزد پریم نگر اسٹیشن ضلع قصور

ملنے کے پتے

رکن الاسلام پبلشرز ۔ آزاد میدان ہیر آباد (حیدر آباد)

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

0300-6135902 , 0336-6135902